
عمرو اور چڑیل ملکہ
www.pdfbooksfree.pk

بچوں کے لئے عمرو عیار کی انتہائی دلچسپ کہانی

خاص نمبر

عمرو اور چڑیل ملکہ

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمرو عیار اپنے خیمے میں سویا ہوا تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے جھنجھوڑ کر جگا دیا ہو۔

خیمے میں اندھیرا تھا۔ عام طور پر عمرو عیار خیمے میں مشعل جلا کر سوتا تھا۔ رات کو بھی اس نے مشعل جلائی تھی لیکن شاید مشعل میں جلنے والی چربی ختم ہو گئی تھی جس کی وجہ سے مشعل خود بخود بجھ گئی تھی۔

جاگتے ہی عمرو عیار اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع ہو گیا۔

''کک۔ کک۔ کون ہے''۔ عمرو نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن خیمے میں اس قدر گھپ اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے رہا تھا۔ ایسے میں بھلا عمرو کو وہاں

کیا دکھائی دے سکتا تھا۔ جواب میں عمرو کو کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"کون ہے یہاں۔ کس نے جگایا ہے مجھے"۔ عمرو نے پھر کہا لیکن اسے پھر کوئی جواب نہ ملا۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے کہ مجھے وہم ہوا ہے اور خود ہی میری آنکھ کھل گئی ہے"۔ عمرو نے چند لمحے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ خیمے میں اس قدر اندھیرا کیوں ہے۔ مشعل کیسے بجھ گئی۔ میں نے تو رات کو ہی غلام سے کہہ کر مشعل میں جلنے والی چربی ڈلوائی تھی"۔ عمرو نے اچانک حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے روشنی سے ڈر لگتا ہے عمرو عیار۔ یہ مشعل میں نے بجھائی ہے"۔ اچانک ایک باریک سی آواز سنائی دی جیسے کوئی ننھا سا بچہ بولا ہو۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے"۔ عمرو نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا کر کہا اور دوبارہ بستر پر لیٹ گیا۔ لیکن ابھی وہ لیٹا ہی تھا کہ اچانک وہ بڑے بوکھلائے

ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا اور ایک بار پھر اندھیرے میں آنکھیں پھاڑنے لگا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ کس کی آواز تھی۔ کون ہے یہاں"۔ عمرو نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے بے خیالی میں آواز کے جواب میں اچھا ٹھیک ہے کہہ دیا تھا پھر جیسے ہی اسے احساس ہوا کہ خیمے میں کوئی اور بھی موجود ہے تو وہ بوکھلا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

"میں ماچو ہوں عمرو عیار"۔ اسے دوبارہ آواز سنائی دی اور عمرو عیار کے چہرے پر موجود خوف اور زیادہ گہرا ہوا گیا۔

"ماچو۔ کون ماچو"۔ عمرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میں گاچو کا چھوٹا بھائی ہوں عمرو عیار۔ رکو میں اسے بھی یہاں بلا لیتا ہوں"۔ آواز سنائی دی۔

"کسے۔ کیا مطلب۔ تت۔ تت۔ تم کسے بلا رہے ہو"۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا۔

"اپنے بڑے بھائی گاچو کو"۔ اسے جواب ملا اور عمرو خوف سے حلق میں تھوک نگل کر رہ گیا۔ اندھیرے

میں اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اسے جو آواز سنائی دے رہی تھی وہ کسی ننھے بچے کی آواز معلوم ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود عمرو عیار وہ آواز سن کر یوں خوفزدہ ہو رہا تھا جیسے وہ موت کی آواز سن رہا ہو۔

"گاچو۔ آجاؤ۔ میں نے عمرو عیار کو جگا دیا ہے"۔ وہ آواز سنائی دی۔ اس بار ماچو عمرو عیار سے مخاطب نہیں ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سر اٹھا کر کسی کو زور سے پکار رہا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"۔ جواب میں ایک بھاری بھرکم اور انتہائی ڈراؤنی آواز سنائی دی۔ دوسری آواز پہلی آواز سے کہیں زیادہ بھاری اور خوفناک تھی جیسے آسمان پر زور زور سے بادل گرج رہے ہوں۔ گاچو کی خوفناک آواز سن کر عمرو اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کسے بلا رہے ہو۔ یہ کس کی آواز تھی"۔ عمرو نے لرزتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"یہ میرے بڑے بھائی گاچو کی آواز تھی۔ بس وہ آ

رہا ہے"۔ ماچو کی آواز سنائی تھی۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار کچھ کہتا اسی لمحے زور سے بجلی کڑکی اور تیز زناٹے دار آواز کے ساتھ جیسے بجلی کی کوئی لہر نہایت تیز رفتاری سے عمرو عیار کے خیمے میں داخل ہوئی اور غائب ہو گئی۔ تیز زناٹے دار آواز سن کر عمرو عیار اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا تھا اور اپنے پلنگ پر بری طرح سے سمٹ گیا تھا۔

"میں آ گیا ہوں ماچو بھائی"۔ وہی گرجدار آواز سنائی دی۔ اس بار یہ آواز پہلے سے زیادہ تیز اور گونجدار تھی جیسے سچ مچ عمرو کے خیمے میں کوئی بڑا اور بھیانک دیو آ گیا ہو۔

"تت۔ تت۔ تم دونوں کون ہو اور میرے خیمے میں کیا کر رہے ہو"۔ عمرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ بولنے والوں کے ناموں کی طرح ان کی آوازیں بھی عجیب تھیں۔ چھوٹا بھائی جو ماچو تھا اس کی آواز کسی ننھے بچے جیسی تھی جبکہ بڑا بھائی جو گاچو تھا وہ بھاری آواز کا مالک تھا۔ عمرو عیار کو ان کی صرف آوازیں ہی سنائی دے رہی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے وہ ان

دونوں عجیب و غریب ہستیوں کو دیکھ بھی نہیں سکتا تھا جس کی وجہ سے وہ واقعی کافی خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"ہم دونوں بھائی تمہاری مدد کرنے کے لئے آئے ہیں عمرو عیار"۔ ماچو کی آواز سنائی دی۔

"میری مدد کرنے کے لئے۔ کیا مطلب"۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ایک تو تم مطلب بہت پوچھتے ہو۔ بغیر مطلب کے بھی کوئی بات کر لیا کرو"۔ گاچو نے جیسے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ تو بتاؤ آخر تم دونوں ہو کون اور آئے کہاں سے ہو"۔ عمرو نے سر جھٹک کر کہا ان دونوں کی باتیں سن کر اس کا خوف کم ہوتا جا رہا تھا۔

"ہم جہاں سے بھی آئے ہیں تمہیں اس سے کیا لینا دینا۔ تمہیں تو صرف اس سے غرض ہونی چاہئے کہ ہم یہاں تمہاری مدد کرنے کے لئے آئے ہیں"۔ ماچو نے کہا اور عمرو نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"مگر میں نے تو تمہیں اپنی مدد کے لئے نہیں بلایا ہے۔ پھر تم خود یہاں کیوں آ گئے ہو اور مجھے کس مدد

کی ضرورت ہو سکتی ہے"۔ عمرو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ کیا تمہیں ہماری مدد کی ضرورت نہیں ہے"۔ ماچو کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

"نہیں بالکل نہیں۔ مجھے بھلا تمہاری مدد کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے جبکہ میں تمہیں جانتا بھی نہیں"۔ عمرو نے فوراً کہا۔

"حیرت ہے۔ ہمیں تو کہا گیا تھا کہ تمہیں ہماری مدد کی اشد ضرورت ہے۔ ہماری مدد کے بغیر تم کسی بھی طرح سے چڑیل ملکہ کو ہلاک نہیں کر سکو گے"۔ گاچو نے کہا اور چڑیل ملکہ کا سن کر عمرو بے اختیار چونک پڑا۔

"چڑیل ملکہ۔ کیا مطلب۔ کس چڑیل ملکہ کی بات کر رہے ہو تم"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چھوڑو۔ جب تمہیں ہماری کسی مدد کی ضرورت ہی نہیں ہے تو ہم تمہیں چڑیل ملکہ کے بارے میں کیوں بتائیں اور یہ کیوں بتائیں کہ ہماری مدد کے بغیر نہ تم چڑیل ملکہ کو ہلاک کر سکتے ہو اور نہ اس کا دس

بادشاہوں کے شاہی خزانوں جتنا بڑا خزانہ حاصل کر سکتے ہو"۔ گاچو نے بھی جیسے برا مان جانے والے انداز میں کہا اور دس بادشاہوں کے شاہی خزانے سے بھی بڑے خزانے کا سن کر عمرو عیار بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک اور لالچ پن نمایاں ہو گیا تھا۔

"دو۔ دس بادشاہوں کے شاہی خزانوں سے بھی بڑا خزانہ۔ اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ چڑیل ملکہ کے پاس اتنا بڑا خزانہ ہے"۔ عمرو نے خوشی اور لالچ سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم تمہیں کچھ نہیں بتائیں گے۔ چلو گاچو بھائی ہم یہاں سے چلتے ہیں۔ جب عمرو عیار کو ہماری کوئی ضرورت ہی نہیں ہے تو ہم کیوں خواہ مخواہ یہاں رک کر اپنا وقت ضائع کریں۔ چلو ہم پریوں کے دیس میں جا کر رنگ برنگی پریوں کا رقص دیکھتے ہیں"۔ ماچو کی آواز سنائی دی۔

"ہاں چلو"۔ گاچو نے جواب دیا۔

"ارے ارے۔ رکو۔ کہاں جا رہے ہو۔ میری بات

سنو"۔ ان کی جانے کی باتیں سن کر عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں۔ اب ہم تمہاری کوئی بات نہیں سنیں گے۔ چلو گاچو"۔ ماچو نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمرو کچھ کہتا اسی لمحے تیز کڑاکوں کی آواز سنائی دی اور پھر عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے بجلی کی دو لہریں سی نہایت تیز رفتاری سے اس کے خیمے سے نکلتی چلی گئی ہوں۔

"ارے ارے رک جاؤ۔ گاچو۔ ماچو۔ میری بات سنو۔ کہاں جا رہے ہو۔ ارے"۔ عمرو نے تیز آواز میں چیختے ہوئے کہا لیکن اس بار جواب میں اسے نہ گاچو کی آواز سنائی دی اور نہ ماچو کی وہ شاید وہاں سے جا چکے تھے۔ عمرو اپنے پلنگ سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے ایک شعلہ سا چمکا اور اس کے خیمے کی دیوار پر لگی ہوئی مشعل خود بخود روشن ہوتی چلی تھی۔

اچانک روشنی ہونے کی وجہ سے عمرو کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے چندھیا سی گئی تھیں اس نے فوراً دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ چند لمحوں کے بعد

جب اس کی آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس کی نظریں بے اختیار گاچو اور ماچو کو تلاش کرنے لگیں جن کی اسے اندھیرے میں آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن اب وہاں کوئی نہیں تھا البتہ خیمے کے دروازے کا پردہ یوں لہرا رہا تھا جیسے ابھی ابھی کوئی خیمے کا پردہ اٹھا کر باہر گیا ہو۔

"یہ سب کیا تھا۔ کون تھے گاچو اور ماچو اور وہ کس چڑیل ملکہ کی بات کر رہے تھے۔ چڑیل ملکہ اور اس کا خزانہ۔ کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں"۔ عمرو نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سوچا کہ اسے باہر جا کر دیکھنا چاہئے چنانچہ وہ پلنگ سے اترا اور اس نے پلنگ کے پاس پڑے ہوئے اپنے جوتے پہنے اور پھر وہ خیمے کے دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ پردہ اٹھا کر وہ خیمے سے باہر آیا تو اسے دو محافظ خیمے کے باہر کھڑے دکھائی دیئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں نیزے تھے اور وہ بڑے چوکنے انداز میں خیمے کے دروازے کے دائیں بائیں کھڑے تھے۔

عمرو کو خیمے سے باہر نکلتے دیکھ کر ان دونوں نے اسے قدرے سر جھکا کر سلام کیا۔

"تم دونوں نے کسی کو خیمے سے باہر نکلتے دیکھا ہے"۔ عمرو نے باری باری ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں آقا۔ خیمے سے آپ کے سوا کوئی نہیں نکلا ہے۔ کیوں کیا آپ کے پاس کوئی تھا"۔ ایک محافظ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تم نے خیمے سے کوئی آواز بھی نہیں سنی تھی"۔ عمرو عیار نے پوچھا۔

"نہیں آقا۔ ہم نے کوئی بھی آواز نہیں سنی تھی"۔ دوسرے محافظ نے جواب دیا تو عمرو عیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ باہر اندھیرا اور خاموشی چھائی ہوئی تھی اور باہر کے اندھیرے سے عمرو عیار کو اندازہ ہو رہا تھا کہ رات کے پچھلے پہر کا وقت ہے۔

"ٹھیک ہے۔ پھر مجھے ہی کوئی وہم ہوا ہو گا"۔ عمرو نے انہیں ٹالنے والے انداز میں کہا اور پھر وہ ان کا

جواب سنے بغیر واپس خیمے میں آ گیا۔ اس کے چہرے پر بدستور سوچ اور پریشانی کے تاثرات تھے۔ نجانے یہ گاچو اور ماچو کون تھے اور وہ کہاں سے آئے تھے۔ گاچو اور ماچو سے زیادہ عمرو عیار چڑیل ملکہ اور اس کے خزانے کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کے بارے میں گاچو اور ماچو یہ کہہ گئے تھے کہ وہ خزانہ دس بادشاہوں کے شاہی خزانوں سے بھی بڑا ہے۔

خیمے میں واپس آ کر وہ جوتے اتار کر دوبارہ پلنگ پر آ کر لیٹ گیا۔ وہ مسلسل گاچو اور ماچو کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا اور بار بار بستر پر کروٹیں بدل رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ میں بھی احمق ہوں۔ میں نے خواہ مخواہ ان دونوں کو ناراض کر دیا ہے وہ دونوں اب نجانے کہاں چلے گئے ہیں۔ اگر میں ان سے کہہ دیتا کہ ہاں مجھے ان کی مدد کی ضرورت ہے تو مجھے اس سے کیا فرق پڑ سکتا تھا۔ اور کچھ نہیں تو وہ مجھے چڑیل ملکہ اور اس کے دس بادشاہوں کے شاہی خزانے سے بھی بڑے خزانے کے بارے میں بتا ہی دیتے۔ اب میں

کہاں تلاش کروں انہیں"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے خود پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ وہ کافی دیر بستر پر کروٹوں پر کروٹیں بدلتا رہا پھر اسے اچانک سنہری تختی کا خیال آیا تو وہ یکدم اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب مجھے اس گاچو اور ماچو کے بارے میں سنہری تختی ہی کچھ بتا سکتی ہے۔ سنہری تختی سے پوچھنے پر یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ چڑیل ملکہ کون ہے اور کیا واقعی اس کے پاس اتنا بڑا خزانہ ہے جو دس بادشاہوں کے شاہی خزانوں سے بھی بڑا ہے"۔ عمرو نے کہا اور پھر اس نے پلنگ کے پائے کی طرف ہاتھ بڑھایا جہاں وہ رات کو اپنی زنبیل ٹانگ دیتا تھا۔ جیسے ہی اس نے پلنگ کے پائے کی طرف ہاتھ بڑھایا اس کا ہاتھ جہاں تھا وہیں رک گیا اور اس کی آنکھوں میں زمانے بھر کی حیرت اور خوف ابھر آیا۔ جس پائے کے ساتھ اس نے زنبیل ٹانگی تھی زنبیل وہاں موجود نہیں تھی۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ میری زنبیل کہاں گئی۔ رات سونے سے پہلے میں نے زنبیل اسی پائے سے

ہی تو لٹکائی تھی"۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اچھل کر پلنگ سے نیچے آ گیا اور پھر وہ پاگلوں کی طرح پلنگ کے نیچے اور ارد گرد اپنی زنبیل تلاش کرنے لگا لیکن زنبیل وہاں نہیں تھی۔

"ہائے ہائے۔ میری زنبیل کہاں گئی۔ کون لے گیا میری زنبیل۔ اس زنبیل میں تو میری عمر بھر کی کمائی تھی۔ کس نے لوٹ لیا ہے مجھے۔ کہاں ہے میری زنبیل۔ کہاں ہے"۔ عمرو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور وہ سارے خیمے میں اپنی زنبیل تلاش کرنے لگا لیکن اسے زنبیل نہ ملنی تھی اور نہ ہی اسے ملی اب تو عمرو عیار کے رہے سہے اوسان خطا ہو گئے۔ زنبیل نہ ملنے کی وجہ سے اس نے بری طرح سے رونا شروع کر دیا اور پھر اسے اور کچھ نہ سوجھا تو وہ زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا۔ اس کے سر پر پگڑی نہیں تھی جس کی وجہ سے مشعل کی روشنی میں اس کا گنجا سر انڈے کے چھلکے کی طرح سے چمک رہا تھا۔ اس نے احمقوں کی طرح زور زور سے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے دھاڑیں مار مار کر چیختا چلانا اور رونا شروع کر دیا۔ اس

کے رونے اور چیخنے چلانے کی آوازیں سن کر خیمے کے باہر کھڑے دونوں محافظ فوراً اندر آ گئے اور پھر عمرو کو اس طرح اکڑوں بیٹھے اور اپنے سر پر ہاتھ مارتے اور روتے دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئے۔

عمرو اپنا گنجا سر بری طرح سے پیٹتا ہوا ایک ہی بات چلائے جا رہا تھا۔

"ہائے۔ میں لٹ گیا۔ برباد ہو گیا۔ کوئی میری زنبیل چوری کر کے لے گیا۔ میں تباہ ہو گیا۔ میں برباد ہو گیا"۔ عمرو کو اس طرح زنبیل کے لئے روتے اور چیختے دیکھ کر دونوں محافظ حیرت بھری نظروں سے عمرو کی جانب دیکھ رہے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ عمرو سے کچھ پوچھتے اچانک عمرو الٹ کر گرا اور یوں ساکت ہو گیا جیسے زنبیل کے غائب ہو جانے کے غم سے بے ہوش ہو گیا ہو۔

ملک راستان کی شہزادی گلاب اپنے محل کی چھت پر چھت کے کنارے کی دیوار کے پاس کھڑی بڑی دلچسپی سے نیچے پائیں باغ میں کھلے ہوئے رنگ برنگے پھولوں اور وہاں موجود رنگ برنگے پرندوں کو دیکھ رہی تھی۔ باغ میں اس وقت کوئی نہیں تھا اس لئے وہاں بے شمار رنگ برنگے پرندے جمع ہو گئے تھے جو یہاں سے وہاں اچھلتے اور ناچتے پھر رہے تھے۔ شہزادی گلاب پھولوں کے ساتھ ساتھ ان پرندوں کو بھی دیکھ دیکھ کر بے حد خوش ہو رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے پیچھے قدموں کی ہلکی سی چاپ سنائی دی۔ شہزادی گلاب کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی دبے قدموں اس کی طرف آ رہا ہو۔ شہزادی گلاب تیزی سے مڑی اور

اسے اس طرح اچانک مڑتا ہوا دیکھ کر پیچھے سے آنے والا ایک خوبصورت نوجوان ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جیسے اسے شہزادی گلاب کا اس طرح اچانک مڑنا پسند نہ آیا ہو۔

”تو یہ آپ ہیں جناب شہزادہ بدر صاحب جو چپکے سے مجھے ڈرانے کے لئے اس قدر دبے قدموں سے میری طرف آ رہے تھے“۔ شہزادی گلاب نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان جو ملک آشان کا شہزادہ بدر تھا بے اختیار سر جھٹک کر رہ گیا۔

”ہاں شہزادی صاحبہ۔ آپ جس طرح چھت کے کنارے کھڑی پائیں باغ کو دیکھنے میں مگن تھیں مجھے یقین تھا کہ اس بار آپ کو میرے قدموں کی آواز سنائی نہیں دے گی اور میں آپ کے قریب آ کر اچانک آپ کو آواز دوں گا تو آپ ڈر جائیں گی۔ لیکن ہر بار کی طرح آپ نے میرے قدموں کی آواز سن لی اور فوراً ہی میری طرف پلٹ پڑیں۔ آپ کے کان حقیقت میں بے حد تیز ہیں“۔ شہزادہ بدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہزادی گلاب بھی بے اختیار

مسکرا دی۔

"آپ شاید مجھ سے اس دن کا بدلہ لینا چاہتے ہیں شہزادہ حضور جب آپ ایک دن اسی طرح یہاں کھڑے تھے اور میں نے اچانک آپ کے پیچھے سے آ کر آپ کو ڈرا دیا تھا اور آپ چھت سے گرتے گرتے بچے تھے"۔ شہزادی گلاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں آپ سے بدلہ نہیں لینا چاہتا ہوں شہزادی صاحبہ۔ میں تو بس آپ سے مذاق کرنا چاہتا تھا لیکن آپ مجھے مذاق کرنے کا موقع دیں تب نا۔ آپ تو ضرورت سے زیادہ ہوشیار اور تیز ہیں"۔ شہزادہ بدر نے کہا اور اس کی بات سن کر شہزادی گلاب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ آپ مجھے ڈرانے والا ہی مذاق کریں۔ مذاق کرنے کے اور بھی تو بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں"۔ شہزادی گلاب نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں شہزادی صاحبہ کسی کے ساتھ ڈرانے والے مذاق نہیں کرنے چاہئیں۔ مذاق

مذاق میں واقعی کسی کی جان بھی جا سکتی ہے۔ مذاق ایسے ہونے چاہئیں جس سے کسی کو نہ کوئی تکلیف ہو اور نہ کوئی اس مذاق کا برا منائے۔ ٹھیک ہے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔ آئندہ میں آپ سے ایسا کوئی مذاق نہیں کروں گا جس سے آپ ڈر جائیں۔ شہزادہ بدر نے شہزادی کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یہ ہوئی نہ شہزادوں والی بات۔ اب بتائیں آپ کب آئیں ہیں اور آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں چھت پر موجود ہوں"۔ شہزادی گلاب نے کہا۔

"دنیا میں تو میں آج سے بیس برس پہلے آ گیا تھا البتہ میں یہاں میرا مطلب ہے کہ ملک راستان میں تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا۔ میں دربار میں بادشاہ سلامت کو اور زنان خانے کی طرف جا کر ملکہ عالیہ کو سلام کر آیا ہوں۔ انہوں نے ہی مجھے بتایا تھا کہ آپ چھت پر ہیں۔ اس لئے میں سیدھا یہاں آ گیا"۔ شہزادہ بدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ خیریت جو آپ فوراً ہی واپس آ گئے ہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ آپ ابھی دو دن پہلے ہی

یہاں سے واپس اپنے ملک گئے تھے۔ پھر اتنی جلدی یہاں آ گئے“۔ شہزادی گلاب نے کہا۔

”اگر آپ کو میرا جلدی یہاں آنا برا لگا ہے تو میں ابھی واپس چلا جاتا ہوں“۔ شہزادہ بدر نے کہا۔

”ارے نہیں۔ میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا۔ دو دن پہلے جب آپ یہاں سے گئے تھے تو آپ نے کہا تھا کہ اب آپ اگلے ماہ آئیں گے اور وہ بھی بارات لے کر اور مجھے یہاں سے دلہن بنا کر لے جانے کے لئے پھر اس طرح اتنی جلدی آپ واپس آئے ہیں اور وہ بھی بغیر بارات کے تو مجھے تو حیران ہونا ہی ہے نا“۔ شہزادی گلاب نے بڑی خوبصورتی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

”آپ واقعی بہت تیز ہیں شہزادی صاحبہ۔ جس طرح سے آپ نے اپنی خفت مٹانے کے لئے بات بنائی ہے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کم از کم باتوں میں آپ سے میں نہیں جیت سکتا ہوں“۔ شہزادہ بدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور شہزادی گلاب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”باتوں میں تو کیا میں آپ کو کسی بھی میدان میں جیتنے نہیں دوں گی۔ میں گھڑ سواری بھی جانتی ہوں، نیزہ بازی، تیر اندازی اور شمشیر زنی میں بھی میں بے پناہ مہارت رکھتی ہوں۔ اس ملک کا بڑے سے بڑا سورما بھی میرے مقابلے پر آنے سے گھبراتا ہے“۔ شہزادی گلاب نے اٹھلاتے ہوئے کہا اور اس بار شہزادہ بدر ہنس دیا۔

”توبہ توبہ۔ پھر تو مجھے شادی کے بعد بھی آپ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے رہنا ہو گا۔ کچھ پتہ نہیں آپ کو کب اور کس بات پر غصہ آ جائے اور آپ میری ہی میان سے تلوار کھینچ کر میری ہی گردن پر رکھ دیں“۔ شہزادہ بدر نے شرارتی لہجے میں کہا اور شہزادی گلاب کے کھلکھلاتے ہوئے قہقہے گونج اٹھے۔

”آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کی اچانک اور اتنی جلدی آمد کس سلسلے میں ہوئی ہے“۔ شہزادی گلاب نے کچھ دیر ہنستے رہنے کے بعد سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اگر میں کہوں کہ میں آپ سے ہی ملنے کے لئے آیا ہوں تو“۔ شہزادہ بدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو یہ آپ کا سب سے بڑا جھوٹ ہو گا۔ آپ اگر دو دن پہلے مجھ سے مل کر نہ گئے ہوتے تو میں آپ کی اس بات پر یقین کر لیتی۔ لیکن اب نہیں"۔ شہزادی گلاب نے کہا تو شہزادہ بدر مسکراتے ہوئے سر ہلانے لگا۔

"میں یہاں ایک ضروری کام سے آیا ہوں شہزادی صاحبہ"۔ شہزادہ بدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ضروری کام۔ کون سا ضروری کام"۔ شہزادی گلاب نے پوچھا۔

"آپ جانتی ہیں شہزادی صاحبہ کہ ہمارے ملک اور ہمسایہ ملک تاشان میں برسوں سے ان بن چلی آ رہی ہے۔ تاشان کا بادشاہ ایک عرصے سے ہمارے ملک پر نظریں گاڑے بیٹھا ہے۔ اس کا بس نہیں چلتا کہ وہ ہمارے ملک پر فوج سے چڑھائی کر دے اور ہمارے ملک پر قبضہ کر لے"۔ شہزادہ بدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جانتی ہوں میں یہ سب"۔ شہزادی گلاب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ ان دنوں دشمن ملک اپنی فوجیں ہماری سرحدوں پر لے آیا ہے اور بڑے دھڑلے سے جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے"۔ شہزادہ بدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں حیران تھی کہ آپ اتنی جلدی کیسے واپس آ گئے ہیں جبکہ اس وقت آپ کے ملک کو آپ کی اشد ضرورت ہے"۔ شہزادی گلاب نے کہا۔

"میں آپ کے ابا حضور سے مدد حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ہماری فوج دشمنوں کی فوج کے مقابلے میں خاصی کم ہے اور ہمارے پاس ہتھیاروں کی بھی بے حد کمی ہے۔ میں اپنے ابا حضور کا آپ کے ابا حضور کے پاس پیغام لایا تھا کہ وہ اگر اس سلسلے میں وہ ہماری کچھ مدد کر سکیں تو ہم دشمنوں کو ناکوں چنے چبوا سکتے ہیں"۔ شہزادہ بدر نے جواب دیا۔

"پھر ابا حضور نے کیا جواب دیا ہے"۔ شہزادی گلاب نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"انہوں نے میری درخواست قبول کر لی ہے اور

سپہ سالار کو بلا کر حکم دیا ہے کہ وہ فوج کے چار دستے اور دس دستے ہماری فوج کے لئے نئے ہتھیار میرے ساتھ بھیج دیں۔ اس کے علاوہ بادشاہ سلامت نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ جلد ہی مزید دو دستے فوج اور پانچ دستے فوج کے لئے نئے ہتھیار ملک آشان بھیج دیں گے اور اگر دشمنوں نے بڑی تعداد میں حملہ کیا تو وہ اپنی پوری فوج ہماری مدد کے لئے بھیج دیں گے"۔ شہزادہ بدر نے کہا تو شہزادی گلاب کے چہرے پر سکون آ گیا۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ابا حضور نے آپ کی درخواست مان لی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ابا حضور نے آپ سے جو وعدہ کیا ہے وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کریں گے"۔ شہزادی گلاب نے کہا۔

"انشاء اللہ"۔ شہزادہ بدر نے کہا۔

"ارے۔ آپ میرے ساتھ چھت پر کھڑے ہیں۔ آئیں نیچے چلتے ہیں۔ یہاں تو بیٹھنے کے لئے کوئی کرسی بھی نہیں ہے جس پر میں آپ کو بیٹھنے کے لئے کہہ سکوں"۔ اچانک شہزادی گلاب نے خیال آنے پر

چونکتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں آپ بھی تو کھڑی ہیں۔ اگر آپ کھڑی ہو سکتی ہیں تو میں کیوں نہیں کھڑا رہ سکتا آپ کے ساتھ"۔ شہزادہ بدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور شہزادی گلاب بے اختیار مسکرا دی۔ اس سے پہلے کہ ان میں کوئی اور بات ہوتی اچانک انہوں نے آسمان پر زور زور سے بادلوں کے کڑکنے کی آوازیں سنی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"حیرت ہے۔ یہ بادل کہاں کڑک رہے ہیں۔ آسمان تو بالکل صاف ہے"۔ شہزادی گلاب نے حیران ہو کر آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ آسمان واقعی بالکل صاف تھا وہاں بادل کا ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اس کے باوجود ایسی آوازیں آ رہی تھیں جیسے زور زور سے بادل کڑک رہے ہوں۔

"واقعی۔ یہ تو بادلوں کے ہی کڑکنے کی آوازیں ہی لیکن آسمان بالکل صاف ہے۔ پھر یہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں"۔ شہزادہ بدر نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شاید ہمارے کان بج رہے ہیں"۔ شہزادی گلاب نے مسکرا کر کہا۔

"دونوں کے کان ایک ساتھ بج رہے ہیں"۔ شہزادہ بدر نے ہنس کر کہا تو شہزادی گلاب بھی ہنس دی۔ اسی لمحے زور دار کڑاکا ہوا اور انہیں آسمان سے نیلے رنگ کی ایک لہر تیزی سے نیچے آتی ہوئی دکھائی دی۔ شہزادہ بدر اور شہزادی گلاب حیرت سے اس عجیب و غریب لہر کو دیکھ ہی رہے تھے کہ اسی لمحے انہوں نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔ نیچے آنے والی لہر نیلی روشنی کی چادر سی بن کر فضا میں ہی پھیل گئی تھی۔ پھر روشنی کی نیلی چادر میں ایک اور کڑاکا ہوا اور انہیں روشنی کی نیلی چادر میں نیلے رنگ کی ایک بھیانک اور دیوقامت بڑھیا دکھائی دی۔

عمرو عیار کو ہوش آیا تو اس نے خود کو اپنے خیمے کے بستر پر پڑے پایا۔ اس کے پلنگ کے ارد گرد فوج کے دو سالار اور سردار امیر حمزہ موجود تھے۔ سردار امیر حمزہ کو اپنے سامنے دیکھ کر عمرو نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

"ارے ارے لیٹے رہو۔ لیٹے رہو عمرو عیار۔ تمہیں ہمارے لئے اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ سردار امیر حمزہ نے محبت سے عمرو عیار کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے سے روکتے ہوئے کہا۔

"لل۔ لل۔ لیکن پیرو مرشد آپ یہاں۔ آپ نے یہاں آنے کی تکلیف کیوں کی۔ مجھے پیغام بھیج دیا ہوتا تو میں سر کے بل چل کر آپ کی خدمت میں حاضر

ہو جاتا"۔ عمرو نے بڑی عاجزی سے کہا۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی عمرو عیار۔ اس لئے میں تمہیں پیغام دے کر اپنے پاس کیسے بلا سکتا تھا"۔ سردار امیر حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"طبیعت۔ اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے پیر و مرشد۔ میں ٹھیک ہوں۔ بالکل ٹھیک ہوں"۔ عمرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر رات کو تم بے ہوش کیوں ہو گئے تھے۔ تمہارے محافظوں نے تمہیں ہوش میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن تمہیں کسی بھی طرح سے ہوش نہیں آ رہا تھا۔ دونوں بے حد پریشان تھے۔ ان دونوں نے تمہیں اٹھا کر بستر پر ڈال دیا تھا پھر وہ لشکر سے طبیب کو بلا لائے۔ طبیب نے بھی تمہیں ہوش میں لانے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن تمہیں ہوش نہیں آیا تھا۔ صبح جب مجھے اطلاع ملی تو میں خود تمہیں دیکھنے کے لئے آ گیا۔ میں نے بھی تمہیں بہت آوازیں دی تھیں لیکن تمہیں کسی بھی طرح ہوش آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ تمہیں اس طرح بے ہوش پڑا دیکھ کر مجھے بے حد پریشانی ہو رہی تھی۔ اس لئے میں نے فوری طور پر گھڑ سوار دوڑا دیئے ہیں تاکہ وہ بصرہ سے کسی قابل حکیم یا کسی طبیب کو لا سکیں"۔ سردار امیر حمزہ کہتے چلے گئے۔

"میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ کب۔ کیسے"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا دوسرے لمحے وہ یکلخت اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے سر گھما کر پلنگ کے اس پائے کی طرف دیکھا جہاں وہ سونے سے پہلے زنبیل لٹکاتا تھا لیکن اس کی زنبیل وہاں نہیں تھی۔

"مم۔ مم۔ میری زنبیل"۔ عمرو نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"زنبیل۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے تمہاری زنبیل کو۔ محافظ بھی بتا رہے تھے کہ تم بے ہوش ہونے سے پہلے اپنی زنبیل کے لئے بری طرح سے چیخ رہے تھے کہ کوئی تمہاری زنبیل چوری کر کے لے گیا ہے جس میں تمہاری عمر بھر کی کمائی تھی"۔ سردار امیر حمزہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ زنبیل غائب دیکھ کر عمرو عیار کو رات کا سارا واقعہ یاد آ گیا اور اس کی آنکھوں میں بے

اختیار آنسو اُمڈ آئے۔ اس نے سردار امیر حمزہ کو ساری بات کہہ سنائی۔ گاچو اور ماچو کے بارے میں سن کر سردار امیر حمزہ بھی حیران رہ گئے۔

"حیرت ہے کون تھے وہ دونوں اور تمہیں کس چڑیل ملکہ کا بتا رہے تھے"۔ سردار امیر حمزہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ دونوں چور تھے پیر و مرشد وہ مجھے دھوکہ دینے آئے تھے۔ ان کا مقصد مجھے کچھ بتانا نہیں بلکہ میری زنبیل چوری کرنا تھا"۔ عمرو نے روتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمرو عیار۔ مجھے ایسا نہیں لگتا۔ اگر ان کا مقصد صرف تمہاری زنبیل چوری کرنے کا ہوتا تو یہ کام وہ خاموشی سے بھی کر سکتے تھے۔ تم بتا رہے ہو کہ گاچو نے تمہیں باقاعدہ جھنجھوڑ کر جگایا تھا"۔ سردار امیر حمزہ نے کہا تو عمرو عیار بھی سوچنے لگا۔

"ہاں پیر و مرشد۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں واقعی اگر انہوں نے میری زنبیل چوری کرنی ہوتی تو وہ زنبیل مجھے جگائے بغیر بھی تو لے جا سکتے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ ماچو نے مجھ سے باتیں بھی کی تھیں اور

پھر اس نے آواز دے کر اپنے بھائی گاچو کو بلایا تھا"۔ عمرو نے کہا۔

"تو پھر یہ ضروری تو نہیں کہ وہ دونوں ہی تمہاری زنبیل لے گئے ہوں"۔ سردار امیر حمزہ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اگر وہ میری زنبیل نہیں لے گئے ہیں تو پھر اور کون لے گیا ہے"۔ عمرو نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تم ہی معلوم کر سکتے ہو۔ اس سلسلے میں تمہاری میں شاید ہی کوئی مدد کر سکوں"۔ سردار امیر حمزہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پیر و مرشد۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ یہ سب کیا معاملہ ہے۔ اپنی زنبیل واپس حاصل کرنے کے لئے مجھے زمین کی گہرائی یا آسمان کی بلندیوں میں بھی کیوں نہ جانا پڑے تو میں ضرور جاؤں گا۔ جس نے بھی میری زنبیل چوری کی ہے میں اس کا بے حد بھیانک حشر کروں گا۔ اسے میں ایسی سزا دوں گا کہ پھر کسی اور کو اس طرح میرے خیمے میں آ کر میری زنبیل کو ہاتھ لگانے کی بھی ہمت نہیں ہو سکے گی"۔

عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ۔ تم پہلے سے خود کو بہتر محسوس کر رہے ہو یا تمہیں کسی حکیم کی ضرورت ہے"۔ سردار امیر حمزہ نے شفقت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے کسی حکیم یا طبیب کی ضرورت نہیں ہے پیر و مرشد۔ میں ٹھیک ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

"بہت خوب۔ تو پھر اٹھو اور ہمارے ساتھ چل کر پہلے ناشتہ کر لو پھر تمہیں جہاں جانا ہو چلے جانا"۔ سردار امیر حمزہ نے کہا۔

"نہیں پیر و مرشد۔ مجھے ناشتے کی طلب نہیں ہے"۔ عمرو نے دھیمی سی آواز میں کہا۔ زنبیل کے گم ہونے سے جیسے اس کی بھوک پیاس بھی اُڑ چکی تھی۔

"ضرورت نہیں ہے۔ پھر بھی ہمارے ساتھ چلو اور جتنا ناشتہ کر سکتے ہو ضرور کرو۔ ہم تمہیں ناشتہ کرائے بغیر کہیں نہیں جانے دیں گے"۔ سردار امیر حمزہ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"جو حکم پیر و مرشد۔ آپ چلیں۔ میں کچھ دیر میں تیار ہو کر آتا ہوں"۔ عمرو نے مرے مرے سے لہجے

میں کہا تو سردار امیر حمزہ مسکرا دیئے۔ ان کے ساتھ موجود سالاروں نے بھی عمرو کو تسلی دی اور پھر وہ سردار امیر حمزہ کے ساتھ اس کے خیمے سے باہر نکلتے چلے گئے۔ سردار امیر حمزہ کے جانے کے بعد عمرو عیار کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو آ گئے۔ وہ کافی دیر اسی طرح اپنی زنبیل کو یاد کر کے روتا رہا پھر اس نے آنسو صاف کئے اور اٹھ کر بستر سے نیچے آ گیا۔ عمرو نے پلنگ کے نیچے پڑے ہوئے اپنے جوتے پہنے اور پھر وہ خیمے کے دوسرے حصے میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ لباس بدل کر اور سر پر پگڑی لپیٹ کر نکلا اور ایک بار پھر حسرت بھری نظروں سے پلنگ کے اس پائے کی جانب دیکھنے لگا جہاں وہ روزانہ اپنی زنبیل لٹکاتا تھا۔ وہ کچھ دیر تک حسرت بھری نظروں سے پلنگ کے خالی پائے کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے ایک سرد آہ بھری اور پھر وہ خیمے سے نکلتا چلا گیا۔

سردار امیر حمزہ اپنے خیمے میں عمرو کا انتظار کر رہے تھے ان کے سامنے ناشتہ موجود تھا لیکن انہوں نے ابھی تک کسی چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔ عمرو عیار ان

کے خیمے میں گیا تو سردار امیر حمزہ نے اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر اسے اپنے پاس بلایا اور اپنے قریب بٹھا لیا اور پھر انہوں نے عمرو کے سامنے خود ہی ناشتہ رکھنا شروع کر دیا۔ عمرو نے سردار امیر کے کہنے پر زہر مار کرنے والے انداز میں ناشتہ کیا۔ سردار امیر حمزہ نے اسے تسلی دی تھی کہ اس کی زنبیل اسے ضرور واپس مل جائے گی۔ سردار امیر حمزہ کے حوصلہ دینے سے اسے کچھ تسلی ہوئی اور پھر وہ سردار امیر حمزہ سے اجازت اور ان کی دعائیں لیتا ہوا ان کے خیمے سے باہر آ گیا۔

"کہاں جاؤں میں۔ کہاں تلاش کروں اپنی زنبیل"۔ سردار امیر حمزہ کے خیمے سے نکل کر عمرو نے سوچا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر وہ اپنے خیمے کی جانب جانے کی بجائے اصطبل کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اصطبل سے اس نے اپنا بادل نامی گھوڑا نکالا اور اس پر سوار ہو کر سردار امیر حمزہ کے لشکر سے نکلتا چلا گیا۔ وہ گھوڑا دوڑائے لئے جا رہا تھا خود اسے بھی کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

سردار امیر حمزہ کے لشکر سے نکل کر وہ پہاڑی علاقے کی طرف آیا اور پھر ایک جنگل میں آ گیا۔ اس جنگل کے بعد ایک طویل میدانی علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔ عمرو ابھی گھوڑا جنگل میں دوڑا رہا تھا کہ اچانک اس کے سر پر یکے بعد دیگر دو جھماکے ہوئے اور دوسرے لمحے اس کے سر پر دو عجیب و غریب بونے نمودار ہو گئے۔ ان بونوں میں سے ایک بونا بے حد موٹا تھا جبکہ دوسرا بونا دبلا پتلا تھا اور موٹے بونے سے قدرے لمبا تھا۔ دونوں کے سر گنجے تھے اور انہوں نے ایک جیسے سرخ رنگ کے لباس پہن رکھے تھے۔ ان دونوں کی کمر پر سنہری رنگ کے پر بھی تھے جنہیں وہ پرندوں کی طرح سے ہلاتے ہوئے عمرو عیار کے ساتھ ساتھ اڑ رہے تھے۔ عمرو عیار نے ان دونوں بونوں کو نہیں دیکھا تھا وہ تو بس اپنی زنبیل کے غم میں ہی کھویا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو عمرو عیار"۔ اچانک ایک باریک سی آواز سنائی دی اور عمرو عیار یہ آواز سن کر اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک اس کے سر پر کسی نے

گرز مار دیا ہو۔ وہ بمشکل گھوڑے سے گرتے گرتے بچا تھا۔ اس نے فوراً گھوڑے کی باگیں کھینچیں تو گھوڑا زور زور سے ہنہناتا ہوا رکتا چلا گیا۔

"کون ہے۔ کہاں ہے۔ یہ آواز۔ یہ آواز تو وہی آواز ہے جو میں نے رات کو سنی تھی"۔ گھوڑا رکتے ہی عمرو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ادھر ادھر کیا دیکھ رہے ہو عمرو عیار۔ ہماری طرف دیکھو ہم تمہارے سر پر موجود ہیں"۔ اس بار ایک بھاری اور بادلوں کی طرح کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمرو بے اختیار سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگا اور پھر اس کی نظریں ان دونوں عجیب و غریب بونوں پر پڑی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا گھوڑا رکتے ہی دونوں بونے ہوا میں ہی معلق ہو گئے تھے۔

"کون ہو تم"۔ عمرو نے ان دونوں کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں ماچو ہوں"۔ ہوا میں اڑتے ہوئے موٹے بونے نے کسی ننھے بچے کی آواز میں کہا۔

"میں گاچو ہوں"۔ دبلے اور لمبے بونے نے کہا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی آواز بے حد گرجدار تھی۔ ان دونوں کے نام سن کر عمرو عیار کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

"تم دونوں وہی ہو نا جو رات کو میرے خیمے میں آئے تھے"۔ عمرو نے ان کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم وہی ہیں"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میری زنبیل تمہارے ہی پاس ہے"۔ عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہمارے پاس ہے تمہاری زنبیل"۔ ماچو بونے نے کہا اور عمرو عیار ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا میری زنبیل سچ میں تمہارے پاس ہے"۔ عمرو نے ان کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم جھوٹ نہیں بولتے۔ تمہاری زنبیل ہمارے ہی پاس ہے"۔ گاچو بونے نے جواب دیا۔

"کہاں ہے۔ کہاں ہے میری زنبیل۔ دیکھو وہ ایک

عام سا تھیلا ہے وہ تمہارے کسی کام کا نہیں ہے۔ تم وہ تھیلا مجھے واپس دے دو اس کے بدلے میں تم مجھ سے جو مانگو گے میں تمہیں دے دوں گا''۔ عمرو نے ان کی جانب بڑی بے تابانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ التجا تھی۔

''اگر وہ ایک عام سا تھیلا ہے تو پھر تم اس کے لئے رات کو اس قدر روئے کیوں تھے اور بے ہوش کیوں ہو گئے تھے اور اب بھی تو تم اپنے اسی تھیلے کی تلاش میں نکلے ہوئے ہو۔ تھیلے کی گمشدگی کی وجہ سے تمہارا چہرہ اترا ہوا ہے اور تمہاری شکل کسی کھجور جیسی بن گئی ہے''۔ ماچو بونے نے باریک آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ میرے ماں باپ کی نشانی ہے۔ اسے میں اپنے ماں باپ کی نشانی کے طور پر ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہوں اسی لئے میں اس تھیلے کی گمشدگی سے پریشان اور اداس ہوں''۔ عمرو نے بات بناتے ہوئے کہا۔ تو دونوں بونے بے اختیار ہنسنے لگے۔ ان کی ہنسی بھی ان کی طرح عجیب و غریب تھی۔ ماچو بونا ننھے

بچوں کی طرح قلقاریاں مارتے ہوئے ہنس رہا تھا جبکہ گاچو بونے کی ہنسی کی آواز ایسی تھی جیسے بجلیاں سی کڑک رہی ہوں۔

''ہم تمہارے اس تھیلے کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں عمرو عیار۔ تم ہمیں اس طرح دھوکہ دینے کی کوشش مت کرو۔ ہم جانتے ہیں وہ تھیلا تمہاری زندگی میں کتنی اہمیت رکھتا ہے اور جب تک تمہارے پاس وہ تھیلا جسے تم زنبیل کہتے ہو نہ ہو تو تم کسی بھی کام کے نہیں رہتے''۔ گاچو بونے نے ہنستے ہوئے کہا اور بونے اس کی زنبیل کے بارے میں جانتے تھے یہ سن کر عمرو کے چہرے پر سے ایک رنگ سا آ کر گزر گیا تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب''۔ عمرو نے ہکلا کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم اپنی زنبیل ہم سے حاصل کرنا چاہتے ہو یا نہیں''۔ ماچو بونے نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ مجھے میری زنبیل چاہئے۔ ہر حال میں چاہئے۔ وہ کہاں ہے۔ کہاں ہے میری زنبیل''۔ عمرو نے بڑے بے تابانہ لہجے میں کہا۔

''تو چلو ہمارے ساتھ۔ ہم تمہیں اس جگہ لے چلتے

ہیں جہاں تمہاری زنبیل موجود ہے''۔ گاچو بونے نے کہا تو عمرو چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کہاں ہے میری زنبیل۔ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو''۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

''ملک راستان چلو۔ تمہاری زنبیل ملک راستان میں ہے''۔ ماچو بونے نے کہا اور عمرو حیرت سے ان دونوں کی شکلیں دیکھنے لگا۔

''ملک راستان۔ میری زنبیل ملک راستان میں کیسے پہنچ گئی''۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہاں چلو۔ پھر ہم تمہیں بتائیں گے کہ ہم تمہاری زنبیل ملک راستان کیوں لے گئے تھے''۔ گاچو بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن تم میری زنبیل ملک راستان کیوں لے گئے تھے۔ کیا ضرورت تھی تمہیں میری زنبیل لے جانے کی''۔ عمرو نے اسی انداز میں پوچھا۔

''تم چلو تو سہی پھر ہم تمہیں بتا دیں گے کہ ہمیں تمہاری زنبیل وہاں لے جانے کی کیا ضرورت تھی''۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ

لئے۔

''تم دونوں مجھے اڑنے والے بونے دکھائی دے رہے ہو۔ ملک راستان یہاں سے بہت دور ہے۔ وہاں تک جانے کے لئے مجھے تین راتیں اور دو دن کا سفر کرنا پڑے گا وہ بھی اگر میں مسلسل گھوڑا دوڑاتا رہوں تب۔ جس طرح سے تم زنبیل ملک راستان لے گئے تھے اسی طرح کیا تم واپس نہیں لا سکتے''۔ عمرو نے کہا۔

''نہیں۔ اپنی زنبیل حاصل کرنے کے لئے تمہیں خود ہی وہاں جانا پڑے گا اور تمہیں تین راتوں اور دو دن سفر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم گھوڑے سے اترو ہم دونوں تمہارے کاندھوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور تمہیں اُڑا کر اپنے ساتھ ملک راستان لے جاتے ہیں۔ ملک راستان پہنچنے میں تمہیں زیادہ وقت نہیں لگے گا''۔ ماچو بونے نے کہا۔

''اوہ۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ تم دونوں میرا بوجھ سنبھال لو گے''۔ عمرو نے پوچھا۔

''بہت آسانی سے۔ تم تو دُبلے پتلے سے انسان

ہو۔ تمہارا وزن کھجور کی گھٹلی سے زیادہ نہیں ہو گا۔ ہم دونوں بھائی تو ایک ہاتھی کو بھی اٹھا کر کوسوں دور تک اُڑا کر لے جا سکتے ہیں"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو چلو۔ میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں"۔ عمرو نے ان کی بات کا برا منائے بغیر کہا۔ بونے اسے اس کی زنبیل تک لے جا رہے تھے اس لئے وہ ان سے کوئی ایسی بات نہیں کر رہا تھا کہ وہ پھر اس سے ناراض ہو جائیں۔ یہ تو عمرو کو اپنی قسمت اچھی معلوم ہو رہی تھی کہ وہ دونوں خود ہی اس کے پاس آگئے تھے ورنہ ان عجیب و غریب اور حیرت انگیز بونوں اور اپنی زنبیل کی تلاش کے لئے عمرو کو نجانے کہاں کہاں کی خاک چھاننی پڑتی۔ عمرو فوراً گھوڑے سے اترا اور پھر اس نے گھوڑے کا رخ موڑا اور لگام گھوڑے کی گردن پر لپیٹ کر اسے واپس لشکر کی جانب دوڑا دیا۔ بادل اس کا سدھایا ہوا گھوڑا تھا۔ عمرو جانتا تھا کہ وہ سیدھا لشکر میں چلا جائے گا۔

"چلو۔ میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں"۔ عمرو نے سر اٹھا کر ان بونوں کی جانب دیکھتے

ہوئے کہا۔

"پہلے بتاؤ کیا تمہیں ہماری مدد کی ضرورت ہے یا نہیں"۔ گاچو نے اس کی جانب چھوٹی چھوٹی مگر تیز آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ بہت ضرورت ہے۔ اب چلو"۔ عمرو نے فوراً کہا۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ ہم تمہاری چڑیل ملکہ کے خلاف مدد کریں"۔ ماچو بونے کہا۔

"ہونہہ۔ آخر یہ چڑیل ملکہ ہے کون اور تم بار بار مجھے اس کے بارے میں کیوں بتا رہے ہو"۔ عمرو نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا عمرو عیار کہ چڑیل ملکہ کون ہے۔ تم بس یہ بتاؤ کہ کیا تم چڑیل ملکہ کے خلاف ہماری مدد لینا چاہتے ہو یا نہیں"۔ ماچو نے کڑکتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"ہاں۔ میں تمہاری مدد لوں گا۔ ضرور لوں گا۔ اب خوش۔ چلو۔ اب چلو۔ میں جلد سے جلد اپنی زنبیل حاصل کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد تم جو کہو گے میں

تمہاری ہر بات مان لوں گا"۔ عمرو نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ۔ گاچو تم عمرو عیار کے دائیں کاندھے پر بیٹھ جاؤ اور میں اس کے بائیں کاندھے پر بیٹھ جاتا ہوں"۔ ماچو بونے نے کہا تو گاچو بونے نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ پر مارتے ہوئے تیزی سے نیچے آئے اور گاچو بونا عمرو عیار کے دائیں کاندھے پر آ کر بیٹھ گیا جبکہ ماچو بونا عمرو کے بائیں کاندھے پر آ گیا۔ ان دونوں کے کاندھوں پر بیٹھنے کا عمرو عیار کو کوئی احساس نہیں ہو رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے موٹے اور پتلے ہونے کے باوجود ان دونوں کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔

"حیرت ہے۔ تم دونوں کا تو مجھے کوئی وزن ہی محسوس نہیں ہو رہا ہے"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے جان بوجھ کر تم پر اپنا وزن نہیں ڈالا ہے عمرو عیار۔ اگر ہم تمہارے کاندھوں پر اپنا وزن ڈال دیتے تو تم اسی وقت زمین میں دھنس جاتے۔ ہمارا

وزن جنگلی گینڈوں سے بھی کہیں زیادہ ہے"۔ ماچو بونے نے کہا اور عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اب تیار ہو جاؤ۔ ہم تمہیں ملک راستان لے جا رہے ہیں"۔ گاچو بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اسے اپنے کانوں میں دونوں بونوں کے پرندوں کی طرح تیزی سے پر مارنے کی آوازیں سنائی دیں اور ساتھ ہی عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیر زمین سے اٹھ گئے ہوں اور وہ ہوا میں بلند ہوتا جا رہا ہو۔ اس نے نیچے جھانکا تو یہ دیکھ کر وہ واقعی حیران رہ گیا کہ دونوں بونے واقعی اسے اٹھائے ہوئے ہوا میں بلند ہوتے جا رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں دونوں بونے، عمرو عیار کو لئے بلندی پر آ گئے۔ کافی بلندی پر لے جا کر وہ عمرو عیار کو لئے ہوئے شمال کی جانب اڑتے چلے گئے۔

کئی گھنٹوں کے بعد جب بونے بلندی سے نیچے جانے لگے تو عمرو نے چونک کر نیچے دیکھا تو اسے ایک عالیشان محل دکھائی دیا جس کے عقب میں ایک بہت بڑا باغ موجود تھا۔ اس باغ میں رنگ برنگے اور

نہایت خوبصورت پھول کھلے ہوئے تھے۔ پھولوں کی مہک دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ بونے عمرو عیار کو بائیں باغ کی طرف سے ہی محل کی جانب لے جا رہے تھے۔

"عمرو عیار۔ ہم ملک راستان پہنچ چکے ہیں۔ یہ شاہ راستان کا محل ہے۔ ہم تمہیں محل کی چھت کے کنارے کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ہم تمہیں چھت کے کنارے پر لے جا کر رک جائیں گے۔ تم خاموش رہنا۔ چھت پر تمہیں جو بھی منظر دکھائی دے اس پر اس وقت تک کوئی بات مت کرنا جب تک ہم تمہیں بولنے کے لئے نہ کہیں"۔ اچانک عمرو کو کان میں گاچو بونے کی آواز سنائی دی۔ عمرو نے چونک کر دائیں کاندھے کی طرف گردن موڑ کر دیکھا تو اسے گاچو بونا دکھائی نہ دیا۔ اس نے سر گھما کر بایاں کاندھا دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ اور زیادہ حیران رہ گیا کہ ماچو بونا بھی اس کے کاندھے پر دکھائی نہیں دے رہا تھا جبکہ ان دونوں بونوں کے پر مارنے کی آوازیں عمرو کو اپنے دونوں کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"تم دونوں مجھے دکھائی کیوں نہیں دے رہے ہو"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوال و جواب بعد میں کر لینا پہلے تم محل کی چھت کی طرف دیکھو"۔ گاچو بونے نے کہا تو عمرو محل کی چھت کی طرف دیکھنے لگا جہاں ایک نہایت خوبصورت شہزادی اور ایک نوجوان کھڑا آپس میں ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ عمرو عیار ہوا میں تیرتا ہوا چھت کے کنارے کے پاس آ گیا۔

"بس اب کچھ مت بولنا خاموشی سے دیکھو"۔ اس سے پہلے کہ عمرو بونوں سے چھت پر موجود شہزادے اور شہزادی کے بارے میں کچھ پوچھتا اسے ماچو بونے کی آواز سنائی دی اور عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ چھت کے کنارے پر موجود دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا جیسے دوسری طرف کوئی سیڑھی ہو اور وہ اس پر کھڑا ہوا ہو۔ ابھی عمرو شہزادے اور شہزادی کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے آسمان پر زور زور سے بادل گرجنے کی آواز سنائی دی۔ عمرو نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ آسمان

بالکل صاف تھا وہاں بادل کا ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

""حیرت ہے۔ یہ بادلوں کی گرجنے کی آواز کیسی ہے۔ آسمان پر تو بادلوں کا نشان تک نہیں ہے""۔ عمرو نے دل ہی دل میں کہا۔ اسے چونکہ گاچو اور ماچو بونے نے بولنے سے منع کیا تھا اس لئے اس نے ان دونوں سے کچھ نہیں پوچھا تھا۔

بادل ایک بار پھر گرجے اور پھر اچانک عمرو نے بجلی کے زرو سے کڑکنے کی آواز سنی۔ دوسرے لمحے اسے آسمان سے بجلی کی ایک لہر سی نیچے آتی ہوئی دکھائی دی لیکن بجلی کی لہر زمین پر آنے کی بجائے آسمان پر کسی چادر کی طرح پھیل گئی تھی۔ جیسے ہی آسمان پر نیلی روشنی کی چادر پھیلی اس میں ایک بھیانک شکل والی بڑھیا دکھائی دینے لگی۔ بڑھیا کا قد کاٹھ بے حد بڑا تھا۔ اس کا رنگ نیلا تھا۔ اس بڑھیا کے بال برف کی طرح سفید تھے اور اس کا منہ کھلا ہوا تھا جس میں سے اس کے لمبے اور نوکیلے دانتوں کے ساتھ اس کی سرخ زبان صاف دکھائی دے رہی تھی۔

اس بھیانک شکل والی بڑھیا کو دیکھ کر نہ صرف عمرو عیار بلکہ چھت پر موجود شہزادہ اور شہزادی بھی خوفزدہ ہو گئے۔ بڑھیا کی بڑی بڑی اور خوفناک آنکھیں جیسے محل کی چھت پر موجود شہزادے اور شہزادی پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک اس نے ایک ہاتھ آگے بڑھایا۔ اس کا ہاتھ بے حد بڑا تھا جس کی انگلیاں تو چھوٹی چھوٹی سی تھیں لیکن ان انگلیوں کے ناخن بے حد لمبے اور نوکیلے تھے۔ جیسے ہی بڑھیا نے ہاتھ بڑھایا اسی لمحے اس کی دو انگلیوں سے بجلی کی دو لہریں سے نکل کر شہزادہ اور شہزادی کی طرف بڑھیں اس سے پہلے کہ شہزادہ اور شہزادی بجلی کی ان لہروں سے بچنے کی کوشش کرتے لہریں ان سے آ ٹکرائیں۔ دوسرے لمحے وہ دونوں بری طرح سے چیختے ہوئے چھت پر گر گئے۔ شہزادے نے گرتے ہی فوراً اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ خود اٹھتا اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر چھت کے ایک ستون کے ساتھ جا کر یوں چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ ابھی عمرو عیار یہ سب حیرت سے دیکھ ہی

رہا تھا کہ اسی لمحے شہزادے کے قریب ایک رسی نمودار ہوئی اور پھر وہ رسی خود بخود کسی سانپ کی طرح حرکت کرتی ہوئی شہزادے اور ستون کے گرد تیزی سے لپٹتی چلی گئی۔ شہزادہ بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ وہ خود کو رسی سے چھڑانے اور ستون سے الگ ہونے کے لئے پورا زور لگا رہا تھا لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نہ نظر آنے والی طاقت نے اسے پکڑ رکھا ہو۔ دوسرے لمحے وہ ستون کے ساتھ اس رسی سے بری طرح سے جکڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ سرخ لباس میں ملبوس شہزادی جو ابھی تک گری ہوئی تھی انتہائی خوف بھری نظروں سے نیلی بڑھیا کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسی لمحے بڑھیا کا ہاتھ تیزی سے شہزادی کی جانب بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا سرخ لباس والی شہزادی بڑھیا کے پنجوں میں تھی۔ شہزادی بڑھیا کے ہاتھ میں بری طرح سے تڑپ اور چیخ رہی تھی جبکہ بڑھیا بھاڑ جیسا منہ کھولے شہزادی کی جانب زہریلی نظروں سے دیکھتی ہوئی اسے اٹھائے اپنا ہاتھ اوپر کھینچ رہی تھی۔ شہزادہ جو ستون سے رسیوں کے ساتھ

بندھا ہوا تھا وہ بڑھیا کو اس طرح شہزادی کو دبوچ کر اوپر لے جاتے دیکھ کر آنکھیں پھاڑ رہا تھا اس نے اپنے جسم کو زور زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے جیسے وہ زور دار جھٹکوں سے رسی توڑ دے گا اور خود کو اس رسی سے آزاد کرا لے گا۔

”رک جاؤ۔ کہاں لے جا رہی ہو تم شہزادی گلاب کو۔ کون ہو تم۔ رک جاؤ۔ مت لے جاؤ شہزادی گلاب کو۔ یہ میری منگیتر ہے۔ رک جاؤ رک جاؤ“۔ شہزادے نے اچانک حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن نیلے رنگ کی بڑھیا جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہی تھی۔ اس کا ہاتھ بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ عمرو بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب دیکھ رہا تھا وہ بری طرح سے بے چین ہو رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ شہزادی کو اس بھیانک شکل والی بڑھیا سے چھین لیتا۔

جیسے ہی بڑھیا نے ہاتھ اوپر کھینچا اسی لمحے ایک اور کڑاکا ہوا۔ تیز روشنی سی چمکی اور پھر نیلے رنگ کی بڑھیا شہزادی سمیت وہاں سے غائب ہو گئی اور آسمان

یوں صاف ہو گیا جیسے نیلی بڑھیا کبھی وہاں نمودار ہوئی ہی نہیں تھی۔

"شہزادی گلاب۔ شہزادی گلاب۔ کہاں ہو تم۔ وہ بڑھیا کون ہے۔ وہ تمہیں کہاں لے گئی ہے۔ شہزادی گلاب۔ شہزادی گلاب"۔ شہزادہ ستون سے بندھا پاگلوں کی طرح شہزادی گلاب کو آوازیں دے رہا تھا لیکن اب شہزادی گلاب بھلا وہاں کہاں تھی اسے تو نیلے رنگ والی بڑھیا لے کر غائب ہو چکی تھی۔ شہزادہ چیخ چیخ کر بڑھیا اور شہزادی گلاب کو آوازیں دے رہا تھا وہ خود کو رسیوں سے آزاد کرنے کے لئے پورا زور لگا رہا تھا لیکن اس کے گرد بندھی ہوئی رسیاں اس قدر مضبوط تھیں کہ وہ کسی بھی طرح سے ان رسیوں سے خود کو آزاد نہیں کرا پا رہا تھا۔ شہزادہ کچھ دیر تک اسی طرح چیخ چیخ کر بڑھیا اور شہزادی گلاب کو آوازیں دیتا رہا پھر اس کی آواز رندھ گئی اور اس نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔

عمرو عیار حیرت کا بُت بنے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ شہزادہ اور شہزادی کون

ہیں اور وہ نیلے رنگ والی بڑھیا کون تھی جو اچانک کسی دیو کی طرح آسمان پر نمودار ہوئی تھی۔ اس نے جادو کے زور سے شہزادہ اور شہزادی کو نیچے گرایا تھا پھر اس نے جادو کے ہی زور سے شہزادے کو ستون سے لگا کر اس کے گرد رسیاں باندھ دی تھیں اور پھر وہ شہزادی کو اپنے پنجے میں دبوچ کر وہاں سے غائب ہو گئی تھی۔

عمرو نے شہزادے کی بات سن کر یہ اندازہ تو لگا لیا تھا کہ شہزادہ اور شہزادی آپس میں منگیتر تھے۔ اور شہزادی کا نام گلاب تھا لیکن وہ شہزادے کا نام نہیں جانتا تھا۔ شہزادے کو اس طرح دھاڑیں مار مار کر روتے دیکھ کر عمرو عیار کا بھی دل بھر آیا تھا۔ اسے شہزادے سے بے پناہ ہمدردی ہو رہی تھی اور اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کود کر جائے اور شہزادے کو نہ صرف رسیوں سے آزاد کرا دے بلکہ اسے تسلی بھی دے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسے گاچو اور ماچو بونے نے بولنے اور کچھ کرنے سے منع کر رکھا تھا۔ اس کی زنبیل کے بارے میں گاچو اور ماچو ہی جانتے تھے اور عمرو عیار ان سے ہر صورت میں اپنی

زنبیل واپس لینا چاہتا تھا اس لئے چار و ناچار اسے ان دونوں بونوں کی بات ماننی ہی پڑ رہی تھی۔ اس لئے وہ خاموش رہنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"جاؤ۔ عمرو عیار۔ چھت پر کود جاؤ اور جا کر ستون کے پاس پڑی ہوئی اپنی زنبیل اٹھا لو"۔ اچانک عمرو کو گاچو بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے چونک کر اس ستون کی جانب دیکھا جس کے ساتھ شہزادہ رسیوں سے بندھا ہوا تھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ شہزادے کے قدموں کے پاس واقعی اس کی زنبیل پڑی ہوئی تھی۔ زنبیل دیکھ کر عمرو عیار کی آنکھوں میں بے پناہ چمک سی آ گئی۔ وہ اچھلا اور چھت کے کنارے پر موجود دیوار پھاند کر چھت پر آ گیا اور پھر وہ تیزی سے ستون کے پاس پڑی ہوئی اپنی زنبیل کی جانب بھاگتا چلا گیا۔

ستون کے ساتھ بندھا ہوا شہزادہ جو اب سر جھکائے رو رہا تھا اس کے قدموں کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور پھر وہ ایک ڈبلے پتلے بوڑھے کو اپنی طرف آتے دیکھ کر حیران رہ

گیا۔ اس سے پہلے کہ عمرو، شہزادے کے نزدیک پہنچتا اچانک ایک جھماکہ سا ہوا اور شہزادے کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں خود بخود غائب ہو گئیں۔ رسیاں چونکہ اچانک غائب ہوئی تھیں اس لئے شہزادہ خود کو سنبھال نہیں سکا تھا۔ وہ الٹ کر اوندھے منہ نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہوئے اس نے فوراً دونوں ہاتھ آگے بڑھا دیئے تھے ورنہ اس کا منہ چھت کے پختہ فرش سے ٹکراتا اور اس کے منہ کا بھرتہ بن جاتا۔ شہزادہ، عمرو عیار کی زنبیل پر گرا تھا۔

شہزادے کو اس طرح خود بخود رسیوں سے آزاد ہوتے اور اپنی زنبیل پر گرتے دیکھ کر عمرو ٹھٹھک کر رک گیا۔ چند لمحے وہ رکا رہا پھر وہ تیزی سے شہزادے کی جانب بڑھا۔

"شہزادے۔ اٹھو۔ جلدی اٹھو۔ تمہارے نیچے میری زنبیل ہے۔ یہ زنبیل مجھے دے دو"۔ عمرو نے شہزادے کی جانب دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا تو شہزادہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب زنبیل اس کے قدموں کے پاس پڑی تھی۔ یہ دیکھ کر عمرو تیزی سے آگے بڑھا۔

"وہیں رک جاؤ"۔ شہزادے نے اچانک اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دائیں پہلو میں پٹی میں اڑسا ہوا خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ شہزادے کو اس طرح خنجر نکالتے دیکھ کر عمرو عیار ایک بار پھر رک گیا۔ شہزادہ اس کی جانب نہایت غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"گھبراؤ نہیں شہزادے۔ میں تمہیں یہاں کوئی نقصان پہنچانے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ تمہارے قدموں کے پاس میرا تھیلا پڑا ہوا ہے۔ یہ تھیلا مجھے دے دو۔ میں یہ لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا"۔ عمرو نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ شہزادے نے اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں عمرو عیار ہوں۔ خواجہ عمرو عیار اور میں بصرہ سے آیا ہوں"۔ عمرو نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"یہاں محل کی چھت پر تم اچانک کہاں سے آ گئے۔ کیا تم کوئی جادوگر ہو"۔ شہزادے نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے اسی انداز میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں جادوگر نہیں ہوں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے نا، میں عمرو عیار ہوں۔ تم مجھے یہ تھیلا دو۔ میں ابھی یہاں سے چلا جاؤں گا"۔ عمرو نے کہا تو شہزادے نے اپنے قدموں کے پاس پڑی ہوئی عمرو کی زنبیل دیکھی اور پھر جھک کر اسے اٹھا لیا۔ اس نے حیرت سے زنبیل دیکھی جو اسے بالکل خالی اور عام تھیلے جیسی معلوم ہو رہی تھی۔ زنبیل اس کے ہاتھ میں دیکھ کر عمرو بے چین ہو گیا۔ اس کا جیسے بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ شہزادے سے زنبیل جھپٹ لیتا۔

"یہ خالی تھیلا تمہارا ہے"۔ شہزادے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ یہ خالی تھیلا میرا ہے۔ لاؤ۔ یہ مجھے دے دو"۔ عمرو نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بڑی بے چینی سے کہا لیکن شہزادے نے فوراً زنبیل والا ہاتھ پیچھے کر لیا اور خنجر کا رخ عمرو کی جانب کر دیا۔

"نہیں پہلے تم بتاؤ۔ تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو۔ یہاں ابھی کچھ دیر پہلے تو تم نہیں تھے پھر اچانک تم یہاں کیسے ٹپک پڑے"۔ شہزادے نے کہا۔

"مم مم۔ میں نے تمہیں بتایا ہے شہزادے۔ میں عمرو عیار ہوں اور میں۔ میں"۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب شہزادے کو کیا بتاتا کہ وہ یہاں کیسے آیا ہے اور اسے یہاں کون لایا ہے۔

"کیا میں میں کر رہے ہو۔ جلدی بتاؤ کون ہو تم ورنہ میں ابھی تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا"۔ شہزادے نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمرو عیار پریشانی کے عالم میں اپنے دائیں بائیں کاندھوں کی طرف دیکھنے لگا تاکہ وہ گاچو اور ماچو بونے سے پوچھ سکے کہ وہ شہزادے کی بات کا کیا جواب دے لیکن گاچو اور ماچو تو اسے کاندھوں پر دکھائی ہی نہیں دے رہے تھے۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں بوڑھے آدمی۔ بتاؤ۔ کون ہو تم اور وہ بڑھیا کون تھی جو آسمان پر نمودار ہوئی تھی۔ اس نے مجھے ستون سے رسیوں کے ساتھ کیوں باندھا تھا اور وہ شہزادی گلاب کو اٹھا کر کہاں لے گئی ہے"۔ شہزادے نے عمرو عیار کی جانب غضبناک نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نہیں جانتا"۔ عمرو نے ہکلا کر کہا۔

"کیا نہیں جانتے تم"۔ شہزادے نے کہا۔

"یہ کہ وہ بڑھیا کون تھی اور اس نے تمہیں جادو کے زور سے رسیوں سے کیوں باندھا تھا اور وہ شہزادی صاحبہ کو پکڑ کر کہاں لے گئی ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"کیا تم نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا"۔ شہزادے نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تب تو تم ضرور اس بڑھیا کے ساتھی ہو۔ وہ بھی جادوگرنی معلوم ہو رہی تھی اور تم بھی جادوگر ہی دکھائی دے رہے ہو ورنہ اس طرح تم اچانک اس کھلی چھت پر کہاں سے نمودار ہو سکتے ہو۔ جلدی بتاؤ کون تھی وہ بڑھیا ورنہ میں تمہیں سچ مچ ہلاک کر دوں گا۔ میں خنجرزنی میں بے حد مہارت رکھتا ہوں اگر میرے ہاتھ سے خنجر نکلا تو یہ سیدھا تمہارے دل میں اتر جائے گا"۔ شہزادے نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں شہزادے۔ میں اس بڑھیا

کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔ میں تو خود ایک مصیبت کا شکار ہوں اور"۔ عمرو کہتے کہتے رک گیا اسے پھر ڈر محسوس ہوا تھا کہ اس کی کسی بات کا دونوں بونے برا نہ منا جائیں۔

"اور۔ اور کیا اور تم کس مصیبت کا شکار ہو"۔ شہزادے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں بتا سکتے"۔ شہزادے نے کہا۔

"بس نہیں بتا سکتا"۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا اور شہزادہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔ پھر اچانک شہزادے کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ماحول عمرو عیار کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا جیسے شہزادے کا پھینکا ہوا خنجر عین اس کے سینے میں گھس گیا ہو۔

ملک تاشان کا بادشاہ اپنے شاہی محل میں مسند پر نہایت شان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مکاری، سفاکی اور بے رحمی کے ساتھ ساتھ شیطانیت کے بھی تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔ وہ مسند پر اکڑے ہوئے اور نہایت غرور بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

کمرے میں وہ اکیلا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور اس کی نظریں سامنے کھڑی ایک نیلے رنگ کی بڑھیا جمی ہوئی تھیں جو ہاتھ باندھے نہایت مؤدبانہ انداز میں سر جھکائے کھڑی تھی۔ اس بڑھیا کا رنگ بھی نیلا تھا اور اس نے لباس بھی نیلے رنگ کا ہی پہن رکھا تھا۔ بڑھیا کے سر کے بال بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے

جو سفید تھے اور بکھرے ہوئے تھے۔ بڑھیا کی آنکھیں بڑی بڑی اور سبز رنگ کی تھیں۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا جس میں سے اس کے نوکیلے اور لمبے دانت صاف دکھائی دے رہے تھے۔

یوں تو بڑھیا کا رنگ نیلا تھا لیکن اس کے کھلے ہوئے منہ میں زبان اس قدر سرخ نظر آ رہی تھی جیسے وہ کسی جاندار کا تازہ تازہ خون پی کر آ رہی ہو۔ اس بڑھیا کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں چھوٹی چھوٹی تھیں لیکن ان کے ناخن تیز چھریوں جیسے لمبے اور نوکیلے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ابھی چند لمحے قبل بادشاہ کے سامنے جادو سے نمودار ہوئی تھی۔

"تم نے جو کام کیا ہے چڑیل ملکہ اس سے میں بہت خوش ہوں۔ مانگو کیا مانگتی ہو آج تم مجھ سے جو مانگو گی میں تمہیں دوں گا"۔ بادشاہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی خوشی میرا انعام ہے آقا۔ آپ جب مجھے بن مانگے ہی سب کچھ دے دیتے ہیں تو مجھے آپ سے بھلا کچھ مانگنے کی کیا ضرورت ہے"۔ چڑیل

ملکہ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں۔ آج تم ہم سے جو بھی مانگو گی ہم تمہیں دیں گے۔ تم نے ہمارے لئے جو کام کیا ہے اس سے ہم بے حد خوش ہیں۔ بے حد خوش"۔ بادشاہ سلامت نے پوچھا۔

"اگر آپ کچھ دینے کے لئے اتنا ہی اصرار کر رہے ہیں آقا تو پھر آپ مجھے یہ اجازت دے دیں کہ میں آپ کی ریاست سے آج جتنے چاہوں چھوٹے بچوں کو ہلاک کر کے جی بھر کر ان کا خون پی سکوں اور کچھ بچے اٹھا کر اپنے آسمانی محل میں بھی لے جاؤں جہاں میری چار بہنیں موجود ہیں۔ میں انہیں بھی آدم زادوں کے خون کا ذائقہ چکھانا چاہتی ہوں جو مردہ جانور کھاتی ہیں"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہیں اجازت ہے تم میری ریاست سے جتنے چاہے بچے اٹھا کر لے جا سکتی ہو۔ اپنی بہنوں کے ساتھ ساتھ تم چاہو تو اپنی چڑیل نگری کی رعایا کو بھی آدم زادوں کے بچوں کا خون پلا کر خوش کر سکتی ہو۔ بہت جلد میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو

جاؤں گا ملک آشان ایک دن میری مٹھی میں ہو گا۔ پھر تم اپنی تمام رعایا کو لے کر وہاں پہنچ جانا اور پھر تم اور تمہاری چڑیلیں چاہیں تو ملک آشان کے ایک ایک بچے کو اٹھا کر لے جا سکتی ہو اور ان کا خون پی سکتی ہو"۔ بادشاہ سلامت نے بڑے سفاک لہجے میں کہا تو چڑیل ملکہ کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔

"اوہ اوہ۔ بہت خوب آقا۔ آپ سچ مچ بہت سخت دل بادشاہ ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میں آپ جیسے عظیم اور ایک طاقتور بادشاہ کی کنیز ہوں"۔ چڑیل ملکہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور بادشاہ سلامت کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ آ گئی۔

"اب تم جاؤ۔ مجھے اب سپہ سالار کو بلا کر بات کرنی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ملک آشان پر چڑھائی کر سکیں۔ تم نے جو کام کیا ہے اس سے ملک راستان بھی ملک آشان کا دشمن بن چکا ہو گا اب ملک راستان کا بادشاہ کسی بھی صورت میں ملک آشان کی مدد کے لئے اپنی فوج کے دستے نہیں بھیجے گا اور نہ ہی اب ملک راستان کو نئے ہتھیار ملیں گے۔ ملک آشان

کا شہزادہ، ملک راستان کی شہزادی گلاب جو اس کی منگیتر تھی کے قتل کے جرم میں گرفتار ہو چکا ہے۔ ملک راستان کے بادشاہ نے اسے زندان میں ڈال دیا ہے اور کل صبح سر عام شہزادہ بدر کو پھانسی پر چڑھا دیا جائے گا۔ اپنے بیٹے کو پھانسی پر چڑھنے کا سن کر ملک آشان کے بادشاہ کی کمر ٹوٹ جائے گی اور اس میں اتنا دم نہیں ہو گا کہ وہ ہماری فوجوں کے مقابلے میں اپنی فوجیں لا سکے اور ہم سے جیت سکے۔ اب جیت ہماری ہو گی۔ صرف ہماری"۔ بادشاہ سلامت نے کہا۔

"ہاں آقا۔ اب فتح آپ کی ہو گی۔ صرف آپ کی"۔ چڑیل ملکہ نے بھیانک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایک عرصے سے ملک آشان پر نظریں جمائے بیٹھا تھا لیکن ملک آشان کے بادشاہ اور اس کے بیٹے کی وجہ سے مجھے ان پر حملہ کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ ملک آشان کے بادشاہ نے اپنے بیٹے شہزادہ بدر کی منگنی ملک راستان کی شہزادی سے کر دی تھی اور وہ ملک، ملک آشان کا دوست ملک بن

گیا تھا جس کی فوج بہت بڑی ہے اور ان کے پاس نئے ہتھیاروں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ میں اگر ملک آشان پر چڑھائی کرتا تو ملک راستان کا بادشاہ فوراً ملک آشان کی مدد کے لئے نہ صرف اپنی فوج بلکہ جدید اور نئے ہتھیار بھی ملک راستان کو فراہم کر دیتا جن کے مقابلے میں میری فوج ملک آشان کے مقابلے میں کمزور ہو جاتی اور مجھے شکست کا سامنا کرنا پڑتا اس لئے میں ایسا کچھ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح سے ملک راستان، ملک آشان کا دشمن بن جائے اور ہمیشہ کے لئے اس کا ساتھ چھوڑ دے۔ ملک راستان کا بادشاہ نہ تو ہماری چھیڑی ہوئی جنگ کے دوران اپنی فوج بھیج کر ملک آشان کی مدد کرے اور نہ ہی انہیں نئے ہتھیار فراہم کئے جائیں۔ ایسی صورت میں ہی میری فوج ملک آشان پر بھاری پڑ سکتی تھی۔ میں نے اس کے لئے بہت سوچا تھا اور پھر مجھے ایک طریقہ سمجھ میں آیا جس پر میں نے تم سے عمل کرایا اور اب میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ شہزادہ بدر کے ہاتھوں شہزادی گلاب کا قتل، یہ کسی بھی صورت میں

ملک راستان کا بادشاہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ شہزادے بدر نے ان کے محل میں ہی جا کر شہزادی گلاب کو قتل کیا ہے۔ شہزادی گلاب کے قتل کے جرم میں شہزادہ بدر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اب اس جرم کی سزا شہزادے کو پھانسی کی صورت میں ملے گی اور ملک راستان کا بادشاہ ملک آشان کے خلاف ہو جائے گا۔ اس نے شہزادہ بدر سے جو فوج اور نئے ہتھیار دینے کا جو وعدہ کیا تھا وہ اب ملک راستان کا بادشاہ کبھی پورا نہیں کرے گا اور ہمیں ملک آشان پر چڑھائی کرنے اور اس پر قبضہ کرنے سے کوئی نہیں روک سکے گا"۔ ملک تاشان کا بادشاہ جس کا نام شاہ افروز تھا بڑے غرور بھرے لہجے میں کہتا چلا گیا۔

"ہاں آقا۔ اب ملک آشان آپ کا ہے۔ صرف آپ کا۔ اس ملک کو تباہی سے اب کوئی نہیں بچا سکتا ہے۔ آپ کی فوج کے سامنے بہت جلد ملک آشان کی فوج ہتھیار ڈال دے گی اور پھر اس ملک پر بھی آپ کی حکومت ہو گی۔ صرف آپ کی"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے چڑیل ملکہ۔ اگر اس معاملے میں تم ہمارا ساتھ نہ دیتی تو ہم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ جب تک ملک راستان، ملک آشان کا دوست تھا ہم سوائے حسرت کرنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے ہم تم سے بہت خوش ہیں۔ تم نے آج ہمارا برسوں پرانا خواب جو پورا کر دیا ہے"۔ شاہ افروز نے کہا۔

"آپ نے مجھے اس کام کے لئے تسخیر کیا ہے آقا۔ میں آپ کی کنیز ہوں اور آپ کی کنیز ہونے کی وجہ سے میں آپ کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں"۔ چڑیل ملکہ نے جواب دیا۔

"کنیز۔ ہاں۔ تم ہماری کنیز ہو۔ ہم نے ابھی تم سے اور بھی بہت سے کام لینے ہیں۔ ایک بار ہمیں ملک آشان پر قبضہ کر لینے دو اس کے بعد ہم ارد گرد کے دوسرے ممالک میں بھی تمہارے ساتھ مل کر قبضہ کریں گے اور ہماری سلطنت وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے گی پھر آدم زاد بچوں کا خون پینے کے لئے

نہ تمہیں کوئی کمی ہو گی اور نہ ہی تمہاری چڑیل نگری کی کسی دوسری چڑیل کو ہم تمہارے لئے اور تمہاری چڑیل نگری کے لئے اس دنیا میں آنے اور رہنے کے تمام راستے کھول دیں گے۔ تم اور تمہاری چڑیل نگری کی جو چڑیل یہاں آ کر رہنا چاہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔ شاہ افروز نے کہا اور اس کی بات سن کر چڑیل ملکہ کی آنکھوں میں اور زیادہ چمک آ گئی۔

"شکریہ آقا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ اجازت دے کر آپ مجھ پر اور میری چڑیل نگری کی رعایا پر بہت بڑا احسان کریں گے اور ہمیں مردہ جانور کھانے سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔ انسانی بچوں کا خون پی کر ہماری طاقتیں اور بھی زیادہ ہو جائیں گی اور ہم اور زیادہ صحت مند ہو جائیں گی پھر آپ کے حکم سے ہم پوری دنیا کو آپ کے لئے تسخیر کر سکتی ہیں"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا چڑیل ملکہ۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ تم فکر نہ کرو۔ اب میرے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ بس چند روز کی بات ہے اس کے بعد ملک

آشان پر میرا قبضہ ہو جائے گا۔ یہ ایک ملک میرے قبضے میں آ گیا تو ارد گرد کی دوسری ریاستوں پر قبضہ کرنا میرے لئے کچھ مشکل نہیں ہو گا"۔ شاہ افروز نے کہا۔

"تو میں جاؤں"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"ہاں جاؤ۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں پھر سے بلا لوں گا"۔ شاہ افروز نے کہا تو چڑیل ملکہ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اچانک اس کا وجود نیلے رنگ کی روشنی میں تبدیل ہو گیا دوسرے لمحے روشنی سمٹی اور ایک نقطے میں تبدیل ہو گئی اور پھر ایک لمحے کے لئے روشنی کا نقطہ زور سے چمکا اور اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔ چڑیل ملکہ کے جاتے ہی شاہ افروز نے کمرے کے بند دروازے کی جانب دیکھا اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ دروازے کی جانب کیا اور ایک انگلی کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو اچانک کمرے کا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ جیسے شاہ افروز نے اسے جادو سے کھولا ہو۔ جیسے ہی دروازہ کھلا شاہ افروز نے تین بار مخصوص انداز میں تالی بجائے تو کمرے میں ایک دربان داخل ہوا وہ تیز

تیز چلتا ہوا اندر آیا اور شاہ افروز کے سامنے آ کر اسے جھک کر شاہی انداز میں سلام کرنے لگا۔

"حکم بادشاہ سلامت"۔ دربان نے سلام کر کے سیدھے ہوتے ہوئے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپہ سالار کو بلاؤ۔ جلدی"۔ شاہ افروز نے دبنگ لہجے میں کہا تو دربان نے ایک بار پھر جھک کر شاہ افروز کو فرشی سلام کیا اور الٹے قدموں کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

جیسے ہی شہزادہ بدر نے عمرو عیار کی جانب خنجر پھینکا عمرو کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ شہزادہ بدر نے جس تیزی سے اس پر خنجر پھینکا تھا اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے خنجر اس کے سینے میں عین دل میں اتر گیا ہو۔ لیکن اسی لمحے اسے کسی لڑکی اور پھر شہزادہ بدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور پھر جیسے ہی عمرو نے آنکھیں کھولیں اس کے سامنے ایک اور حیرت انگیز منظر تھا۔

تھوڑی دیر قبل اس نے چھت پر جس خوبصورت شہزادی کو شہزادہ بدر سے باتیں کرتے دیکھا تھا۔ اسے اس کی آنکھوں کے سامنے آسمان پر نمودار ہونے والی

ایک بھیانک بڑھیا اٹھا کر لے گئی تھی۔ اب وہی خوبصورت شہزادی جس کا نام شہزادی گلاب تھا عمرو کے پیروں کے پاس پڑی بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔ شہزادہ بدر کا عمرو کی طرف پھینکا ہوا خنجر شہزادی گلاب کے پیٹ میں گھسا ہوا تھا اور اس کا سرخ لباس خون سے اور زیادہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

شہزادی گلاب کو وہاں دیکھ کر نہ صرف عمرو عیار بلکہ شہزادہ بدر بھی دنگ رہ گیا تھا اور وہ اپنی جگہ ساکت کھڑا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر شہزادی گلاب کو تڑپتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس نے شاید شہزادی گلاب کو اچانک عمرو عیار کے سامنے آتا دیکھ لیا تھا اس لئے اس کے منہ سے چیخ نکلی تھی اور عمرو نے جس لڑکی کے چیخنے کی آواز سنی تھی وہ شہزادی گلاب کی ہی تھی جو شہزادہ بدر کا پھینکا ہوا خنجر پیٹ میں لگنے کی وجہ سے دردناک انداز میں چیخی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ شہزادی گلاب اچانک تمہارے سامنے کیسے آ گئی اور یہ خنجر۔ یہ خنجر شہزادی کو کیسے لگ گیا"۔ اچانک شہزادہ بدر نے تھر تھر کانپتے

ہوئی آواز میں کہا اور تیزی سے تڑپتی ہوئی شہزادی گلاب کی جانب لپکا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ شہزادی گلاب کے نزدیک آتا شہزادی گلاب کا جسم ساکت ہو گیا تھا شاید وہ ہلاک ہو گئی تھی۔ اس کی اچانک آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر شہزادہ بدر کے اور زیادہ ہوش اُڑ گئے وہ تیزی سے بھاگ کر شہزادی گلاب کے نزدیک آیا اور اس کے سر کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر شہزادی گلاب کی لاش دیکھنے لگا۔

''شہزادی گلاب۔ شہزادی گلاب۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ آنکھیں کھولو۔ تم نے آنکھیں کیوں بند کر لی ہیں۔ شہزادی گلاب''۔ شہزادہ بدر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن شہزادی گلاب تو ہلاک ہو چکی تھی وہ بھلا شہزادہ بدر کی بات کا کیا جواب دیتی۔ جب شہزادی گلاب نے کوئی جواب نہ دیا تو شہزادہ بدر نے اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا اور دھاڑیں مار مار کر رونا شروع ہو گیا۔

عمرو عیار کا دماغ بھی گھوما ہوا تھا اس کی سمجھ میں

ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب ہوا کیا تھا۔ اس نے تو شہزادہ بدر کے پھینکے ہوئے خنجر سے ڈر کر آنکھیں بند کی تھیں۔ پھر اس دوران اچانک شہزادی گلاب اس کے سامنے کیسے آ گئی تھی۔ یہ تو طے تھا کہ شہزادہ بدر نے اسے خنجر سے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ خنجر عمرو عیار کو لگنے کی بجائے شہزادی گلاب کو لگ گیا تھا اور اب وہاں عمرو کی بجائے شہزادی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ عمرو دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اگر اس کے درمیان شہزادی گلاب نہ آ گئی ہوتی تو اس کی جگہ حقیقت میں اس کی لاش پڑی ہوتی۔ شہزادہ بدر پاگلوں کی طرح شہزادی گلاب کے لئے رو رہا تھا۔ اسے روتے دیکھ کر عمرو چپکے سے آگے بڑھا اور اس نے ستون کے دوسری طرف جا کر اپنی زنبیل اٹھا لی جسے شہزادہ بدر نے شہزادی گلاب کو خنجر لگتے ہی نیچے پھینک دیا تھا عمرو نے زنبیل اٹھائی ہی تھی کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ غائب ہو گیا ہو۔ اس نے حیران ہو کر اپنے جسم اور اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا لیکن

ہاتھ۔ وہ سچ مچ غائب ہو گیا تھا۔ ابھی عمرو خود کو اس طرح غائب ہوتے دیکھ کر حیران ہو ہی رہا تھا کہ اسی وقت اسے بھاگتے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ عمرو نے چونک کر دیکھا تو اسے چھت پر بے شمار تلوار اور نیزہ بردار سپاہی چڑھ کر اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ سپاہیوں کو دیکھ کر عمرو عیار بوکھلا گیا اور تیزی سے اس ستون کی جانب بڑھا جس کے ساتھ کچھ دیر پہلے شہزادہ بدر رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ عمرو عیار غائب تھا لیکن سپاہیوں کو دیکھ کر وہ بے اختیار اس ستون کے پیچھے جا کر چھپ گیا۔ سپاہی دوڑتے ہوئے آئے اور وہ شہزادہ بدر کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ شہزادہ بدر کی گود میں شہزادی گلاب کی لاش دیکھ کر ان کے جیسے ہوش ہی اُڑ گئے تھے۔

''یہ کیا ہو گیا۔ ملک آشان کے شہزادے نے شہزادی صاحبہ کو قتل کر دیا ہے''۔ ایک سپاہی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ پھر تو وہاں جیسے چیخم دھاڑ سی مچ گئی۔ ہر کوئی بری طرح سے چیختا چلانا شروع ہو گیا اور پھر ایک سپاہی تیزی سے نیچے دوڑ گیا۔ کچھ

دیر ہی گزری ہو گی کہ بادشاہ سلامت، ملکہ اور وزیر اعظم سمیت وہاں بے شمار وزیر اور مشیر دوڑتے ہوئے آ گئے اور پھر شہزادی کی لاش دیکھ کر بادشاہ سلامت اور ملکہ عالیہ کو تو جیسے سکتہ سا ہو گیا۔

''کس نے کیا ہے یہ سب''۔ وزیر اعظم نے چیختے ہوئے کہا۔

''پتہ نہیں حضور۔ ہم تو شہزادی صاحبہ کی تیز چیخ سن کر یہاں آئے تھے۔ جب ہم یہاں آئے تو یہاں شہزادی صاحبہ کی لاش پڑی ہوئی تھی اور یہاں شہزادہ حضور کے سوا کوئی نہیں تھا''۔ ایک سپاہی نے روتے ہوئے بتایا اور وزیر اعظم شہزادہ بدر کی جانب غضبناک نظروں سے دیکھنے لگا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے شہزادہ بدر کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

''شہزادہ بدر۔ ہوش میں آؤ شہزادہ بدر۔ کیا ہوا ہے۔ کس نے ہلاک کیا ہے شہزادی صاحبہ کو''۔ وزیر اعظم نے شہزادہ بدر کا کاندھا پکڑ کر اسے بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور شہزادہ بدر جو سکتے کے عالم میں شہزادی گلاب کی طرف دیکھ رہا تھا یوں چونک پڑا

جیسے اسے ان سب کے آنے کا پہلے پتہ ہی نہ چلا ہو۔ وہ سب کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

"کک۔ کک۔ کون"۔ شہزادے کے منہ سے نکلا۔

"شہزادی صاحبہ کو جس خنجر سے ہلاک کیا گیا ہے یہ خنجر شہزادہ بدر کا ہے جناب۔ دیکھیں اس خنجر کے دستے پر شاہی مہر بھی لگی ہوئی ہے"۔ ایک سپاہی نے کہا تو وزیر اعظم سمیت سب شہزادی کے پیٹ میں گڑے ہوئے خنجر کی جانب دیکھنے لگے جس کے سنہری دستے پر واقعی ملک آشان کے شہزادے کی مخصوص مہر لگی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شہزادی گلاب کو شہزادہ بدر نے قتل کیا ہے۔ لیکن کیوں"۔ وزیر اعظم نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر شہزادی گلاب کے پیٹ سے خنجر نکال لیا۔

"ہاں ہاں۔ یہ شہزادہ بدر کا خنجر ہے اسی نے شہزادی صاحبہ کو ہلاک کیا ہے۔ یہ قاتل ہے۔ یہ قاتل ہے"۔ وہاں موجود تمام افراد نے بری طرح سے چلانا شروع کر دیا۔

"شہزادہ بدر کو گرفتار کیا جائے فوراً"۔ وزیر اعظم نے گرجتے ہوئے کہا اور دو سپاہی تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے شہزادہ بدر کو کاندھوں سے پکڑ کر اسے کھینچنا شروع کر دیا۔ شہزادہ بدر شہزادی گلاب کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا وہ بری طرح سے چیخ رہا تھا لیکن سپاہی اسے زبردستی کھینچ کر ایک طرف لے گئے اور پھر اسے رسیوں سے باندھ دیا گیا۔

عمرو عیار جو ایک ستون کے پیچھے چھپا ہوا تھا حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ شہزادہ بدر کا پھینکا ہوا خنجر شہزادی گلاب کو ضرور لگا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر شہزادی گلاب کو ہلاک نہیں کیا تھا۔

وہ آگے جا کر بادشاہ سلامت اور وزیر اعظم کو شہزادہ بدر کی بے گناہی کے بارے میں بتانا چاہتا تھا لیکن نجانے ایسی کون سی طاقت تھی جو اسے ان کی طرف جانے نہیں دے رہی تھی۔

شہزادہ بدر کو شہزادی گلاب کے قتل کے جرم میں باقاعدہ گرفتار کر لیا گیا اور شہزادی کی وہاں سے لاش اٹھا لی گئی۔ بادشاہ اور ملکہ اپنی بیٹی کی موت کے غم

میں نڈھال ہو گئے تھے۔

"یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ کوئی مجھے بھی بتائے گا"۔

عمرو عیار جب چھت پر اکیلا رہ گیا تو اس نے ستون کے پیچھے سے نکل کر پریشانی کے عالم میں اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا کیونکہ رات سے اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا وہ واقعی اس کے سر چکرا دینے کے لئے کافی تھا۔

اسی لمحے زور دار کڑاکوں کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے عمرو عیار کے سامنے وہی دو عجیب و غریب بونے نمودار ہو گئے جو عمرو عیار کی زنبیل لے گئے تھے اور اسے اڑا کر یہاں تک لائے تھے۔

"تم"۔ عمرو نے انہیں دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم"۔ دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

"تم دونوں کہاں غائب ہو گئے تھے اور یہ سب کیا تھا۔ یہ شہزادی کیسے ہلاک ہو گئی۔ شہزادہ بدر کو اس کے قتل کے جرم میں کیوں گرفتار کیا گیا ہے۔ شہزادہ بدر نے جان بوجھ کر تو شہزادی کو خنجر نہیں مارا تھا وہ تو اچانک میرے سامنے آ گئی تھی اور......" بونوں کو دیکھ

کر عمرو تیز تیز بولتا چلا گیا۔

"اور۔ اور کیا"۔ گاچو بونے نے مسکرا کر پوچھا۔

"شہزادی گلاب کو تو وہ آسمان والی نیلی بڑھیا اٹھا کر لے گئی تھی۔ پھر وہ اچانک میرے سامنے کہاں سے آ گئی"۔ عمرو نے کہا۔

"تمہارے سامنے جس شہزادی کو لایا گیا تھا وہ اصلی نہیں تھی۔ وہ نقلی شہزادی تھی عمرو عیار"۔ ماچو بونے نے جواب دیا۔ اس کی بات سن کر عمرو ایک لمحے کے لئے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتا رہا جیسے اسے ماچو بونے کی بات سمجھ میں ہی نہ آئی ہو پھر یکلخت عمرو عیار اس بری طرح سے اچھلا جیسے کسی نے اس کے سر سے پگڑی اتار کر اس کے سر پر زور دار مکا مار دیا ہو۔

"نقلی شہزادی۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ شہزادہ بدر کے خنجر سے جو شہزادی ہلاک ہوئی ہے وہ اصلی نہیں ہے"۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ نقلی شہزادی ہے۔ جسے صرف شہزادی گلاب کا روپ دیا گیا ہے"۔ گاچو بونے نے کہا اور

عمرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''لیکن کیوں۔ اگر وہ اصلی شہزادی نہیں ہے تو کہاں ہے اصلی شہزادی''۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا۔

''اصلی شہزادی، چڑیل ملکہ لے گئی ہے اور اب وہ چڑیل ملکہ کی قید میں ہے''۔ ماچو بونے نے جواب دیا۔

''چڑیل ملکہ۔ اوہ اوہ۔ کیا یہ وہی چڑیل ملکہ ہے جس کے بارے میں تم کل رات سے مجھے بتا رہے ہو''۔ عمرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہی ہے چڑیل ملکہ''۔ گاچو بونے نے جواب دیا۔

''مجھے ساری بات بتاؤ۔ تمہاری باتیں سن کر اور یہ سب دیکھ دیکھ کر تو میرا دماغ پھٹا جا رہا ہے۔ کوئی بھی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ اگر شہزادہ بدر کے خنجر سے نقلی شہزادی ہلاک ہوئی ہے تو پھر اسے سپاہیوں نے شہزادی گلاب کے قتل کے جرم میں کیوں گرفتار کیا ہے''۔ عمرو نے بری طرح سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''یہ سب شہزادہ بدر اور اس کے ملک کو بدنام کرنے کے لئے کیا گیا ہے عمرو عیار''۔ ماچو بونے نے کہا۔

''شہزادہ بدر اور اس کے ملک کو بدنام کرنے کے لئے۔ میں کچھ سمجھا نہیں''۔ عمرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جب تم پر ساری حقیقت کھلے گی تو تمہارے سامنے ہر بات کھل کر سامنے آ جائے گی اور تمہارا سر چکرانا بند ہو جائے گا''۔ ماچو بونے نے کہا۔

''بتاؤ۔ جلدی بتاؤ۔ ان سارے پراسرار واقعات نے تو مجھے سچ میں پاگل سا کر دیا ہے۔ مجھے حقیقت میں اپنا دماغ لٹو کی طرح سے گھومتا ہوا معلوم ہو رہا ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''سب سے پہلے تو میں تمہیں یہ بتا دوں کہ تم نے یہاں جس شہزادے کو دیکھا تھا اس کا نام شہزادہ بدر ہے جو ملک آشان کا شہزادہ ہے اور شہزادی گلاب جس کا نام تم جانتے ہو وہ ملک راستان کی شہزادی تھی اور تم اس وقت ملک راستان کے شاہی محل کی چھت پر

ہی موجود ہو۔ شہزادہ بدر اور شہزادی گلاب منگیتر ہیں، دونوں کی منگنی ہو چکی ہے اور کچھ ہی عرصہ بعد ان دونوں کی شادی بھی ہونے والی ہے۔ ملک آشان اور ملک راستان دونوں اچھے دوست ہیں اور ضرورت پڑنے پر اکثر ایک دوسرے کے کام آتے رہتے ہیں۔ ملک راستان اس خطے کا سب سے بڑا اور طاقتور ملک سمجھا جاتا ہے جس کی فوج بھی بہت بڑی ہے اور اس ملک میں ہر طرح کے اور نئے جنگی ہتھیار بھی کثیر تعداد میں تیار کئے جاتے ہیں جو پوری دنیا میں بھیجے جاتے ہیں۔

ملک راستان کا ایک ہمسایہ ملک ہے جس کا نام تاشان ہے۔ اس ملک کا بادشاہ شاہ افروز ہے۔ شاہ افروز ایک عرصہ سے ملک آشان پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر ملک آشان پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ یہ کام کب کا کر چکا ہوتا لیکن اسے ملک راستان سے خطرہ تھا۔ شاہ افروز جانتا تھا کہ اگر اس نے ملک آشان پر فوج کشی کی تو ملک راستان، ملک آشان کی مدد کے لئے فوراً آگے آ جائے گا اور

نہ صرف ملک آشان کو نئے ہتھیاروں سے مسلح کر دیا جائے گا بلکہ ملک آشان کی مدد کے لئے ملک راستان کا بادشاہ اپنی بڑی سے بڑی فوج بھی بھیج سکتا تھا۔ اس لئے شاہ افروز کے لئے ملک آشان پر قبضہ کرنا ایک خواب سا بنتا جا رہا تھا۔ لیکن اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ اپنی زندگی میں ایک بار یہ کوشش ضرور کرے گا کہ ملک آشان اس کی ریاست میں شامل ہو جائے۔

شاہ افروز کو جادو سیکھنے کا بھی بے حد شوق تھا۔ اس کے کئی جادوگر استاد تھے جو اسے جادو سکھاتے تھے۔ شاہ افروز ان سے بھی مشورہ کرتا رہتا تھا۔ ایک دن اس کے ایک جادوگر استاد نے اسے مشورہ دیا کہ وہ ایک چلہ کاٹے۔ اگر وہ اس کا بتایا ہوا چلہ کاٹنے میں کامیاب ہو گیا تو اس کے قبضے میں چڑیل نگری کی طاقتور اور سب سے خوفناک چڑیل ملکہ آ جائے گی۔ اگر وہ چڑیل ملکہ کو اپنے قبضے میں کر لے تو وہ اس کی مدد سے اپنی ہر خواہش پوری کر سکتا ہے۔ پھر ملک آشان تو کیا وہ چڑیل ملکہ کی مدد سے پوری دنیا پر بھی

قابض ہو سکتا ہے۔ شاہ افروز کا یہ سننا تھا کہ اس نے اسی وقت چڑیل ملکہ کو تسخیر کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے جادوگر استاد کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

وہ محل کے تہہ خانے میں تنہائی میں چلا گیا تھا اس نے چالیس روز وہاں گزارے اور آخر کار اس نے چڑیل نگری کی سب سے بھیانک اور طاقتور ملکہ کو اپنے قابو میں کر لیا۔ اب چڑیل ملکہ، شاہ افروز کی کنیز ہے اور وہ شاہ افروز کے اشاروں پر اس کا ہر حکم بجا لاتی ہے۔ چڑیل ملکہ نے ہی شاہ افروز کو مشورہ دیا تھا کہ وہ ایک ایسا کھیل کھیلے کہ ملک راستان کا بادشاہ ملک آشان کا دشمن بن جائے اور وہ کسی بھی طرح ملک آشان کی مدد نہ کر سکے نہ ملک آشان کو ہتھیار مل سکیں اور نہ فوجی امداد۔ چڑیل ملکہ نے شاہ افروز سے کہا کہ وہ شہزادہ بدر کے ہاتھوں شہزادی گلاب کا قتل کرا دے۔ جب شہزادی گلاب جو شہزادہ بدر کی منگیتر ہے شہزادہ بدر کے ہاتھوں ہلاک ہو گی تو ملک راستان کا بادشاہ ، شہزادہ اور ملک آشان سے باغی ہو جائیں

گے۔ شہزادہ بدر کو تو شہزادی کے قتل کے جرم میں ہلاک کر دیا جائے گا اور شاہ راستان ملک آشان کی فوجی امداد بھی روک دے گا۔ ملک راستان کے سوا ملک آشان کا مدد کرنے والا چونکہ اور کوئی نہیں ہے اس لئے شاہ افروز اس ملک پر چڑھائی کرے گا تو کامیابی اسے ہی ملے گی اور وہ آسانی سے ملک آشان کی فوج کو شکست دے کر اس ملک پر قبضہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ ملک آشان اور ملک راستان میں نفرت پیدا کرنے اور دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنانے کے لئے شاہ افروز نے ساری ذمہ داری چڑیل ملکہ کو دے دی۔ ایک طرف شاہ افروز ملک آشان پر قبضہ کرنا چاہتا تھا تو دوسری طرف اس کی خواہش تھی کہ وہ ملک راستان کی شہزادی گلاب کو بھی کسی طرح سے حاصل کر لے۔ چونکہ شہزادی گلاب دنیا کی حسین ترین شہزادی تھی اس لئے شاہ افروز اسے بھی ہر حال میں حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اسے خطے کی دوسری ریاستیں پسند نہیں کرتی ہیں اور وہ ہر طرف اپنے ظلم، سفاکی اور جادوگر بادشاہ ہونے کی

وجہ سے بدنام ہو چکا ہے۔ اگر وہ ملک راستان کے بادشاہ کو اس کی بیٹی کے لئے اپنا رشتہ بھجوا بھی دے تو شاہ راستان اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دینے سے صاف نکار کر دے گا۔ پہلے تو اسے شہزادی گلاب کے ملنے کی کوئی توقع نہیں تھی لیکن چڑیل ملکہ کو اپنے قابو کرنے کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ شہزادی گلاب کو بھی حاصل کر سکتا ہے چنانچہ اس نے چڑیل ملکہ سے کہا کہ وہ شہزادہ بدر کو اصلی شہزادی کی جگہ نقلی شہزادی گلاب کے قتل کے جرم میں پھنسائے جبکہ اصلی شہزادی کو وہ اس کے محل میں لے آئے جس سے وہ زبردستی شادی کر لے گا۔ ایک بار اس کی شادی شہزادی گلاب سے ہو گئی تو وہ ہمیشہ کے لئے اسی کی ہو کر رہ جائے گی اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ اصلی گلاب شہزادی زندہ ہے اور شاہ افروز نے اس سے زبردستی شادی کر کے اسے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔

یہ سارا کھیل یہاں کھیلا جانا تھا۔ تم نے جو کچھ بھی دیکھا تھا وہ سب اسی لئے کیا گیا تھا تاکہ شہزادہ بدر کو شہزادی کے قتل کے جرم میں قید کیا جا سکے اور ملک

راستان کے بادشاہ کے دل میں شہزادہ بدر اور اس کے ملک کے لئے نفرت پیدا کی جا سکے۔ ہم تمہیں یہ سب دکھانا چاہتے تھے اسی لئے ہم رات کو تمہاری زنبیل چوری کر کے لے آئے تھے کہ تمہیں یہاں تک لانے پر مجبور کر سکیں۔ تم نے یہاں جو کچھ بھی دیکھا تھا وہ سب کسی بھی وقت ہو سکتا تھا اگر ہم تمہیں یہ سب پہلے بتاتے تو تم ہماری کسی بات پر یقین نہ کرتے اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے ساتھ آنے سے ہی انکار کر دیتے اسی لئے مجبوراً ہم نے تمہیں رات کو تنگ کیا تھا اور پھر تمہاری زنبیل لے کر غائب ہو گئے تھے۔ زنبیل کی وجہ سے ہی تم ہمارے ساتھ فوراً یہاں آنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اب حالات اس رخ پر آ چکے ہیں کہ شہزادہ بدر نے شہزادی گلاب کو قتل کر دیا ہے اور وہ اس کے جرم میں زندان میں پہنچا دیا گیا ہے۔ کل صبح اسے شہزادی گلاب کی ہلاکت کے جرم میں پھانسی دے دی جائے گی اور ساتھ ہی شاہ افروز اپنی فوج لے کر ملک آشان پر چڑھائی کر دے گا۔ ملک آشان کے بادشاہ کو جب معلوم ہو گا کہ اس

کے بیٹے نے اپنی ہونے والی دلہن کو قتل کر دیا ہے اور اس جرم میں اسے پھانسی دے دی گئی ہے اور ملک راستان نے ان سے ناطہ توڑ دیا ہے تو حقیقت میں اس کی کمر ٹوٹ جائے گی اور جس ملک کا بادشاہ کمزور اور ٹوٹا ہوا ہو اس کی فوج میں بھلا اتنی سکت کہاں ہو سکتی ہے کہ وہ کسی دشمن کا مقابلہ کر سکے۔ بس پھر شاہ افروز آسانی سے میدان مار لے گا اور وہ ملک آشان کی فوج کو شکست دے کر آسانی سے ملک آشان پر قبضہ کر لے گا''۔ گاچو نے عمرو عیار کو ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ سارا کھیل ملک تاشان کے شاہ افروز کا کھیلا ہوا ہے''۔ عمرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ملک آشان پر قبضہ کرنے کے بعد اس کی ہمت اور بڑھ جائے گی۔ پھر وہ اپنے دوسرے ہمسایہ ممالک پر حملہ کرے گا اور انہیں اپنے قبضے میں لے گا۔ چڑیل ملکہ پہلے سے ہی اس کی کنیز ہے۔ اس کی مدد سے وہ پوری دنیا پر اپنی شیطانیت کے جال پھیلا دے گا''۔ ماچو بونے نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہاری تمام باتیں میری سمجھ میں آ گئی ہیں لیکن تم نے کہا ہے کہ یہ سب ہونا طے تھا تو پھر میں اس کھیل میں کیسے شامل ہو گیا۔ شہزادہ بدر نے تو غصے میں آ کر مجھے خنجر مارنے کی کوشش کی تھی اس کا میری طرف پھینکا ہوا خنجر شہزادی گلاب کو لگ گیا تھا جو اچانک میرے سامنے آ گئی تھی۔ اگر میں یہاں نہ ہوتا تو شہزادہ بدر کس پر خنجر پھینکتا اور شہزادی گلاب کس طرح سے اس کے ہاتھوں ہلاک ہوتی''۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ نہ ہوتا تو کچھ اور ہو جاتا لیکن یہ طے تھا کہ شہزادہ بدر چڑیل ملکہ کے جادو کے جال میں پھنسنے ہی والا تھا۔ ہم تمہیں جان بوجھ کر یہاں لائے تھے تاکہ تم یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو اور وقت پڑنے پر شاہ راستان کو گواہی دے سکو کہ شہزادہ بدر قاتل نہیں ہے۔ اس طرح شہزادہ بدر کی جان بھی بچ جائے گی اور جادوگر بادشاہ افروز اور اس کی کنیز چڑیل ملکہ کا بچھایا ہوا شیطانی جال بھی ٹوٹ جاتا''۔ گاچو بونے نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا شاہ راستان میری گواہی تسلیم کر لے گا"۔ عمرو نے سر جھٹک کر کہا۔

"ہاں۔ تمہاری زنبیل میں آئینہ سکندری موجود ہے عمرو عیار۔ اس آئینے کی مدد سے تم یہاں ہونے والا تمام منظر شاہ راستان کو دکھا سکتے ہو۔ اسے دیکھ کر شاہ راستان کو یقین ہو جائے گا کہ تمہاری گواہی سچی ہے اور شہزادہ بدر بے قصور ہے اور جو لڑکی ہلاک ہوئی ہے وہ اس کی اصلی بیٹی نہیں بلکہ جادو کی ایک گڑیا ہے جسے شہزادی گلاب جیسا بنایا گیا ہے۔ بادشاہ کو یقین دلانے کے لئے تم اپنی تلوارِ حیدری سے جادو کی گڑیا کی گردن کاٹ دینا۔ جیسے ہی تلوارِ حیدری سے جادو کی گڑیا کی گردن کٹے گی وہ اسی لمحے جل کر بھسم ہو جائے گی جس سے بادشاہ تو کیا تمام درباریوں کو یقین ہو جائے گا کہ وہ اصلی شہزادی نہیں تھی"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"اوہ۔ تم میری ان کراماتی چیزوں کے بارے میں کیسے جانتے ہو"۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہاری زنبیل اور زنبیل میں موجود ہر چیز کے

بارے میں جانتے ہیں عمرو عیار اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے اپنی زنبیل میں کتنے خزانے چھپا رکھے ہیں"۔ گاچو بونے نے کہا اور عمرو کا رنگ اُڑ گیا اس نے بے اختیار اپنی زنبیل دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لی جیسے وہ زنبیل ان دونوں بونوں سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔ یہ دیکھ کر دونوں بونے ہنس پڑے۔

"گھبراؤ نہیں۔ ہم نے صرف تمہاری زنبیل چوری کی تھی اس میں سے ہم نے کچھ بھی نہیں نکالا ہے۔ ہم تمہاری زنبیل کے بارے میں جانتے ضرور ہیں کہ یہ کس قدر پراسرار اور حیرت انگیز ہے۔ ہم اس زنبیل میں جھانک ضرور سکتے ہیں لیکن اپنی مرضی سے اس میں سے کچھ نکال نہیں سکتے"۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

"لیکن تم یہ سب کیسے جانتے ہو۔ کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہمارا تعلق پاتال نگری سے ہے اور ہمیں سو رنگ پری نے بھیجا ہے جس کے باپ نے تمہیں یہ زنبیل

دی تھی"۔ گاچو بونے نے کہا اور سو رنگ پری کا سن کر عمرو ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ اوہ۔ تمہیں سو رنگ پری نے بھیجا ہے۔ کہاں ہے وہ۔ میں پچھلے کئی مہینوں سے اس سے نہیں ملا ہوں اور نہ ہی وہ مجھ سے ملنے کے لئے آئی ہے۔ وہ ٹھیک تو ہے نا"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں وہ ٹھیک ہے۔ سو رنگ پری کے مطابق تمہیں چونکہ پچھلے دنوں عام مہمات میں اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی لیکن یہ معاملہ ایسا تھا جو تمہارے علم میں نہیں تھا اور شاہ افروز چڑیل ملکہ کی مدد سے کسی بھی وقت شیطانی چال چل سکتا تھا اسی لئے سو رنگ پری نے ہمیں تمہارے پاس بھیج دیا تاکہ ہم تمہیں ساری حقیقت سے آگاہ بھی کر سکیں اور تمہاری مدد بھی کر سکیں"۔ ماچو بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمرو عیار کے چہرے پر سکون سا آ گیا۔

شہزادی سو رنگ پری پاتال میں رہتی تھی جو اس نیک بزرگ کی بیٹی تھی جس نے عمرو عیار کو بہت عرصہ

پہلے اس کی ایک نیکی کے بدلے میں اسے زنبیل جیسا انمول تحفہ دیا تھا۔ شہزادی سو رنگ پری نے عمرو عیار کی کئی مہمات میں اس کی بے حد مدد کی تھی اور اسے کئی کراماتی چیزیں بھی دی تھیں جو عمرو کی زنبیل میں موجود تھیں اور ان کراماتی چیزوں کی مدد سے عمرو عیار کئی مرتبہ نہ صرف اپنے سامنے آنے والی یقینی موت سے خود کو بچا چکا تھا بلکہ اس نے شہزادی سو رنگ پری کی دی ہوئی کراماتی چیزوں کی مدد سے بے شمار شیطان جنوں، دیوؤں کے ساتھ طاقتور جادوگروں اور جادوگرنیوں کو بھی ہلاک کیا تھا۔ یہاں تک کہ عمرو کے مقابلہ پر اگر شیطانی طاقتیں بھی آ جاتیں تو اب عمرو شہزادی سو رنگ پری کی دی ہوئی کراماتی چیزوں سے ان کا بھی مقابلہ کر سکتا تھا اور وہ ان شیطانی طاقتوں سے بالکل بھی نہیں گھبراتا تھا۔

"تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ تم دونوں کو شہزادی سو رنگ پری نے بھیجا ہے"۔ عمرو نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

"ہمیں شہزادی سو رنگ پری نے بھیجا ضرور ہے عمرو

عیار لیکن ہم اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ جو ہمارے دل میں ہوتا ہے ہم وہی کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم تمہیں جان بوجھ کر تنگ کر رہے تھے“۔ گاچو بونے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”یہ کہو کہ تم دونوں شرارتی بونے ہو۔ بے حد شرارتی“۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ تم کہہ سکتے ہو“۔ ماچو بونے نے مسکرا کر کہا۔

”اچھا یہ بتاؤ۔ شہزادی سو رنگ پری نے میرے لئے کوئی پیغام بھی دیا ہے“۔ عمرو نے پوچھا۔

”ہاں۔ اس نے کہا ہے کہ تمہیں ملک تاشان کے بادشاہ کا غرور توڑنے اور اس کے ظلم سے لوگوں کو بچانے کے لئے کام کرنا ہو گا۔ تمہیں نہ صرف شاہ افروز کو اس کے کئے کی سزا دینی ہے بلکہ چڑیل ملکہ کو بھی فنا کرنا ہے اور اس کی چڑیل نگری بھی تباہ کرنی ہے۔ اس کے علاوہ تمہیں چڑیل ملکہ کی قید سے شہزادی گلاب کو بھی آزاد کرا کے لانا ہے۔ شہزادی سو رنگ

پری نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہاری یہ طلسماتی مہم تمہارے لئے بے حد فائدہ مند ہو گی۔ چڑیل ملکہ کے پاس اتنا بڑا خزانہ ہے جو اس دنیا کے دس بادشاہوں کے شاہی خزانوں سے بھی بڑا ہے جو چڑیل ملکہ کی ہلاکت کے بعد تمہارا ہو سکتا ہے“۔ گاچو بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور خزانے کا سن کر عمرو کے چہرے پر رنگ سے بکھر گئے۔

”لیکن چڑیل ملکہ کی چڑیل نگری ہے کہاں اور میں اسے ہلاک کیسے کروں گا“۔ عمرو نے پوچھا۔

”اس کے لئے ہم دونوں بھائی تمہارا ساتھ دیں گے عمرو عیار۔ ہم تمہیں چڑیل نگری تک بھی لے جائیں گے اور باقی مراحل میں بھی تمہارا ساتھ دیں گے“۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تب پھر مجھے فوراً نیچے جانا چاہئے اور شاہ راستان کو ساری حقیقت بتا دینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بے گناہ شہزادہ بدر کو سزا کے طور پر پھانسی دے دے۔ شہزادہ بدر کو اگر پھانسی ہو گئی تو یہ ظلم ہو گا سراسر

ظلم"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں عمرو عیار۔ ابھی نہیں۔ تم شہزادہ بدر کو بے گناہ ثابت ضرور کرنا اور اسے بے گناہ کیسے ثابت کرنا ہے یہ ہم تمہیں بتا چکے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے تم چڑیل جادوگرنی کو ہلاک اور اس کی چڑیل نگری کو ختم کرو۔ پھر تمہیں شاہ افروز کو بھی اس کے انجام تک پہنچانا ہے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"اوہ۔ اگر میرے جانے کے بعد بادشاہ سلامت نے شہزادہ بدر کو پھانسی پر چڑھا دیا تو"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ عالیہ اپنی بیٹی کے موت کے غم میں نڈھال ہیں۔ ہم جاتے جاتے بادشاہ سلامت کے دماغ سے یہ بات نکال جائیں گے کہ شہزادہ بدر نے شہزادی گلاب کو ہلاک کیا ہے۔ چار راتوں اور تین دن تک بادشاہ سلامت کو شہزادہ بدر کا خیال بھی نہیں آئے گا اور نہ ہی اسے کوئی شہزادہ بدر کے بارے میں کچھ بتائے گا۔ ہمارے لئے تین دن بہت ہیں۔ ان تین دنوں میں

ہم چڑیل ملکہ اور اس کی چڑیل نگری کو بھی ختم کر سکتے ہیں اور شاہ افروز کو بھی اس کے انجام تک پہنچا سکتے ہیں"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تمہیں چونکہ سو رنگ پری نے بھیجا ہے اس لئے میں تمہاری کہی ہوئی ہر بات پر عمل کروں گا۔ جو تم کہو گے اسی پر کاربند بھی رہوں گا"۔ عمرو نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ اچھا کرو گے۔ کیونکہ چڑیل ملکہ کے مقابلے میں تمہیں ہماری مدد کی بے حد ضرورت ہو گی۔ ایک بار اسے معلوم ہو گیا کہ تم اسے ہلاک کرنے اور اس کی چڑیل نگری تباہ کرنے کے لئے آ رہے ہو تو وہ غیظ و غضب میں مبتلا ہو کر تمہاری سب سے بڑی دشمن بن جائے گی اور تمہیں چڑیل نگری میں آنے سے روکنے اور ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی اگر تم پر اس کا ایک بھی جادو کا وار پڑ گیا تو تم اسی وقت ہلاک ہو جاؤ گے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں تم دونوں کی ہر ہدایات پر عمل

کروں گا"۔ عمرو نے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ ہمیں ابھی اور اسی وقت چڑیل نگری روانہ ہونا ہے جو آسمان کی بلندیوں پر موجود سیاہ بادلوں میں موجود ہے"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"پہلے تم ملک راستان کے بادشاہ، وزیر اعظم اور یہاں کے دوسرے وزراء کے دماغ سے شہزادہ بدر کی دشمنی کا خیال تو نکال دو۔ ایسا نہ ہو کہ واقعی ہم یہاں سے جائیں تو ہمارے پیچھے بے چارہ شہزادہ بدر بے موت مارا جائے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ تم دونوں یہاں رکو۔ میں ابھی آیا"۔ گاچو بونے نے کہا۔ وہ فوراً اچکا اسی لمحے ایک جھماکہ سا ہوا اور گاچو بونا وہاں سے غائب ہو گیا۔

"جب تک گاچو بونا اپنا کام کر کے آتا ہے تب تک تم اپنی پگڑی میں سرخ ہیرا چھپا لو عمرو عیار۔ اس ہیرے کی وجہ سے تم پر کسی آگ کا اثر نہیں ہو گا چاہے وہ اصلی آگ ہو یا جادو کی آگ"۔ ماچو بونے نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا تو عمرو نے اثبات میں

سر ہلایا اور اس نے زنبیل سے سرخ ہیرا نکال کر اپنی پگڑی کے نیچے رکھ لیا۔

"اب طلسم شکن انگوٹھی کے ساتھ ساتھ اپنا جادو پلیٹ ہیروں والا ہار بھی پہن لو"۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے زنبیل سے سرخ موتیوں والا ایک ہار نکال کر گلے میں پہن لیا اور ساتھ ہی ایک سنہری ہیرے والی انگوٹھی نکال کر اپنے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی میں پہن لی۔

"اور کچھ"۔ عمرو نے کہا۔

"تمہاری زنبیل میں سرخ جوتیاں بھی ہیں۔ وہ بھی نکال کر اپنے پیروں میں ڈال لو۔ چڑیل ملکہ کے مقابلے میں تم جس قدر حفاظتی انتظام کرو گے تمہارے لئے اتنا ہی بہتر رہے گا"۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے زنبیل سے سرخ جوتیاں نکالیں اور پھر اس نے اپنے پیروں سے اپنے جوتے نکال کر زنبیل میں رکھے اور ان کی جگہ سرخ جوتیاں بھی پہن لیں۔ ابھی عمرو پیروں میں سرخ جوتیاں پہن ہی رہا تھا کہ اسی وقت جھماکہ ہوا اور گاچو بونا واپس آ گیا۔

’’میں نے سب کے دماغوں سے شہزادہ بدر کا خیال نکال دیا ہے۔ اب تین دنوں تک کسی کو یاد نہیں آئے گا کہ شہزادی گلاب ملک آشان کے شہزادہ بدر کے خنجر سے ہلاک ہوئی تھی‘‘۔ گاچو بونے نے کہا تو ماچو بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’تم نے اپنی حفاظت کا اچھا انتظام کیا ہے عمرو عیار۔ تمہیں واقعی ان حفاظتی چیزوں کی بے حد ضرورت تھی‘‘۔ گاچو بونے نے عمرو کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے معلوم ہو گیا ہو کہ عمرو نے اپنی حفاظت کے لئے کیا کیا پہنا ہے۔

’’مجھے ان سب کے لئے ماچو بونے نے کہا تھا‘‘۔ عمرو نے مسکرا کر کہا تو گاچو بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’ماچو بونے۔ تم معلوم کرو کہ اس وقت چڑیل ملکہ کہاں ہے۔ اگر وہ سیاہ بادلوں کے محل میں ہے تو پھر ہم ابھی اور اسی وقت وہاں روانہ ہو جاتے ہیں‘‘۔ گاچو بونے نے کہا تو ماچو بونے نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنا سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھنا شروع

کر دیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اچانک اس کی آنکھوں سے نیلے رنگ کی روشنی کی دو لکیریں سی نکلیں اور آسمان کی جانب بڑھتی چلی گئیں۔ عمرو نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے آسمان صاف دکھائی دیا۔ آسمان پر سیاہ بادل تو کیا عام بادل کا ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور ماچو بونے کی آنکھوں سے نکلنے والی روشنی کی لکیریں آسمان کی بلندیوں پر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

ماچو بونا چند لمحے اسی طرح آسمان کی طرف نیلی روشنی کی لکیریں پھینکتا رہا پھر اس کی آنکھوں سے نیلی روشنی کی لکیریں نکلنا بند ہو گئیں اور اس نے سر نیچے کر لیا اس کے چہرے پر قدرے تشویش اور پریشانی کے تاثرات تھے۔

’’کیا ہوا۔ تم پریشان کیوں ہو گئے ہو‘‘۔ گاچو بونے نے حیرت سے ماچو بونے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’چڑیل ملکہ اپنے دھواں محل میں ہی ہے گاچو بونے اور اسے معلوم ہو گیا ہے کہ عمرو عیار نامی ایک آدم

زاد اس کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے اور وہ اس کی چڑیل نگری اور اس کے دھواں محل میں آ کر اسے ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی چڑیل نگری بھی تباہ کرنا چاہتا ہے“۔ ماچو بونے نے کہا۔

”اوہ۔ مگر اسے کیسے معلوم ہوا ابھی تو ہم نے اس کی چڑیل نگری کی طرف ایک قدم بھی نہیں بڑھایا ہے“۔ گاچو بونے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”وہ چڑیل ملکہ ہے گاچو بونے۔ اس کے پاس بے پناہ جادوئی طاقتیں ہیں جو اسے آنے والے حالات سے بھی آگاہ کر دیتی ہیں۔ ایسی ہی ایک جادو کی طاقت نے اسے عمرو عیار کے بارے میں بھی وقت سے پہلے ہی بتا دیا ہے“۔ ماچو بونے نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تو کیا چڑیل ملکہ کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ عمرو عیار کی مدد کے لئے ہم دونوں بھی اس کے ساتھ ہیں“۔ گاچو بونے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ابھی چڑیل ملکہ کی جادو کی طاقت نے اسے صرف عمرو عیار کے بارے میں ہی بتایا ہے کہ عمرو عیار ایک آدم زاد ہے اور وہ اس کی ہلاکت اور

اس کی چڑیل نگری کی تباہی کا موجب بن سکتا ہے۔ جادو کی طاقت نے چڑیل ملکہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی اور چڑیل نگری کی حفاظت کا سخت سے سخت انتظام کر لے تاکہ عمرو عیار تو کیا کوئی بڑے سے بڑا جادوگر، جن یا دیو بھی اس کی چڑیل نگری میں داخل نہ ہو سکے“۔ ماچو بونے نے کہا۔

”اوہ۔ کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ وہ اپنی اور اپنی چڑیل نگری کی حفاظت کے لئے کیا انتظام کر رہی ہے“۔ گاچو بونے نے پوچھا۔

”تم بے فکر رہو۔ جادو کے انتظامات کے سوا وہ اور کیا کر سکتی ہے۔ ہم ایک بار اس کی چڑیل نگری کی طرف روانہ ہو جائیں پھر اس کے تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے“۔ ماچو بونے نے بے فکری سے کہا۔

”صرف ہماری بات نہیں ہے ماچو بونے۔ ہمارے ساتھ عمرو عیار بھی ہو گا۔ ہمیں اسے بھی ان جادو اور طلسمات سے محفوظ رکھنا ہے“۔ گاچو بونے نے کہا۔

”عمرو عیار نے طلسماتی اور جادو سے بچنے کے لئے

جو انتظامات کئے ہیں وہ کافی ہیں۔ پھر بھی اسے کوئی مسئلہ ہوا تو ہم دونوں بھائی مل کر سنبھال لیں گے‘‘۔ ماچو بونے نے کہا تو گاچو بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں باتیں کر رہے تھے اور عمرو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا اس نے ان کی باتوں میں کوئی دخل نہیں دیا تھا۔

’’ٹھیک ہے۔ آؤ۔ ہمارا سفر بہت لمبا ہے۔ شہزادہ بدر زیادہ سے زیادہ تین روز تک شاہ راستان کے بادشاہ کے قہر سے بچ سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ شہزادہ بدر کو ایک لمحہ کے لئے بھی زندہ رہنے کا موقع نہیں دے گا۔ جیسے ہی اسے یاد آئے گا وہ شہزادہ بدر کو فوراً پھانسی پر لٹکوا دے گا یا اس کی گردن مار دے گا‘‘۔ گاچو بونے نے کہا۔

’’ٹھیک ہے چلو‘‘۔ ماچو بونے نے کہا۔

’’کیا تم ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو عمرو عیار‘‘۔ گاچو بونے نے عمرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’ہاں۔ میں تیار ہوں‘‘۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ ہم دونوں تمہیں اٹھا کر اتنی دور تو نہیں لے جا سکتے ہیں اس لئے ہم تمہیں پریوں جیسے پر لگا دیتے ہیں۔ تم ان پروں کی مدد سے اُڑو گے اور ہمارے ساتھ چلو گے‘‘۔ گاچو بونے نے کہا اور عمرو چونک پڑا۔

’’پر۔ کیا مطلب‘‘۔ عمرو نے حیرت سے کہا۔

’’جس طرح پریوں کے پر ہوتے ہیں اور وہ ان پروں کی مدد سے اُڑتی ہیں اسی طرح ہم تمہاری کمر پر لگا دیں گے۔ ان پروں کے سرے تمہارے بازوؤں کے ساتھ ملے ہوں گے جب تم بازو پھیلاؤ گے اور پروں کو حرکت دو گے تو تم بھی کسی پرندے کی طرح اُڑنا شروع کر دو گے‘‘۔ ماچو بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ تو تم مجھے پروں والا عمرو عیار بنانا چاہتے ہو‘‘۔ عمرو نے کہا۔

’’ہاں۔ سفر طویل ہے اس لئے تمہیں اُڑنے کے لئے ان پروں کی بہت ضرورت ہے‘‘۔ گاچو بونے نے جواب دیا۔

"اب تم اپنی آنکھیں بند کرو عمرو عیار۔ ہم دونوں بھائی تمہاری کمر پر ایک ایک پر لگانا چاہتے ہیں"۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اسی لمحے اسے اپنے کاندھوں پر تیز چبھن کا احساس ہوا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے کاندھوں کا گوشت پھٹ رہا ہو اور اس گوشت سے ہڈیاں سی نکل رہی ہوں۔ تکلیف کی وجہ سے عمرو کا چہرہ بگڑ گیا تھا اس نے فوراً دانتوں پر دانت جما لئے۔ اسے چند لمحے شدید تکلیف کا احساس ہوتا رہا اور ساتھ ہی اسے اپنی کمر پر دو بڑے بڑے پر پھیلتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ کچھ دیر بعد عمرو کو درد کا احساس کم ہونا شروع ہو گیا لیکن اسے اپنے دونوں کاندھے کافی بھاری بھاری سے محسوس ہو رہے تھے۔

"اب تم آنکھیں کھول سکتے ہو عمرو عیار"۔ گاچو بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اسے اپنے عقب میں سنہری رنگ کے پھیلے ہوئے بڑے بڑے پر دکھائی دیئے۔ پر بے حد چمکیلے تھے اور ان سے سنہری

کرنیں سی پھوٹ رہی تھیں۔ عمرو نے بازو ہلائے تو اس کے پر بھی حرکت کرنے لگے۔

"اوہ۔ یہ سنہری پر میرے ہیں"۔ عمرو نے پر ہلاتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب ان پروں سے تم پرندوں کی طرح آسمان پر اُڑ سکتے ہو"۔ گاچو بونے نے جواباً مسکرا کر کہا تو عمرو کا چہرہ مسرت سے سرخ ہو گیا جیسے واقعی اسے اپنی کمر پر پَر دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی ہو۔

"کیا یہ پَر ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ پَر اس وقت تک تمہارے ساتھ رہیں گے جب تک تم چڑیل نگری میں نہیں پہنچ جاتے اور وہاں سے واپس نہیں آ جاتے۔ اس مہم کے ختم ہوتے ہی تمہاری کمر سے پَر غائب ہو جائیں گے"۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اب چلو"۔ گاچو بونے نے کہا اور وہ اپنے ننھے ننھے پر مارتا ہوا تیزی سے ہوا میں بلند ہو گیا۔ اسے ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر ماچو بونے نے بھی اپنے پر

پھیلائے اور وہ بھی اُڑتا ہوا فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

"آؤ عمرو عیار۔ اب کیا سوچ رہے ہو"۔ گاچو بونے نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے دونوں بازو زور زور سے ہلانے شروع کر دیئے۔ جیسے ہی اس نے پَر مارنے شروع کئے اس کا جسم ہلکا پھلکا سا ہو کر ہوا میں اٹھتا چلا گیا۔ خود کو پروں کی مدد سے ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر عمرو کو بے حد خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ آسمان کی بلندیوں پر طلسمی قالین، اُڑنے والے جوتوں اور دوسری طلسماتی چیزوں سے کئی بار سفر کر چکا تھا لیکن یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ اس کی کمر پر پرندوں جیسے پَر اگ آئے تھے اور وہ ان پروں کی مدد سے ہوا میں بلند ہو رہا تھا۔ اس وقت عمرو عیار کو یہی لگ رہا تھا جیسے وہ بھی کوئی پرندہ ہو۔

اسے اُڑتا دیکھ کر بونے مڑ کر آسمان کی بلندیوں کی طرف اُڑنا شروع ہو گئے اور عمرو عیار پر مارتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے اُڑتا چلا گیا۔

چڑیل ملکہ اپنے دھواں محل کے دھویں سے بنے ہوئے ایک کمرے میں موجود ایک تخت پر بڑی شان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا تخت بھی سیاہ رنگ کے دھویں کا تھا۔ جو نیچے موجود دھویں کی زمین سے کافی اوپر اٹھا ہوا تھا اور کسی جھولے کی طرح ہلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

کمرے کی دیواریں، چھت اور وہاں موجود ہر چیز دھویں کی ہی بنی ہوئی تھی۔ چڑیل ملکہ دھویں کے تخت پر بیٹھی کسی گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی کہ اچانک اسے کمرے کے باہر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ چیختی ہوئی آواز سن کر چڑیل ملکہ بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ تو ماساکی کی آواز معلوم ہو رہی ہے"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"ہاں ملکہ میں ماساکی ہوں۔ آپ کی کنیز"۔ باہر سے وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ماساکی۔ آؤ۔ اندر آؤ"۔ چڑیل ملکہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور آواز دے کر اسے اندر آنے کا حکم دیا۔ اسی لمحے تیز زناٹے دار آواز سنائی دی اور دھویں کی ہی ایک لکیر تیزی سے اندر آتی دکھائی دی۔ دھواں چڑیل ملکہ کے سامنے آ کر ایک جگہ رکا اور تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا دوسرے لمحے اس دھویں نے اچانک سیاہ رنگ کی ایک بھیانک اور انتہائی ڈراونی چڑیل کا روپ دھار لیا۔

چڑیل کا رنگ انتہائی سیاہ تھا اس کے آدھے چہرے پر گوشت تھا اور آدھے چہرے پر ابھری ہوئی ہڈیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ اسی طرح سے اس کی ایک آنکھ نظر آ رہی تھی اور دوسری آنکھ میں ایک گہرا گڑھا دکھائی دے رہا تھا۔

اس بھیانک چڑیل نے سیاہ رنگ کا لبادے نما

لباس پہن رکھا تھا اور اس کے سر کے بال انتہائی سفید تھے جو سرکنڈوں کی طرح کھڑے تھے۔

"کیا بات ہے ماساکی۔ کیوں آئی ہو یہاں۔ میں نے تمہیں چڑیل نگری کے باہر کی حفاظت کی ذمہ داری دے رکھی ہے اور میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں تم چڑیل نگری میں نہ آنا"۔ چڑیل ملکہ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں ملکہ۔ تم نے مجھے چڑیل نگری کی حفاظت پر مامور کر رکھا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ جب تم مجھے بلاؤ تب ہی میں چڑیل نگری میں آؤں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تم نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر چڑیل نگری کی طرف کوئی خطرہ آتا دکھائی دے تو اس کے بارے میں، میں یہاں خود بھی آ کر تمہیں اس خطرے کے بارے میں بتا سکتی ہوں"۔ ماساکی نامی چڑیل نے کہا۔

"خطرہ۔ کیا مطلب۔ چڑیل نگری کی طرف کون سا خطرہ آ رہا ہے"۔ چڑیل ملکہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے چڑیل نگری کی طرف ایک آدم زاد کا خطرہ آتا ہوا محسوس ہو رہا ہے ملکہ"۔ ماساکی نے کہا تو چڑیل ملکہ ایک بار پھر چونک پڑی۔

"آدم زاد کا خطرہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو ماساکی۔ چڑیل نگری کی طرف کوئی آدم زاد کیسے آ سکتا ہے۔ میں نے چڑیل نگری جنوں، دیووں اور جادوگروں سے چھپائے رکھنے کے لئے آسمان میں موجود سیاہ بادلوں میں بنا رکھی ہے۔ یہ چڑیل نگری کہاں ہے اس کے بارے میں نہ تو کوئی جن جان سکتا ہے اور نہ کوئی دیو پھر آدم زاد۔ کسی آدم زاد کو چڑیل نگری کا پتہ کیسے چل سکتا ہے اور وہ یہاں آسمان پر کیسے آ سکتا ہے"۔ چڑیل ملکہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ میں نہیں جانتی ملکہ۔ مجھے تو ایک آدم زاد کی بو محسوس ہو رہی ہے جو بہت بڑا خطرہ بن کر چڑیل نگری کی طرف آتا محسوس ہو رہا ہے۔ میں نے اپنی طاقتوں سے معلوم کیا ہے۔ اس آدم زاد کا نام عمرو عیار ہے۔ وہ خود کو برق تپاں، موت جادوگراں کہتا ہے اور اس کے بارے میں میری جادو کی طاقتوں نے

مجھے بتایا ہے کہ اگر وہ چڑیل نگری میں داخل ہو گیا تو پھر وہ یہاں خوفناک تباہی پھیلا دے گا۔ وہ نہ صرف چڑیل نگری کو تباہ کر دے گا بلکہ وہ تمہیں بھی فنا کر دے گا اس کے علاوہ جادو کی طاقتوں سے مجھے اس بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ اس آدم زاد عمرو عیار کے پاس ایسی خوفناک طاقتیں ہیں جن کا ہم تو کیا چڑیل نگری کی کوئی چڑیل بھی مقابلہ نہیں کر سکتی ہے اور وہ آدم زاد یہاں آ کر ہم سب کو ختم کر سکتا ہے"۔ ماساکی نے کہا اور چڑیل ملکہ حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگی جیسے اسے ماساکی چڑیل کی باتوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"کیا وہ آدم زاد کوئی جادوگر ہے"۔ چڑیل ملکہ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ جادوگر نہیں ہے۔ اس کا تعلق اندھیروں کی دنیا سے نہیں بلکہ روشنی کی دنیا سے ہے۔ ایسی روشنی کی دنیا سے جو اندھیروں کو ختم کر سکتی ہے"۔ ماساکی نے جواب دیا تو چڑیل ملکہ کا چہرہ غصے سے سیاہ ہو گیا اور وہ ماساکی کی جانب غضبناک نظروں

سے دیکھنے لگی۔

''تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ماساکی۔ دنیا میں ایسا طاقتور انسان کہاں سے آ گیا جو ہماری چڑیل نگری میں آ سکے اور یہاں تباہی مچا سکے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ بہت بڑی غلط فہمی۔ ہونہہ۔ ایک معمولی آدم زاد جو جادو بھی نہیں جانتا اور وہ یہاں میرے آسمان محل کی جانب آ رہا ہے اور وہ میرے دھواں محل میں داخل ہو کر مجھے اور میری چڑیل نگری کو ختم کر دے گا۔ یہ ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

''مجھے جس بات کا احساس ہوا تھا میں نے اس کے بارے میں تمہیں آگاہ کر دیا ہے چڑیل ملکہ۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم میری بات کا یقین کرو یا نہ کرو''۔ ماساکی نے کہا۔

''کیا تم نے اس عمرو عیار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کیا اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ مجھ سے اور میری چڑیل نگری کی چڑیلوں سے مقابلہ کر سکے''۔ چڑیل ملکہ نے پوچھا۔

''نہیں ابھی میں نے اسے نہیں دیکھا ہے۔ لیکن میری جادو کی طاقتیں بتا رہی ہیں کہ دیکھنے میں وہ ایک بوڑھا اور انتہائی دُبلا پتلا سا انسان دکھائی دیتا ہے جسے ایک پھونک مار کر بھی اُڑا کر دور پھینکا جا سکتا ہے لیکن اس بوڑھے اور دُبلے پتلے انسان میں اتنی خوبیاں موجود ہیں کہ وہ اپنی عیاری، چالاکی اور دھوکے سے بڑے بڑے جادوگروں، جادوگرنیوں کے ساتھ ساتھ جنوں اور دیوؤں کو بھی شکست دے سکتا ہے۔ میری جادو کی طاقتوں نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ عمرو عیار اب تک سینکڑوں طاقتور جادوگروں، جادوگرنیوں اور جنوں دیوؤں کے ساتھ ساتھ شیطانی ذریتوں کا بھی خاتمہ کر چکا ہے جن میں بدروحیں بھی تھیں اور ہم جیسی چڑیلیں بھی''۔ ماساکی نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ کیا کوئی آدم زاد اتنا طاقتور ہو سکتا ہے کہ وہ جادو بھی نہ جانتا ہو اور جادوگروں کے ساتھ ساتھ جنوں دیوؤں اور چڑیلوں کا بھی مقابلہ کر سکے''۔ چڑیل ملکہ نے اس بار حقیقتاً پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میری جادو کی طاقتوں نے عمرو عیار کے بارے میں جو بتایا ہے اس سے تو مجھے ایسا ہی لگتا ہے کہ عمرو عیار کوئی عام انسان نہیں ہے۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا عیار اور خطرناک ترین انسان ہے"۔ ماساکی نے جواب دیا۔

"لیکن وہ یہاں کیوں آ رہا ہے اور اسے ہماری چڑیل نگری کا کیسے علم ہوا ہے"۔ چڑیل ملکہ نے پوچھا۔

"میری جادو کی طاقتوں نے مجھے بتایا ہے کہ عمرو عیار یہاں سے کسی آدم زاد لڑکی کو تم سے آزاد کرانے کے لئے آ رہا ہے جسے تم آدم زادوں کی دنیا سے اٹھا کر لائی ہو"۔ ماساکی نے کہا اور چڑیل ملکہ بری طرح سے چونک پڑی۔

"تمہارا مطلب ہے شہزادی گلاب"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"مجھے اس لڑکی کا نام معلوم نہیں ہے لیکن میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ تم ایک آدم زاد لڑکی کو یہاں لائی ہو"۔ ماساکی نے کہا۔

"اوہ۔ شہزادی گلاب کو تو میں اپنے آقا کے حکم سے یہاں لائی ہوں۔ اسے میں یہاں کچھ دن رکھوں گی پھر اسے اپنے آقا کے پاس پہنچا دوں گی"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"تب تک آدم زاد عمرو عیار یہاں پہنچ جائے گا اور وہ تم سے اس آدم زاد لڑکی کو چھڑا کر لے جائے گا۔ ساتھ ساتھ وہ تمہارا اور تمہاری ساری چڑیل نگری کا بھی خاتمہ کر دے گا"۔ ماساکی نے کہا تو چڑیل ملکہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس آدم زاد کو روکو ماساکی۔ تم ایک طاقتور اور انتہائی خونخوار چڑیل ہو۔ تمہارے ساتھ ساتھ چڑیل نگری کی حفاظت پر سو اور چڑیلیں مامور ہیں جو سب انتہائی طاقتور اور خونخوار ہیں۔ کیا تم سب مل کر بھی اس آدم زاد کو چڑیل نگری میں داخل ہونے سے نہیں روک سکو گی"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"ہم کوشش کریں گی چڑیل ملکہ لیکن اگر اس آدم زاد نے ہم پر حملہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ ہم بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ اس کا

تعلق روشنی کی دنیا سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سی روحانی طاقتیں بھی ہیں وہ کون سی روحانی طاقتیں ہیں جب تک ہمیں اس کا پتہ نہیں چل جاتا شاید ہم سب چڑیلیں بھی مل کر اس کا راستہ نہ روک سکیں"۔ ماساکی نے جواب دیا۔

"تو پھر تم بتاؤ۔ عمرو عیار نامی آدم زاد کو چڑیل نگری میں داخل ہونے سے کیسے روکا جا سکتا ہے"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں چڑیل نگری کے حفاظتی انتظامات اور سخت کرنے ہوں گے۔ تم چڑیل نگری کے تمام داخلی اور خارجی راستے بند کر دو تاکہ نہ کوئی چڑیل نگری میں داخل ہو اور نہ چڑیل نگر سے کوئی باہر جا سکے۔ ہم چڑیل نگری سے باہر رہ کر چڑیل نگری کی حفاظت کریں گی اور عمرو عیار کے آنے پر ہم اس کا مقابلہ بھی کریں گی۔ تم ہمارے ساتھ ساتھ اگر باہر چند جادو کے طلسم بھی قائم کر دو تو زیادہ بہتر رہے گا۔ عمرو عیار کو جادو اور طلسمات سے ہی آگے بڑھنے سے روکا جا سکتا ہے"۔ ماساکی نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی باہر جا کر خوفناک طلسمات قائم کر دیتی ہوں۔ ان طلسمات سے عمرو عیار کسی بھی صورت میں نہیں گزر سکے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں چڑیل نگری کے تمام داخلی اور خارجی راستے بھی بند کرا دیتی ہوں۔ جب تمام راستے بند ہو جائیں گے تو عمرو عیار تو کیا دنیا کی کوئی طاقت چڑیل نگری میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ عمرو عیار لاکھ سر پٹکتا رہے وہ کسی بھی صورت میں مجھ تک اور شہزادی گلاب تک نہیں پہنچ سکے گا۔ تم اپنی پوری طاقت لگا دینا اسے یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے"۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ہم عمرو عیار پر موت بن کر جھپٹیں گی اور اس وقت تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی جب تک کہ ہم اس کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیں"۔ ماساکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں ابھی کچھ دیر تک باہر آتی ہوں اور طلسم قائم کر دیتی ہوں"۔ چڑیل ملکہ نے کہا تو ماساکی نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ دھواں

بن گئی اور پھر وہ دھواں بنی لہراتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

"مجھے اپنی چڑیل نگری کے لئے سخت سے سخت طلسمات قائم کرنے ہوں گے۔ ماساکی نے عمرو عیار کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس سے تو میں بھی پریشان ہو گئی ہوں۔ اگر عمرو عیار واقعی طاقتور جادوگروں، جادوگرنیوں اور جنوں دیوؤں کے ساتھ ساتھ شیطانی ذریات اور چڑیلوں کو ہلاک کر چکا ہے تو وہ واقعی ہمارے لئے بھی خطرہ بن سکتا ہے اور اس خطرے سے بچنے کا یہی حل ہے کہ اسے کسی بھی صورت میں چڑیل نگری میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور اسے چڑیل نگری سے باہر ہی ختم کر دیا جائے"۔ چڑیل ملکہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے غصے اور پریشانی کے عالم میں سوچتی رہی پھر وہ چڑیل نگری کے باہر خوفناک طلسمات قائم کرنے کے لئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

عمرو عیار سنہری رنگ کے بڑے بڑے پَر پھیلائے کسی پرندے کی طرح آسمان کی بلندیوں کی جانب اُڑا چلا جا رہا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر گاچو اور ماچو بونے بھی پَر مارتے ہوئے اُڑ رہے تھے۔

انہیں مسلسل اُڑتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ وہ دونوں ایک سیدھ میں اُڑتے ہوئے اوپر جا رہے تھے اور عمرو بھی ظاہر ہے ان کے پیچھے اُڑتا ہوا مسلسل آسمان کی طرف جا رہا تھا۔

شروع شروع میں عمرو کو پر مارنے میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کے بازو پَر مارتے مارتے شل ہو گئے تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ ان پروں کا عادی ہوتا چلا گیا اور اب اسے نہ تھکاوٹ کا احساس ہو رہا

تھا اور نہ ہی اسے پر مارنے میں کوئی تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔

"تم مجھے مسلسل آسمان کی بلندیوں کی طرف لے جا رہے ہو۔ کیا چڑیل ملکہ کی چڑیل نگری آسمان میں بنی ہوئی ہے"۔ عمرو نے آگے اُڑتے ہوئے گاچو اور ماچو بونے سے مخاطب ہو کر اونچی آواز میں پوچھا۔ اس کی آواز سن کر دونوں بونوں نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

"کیوں۔ تم اُڑتے اُڑتے تھک گئے ہو"۔ گاچو بونے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے تھکاوٹ کا احساس نہیں ہو رہا ہے۔ لیکن تم جس طرح آسمان کی طرف ایک سیدھ میں اُڑتے جا رہے ہو اس سے میں حیران ضرور ہو رہا ہوں۔ میں پہلے بھی کئی بار آسمانوں کی سیر کر چکا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ بادل آسمان کی مخصوص بلندیوں تک ہوتے ہیں اور یہ بلندی اتنی نہیں ہوتی کہ ہم آسمان تک پہنچ جائیں"۔ عمرو نے کہا تو دونوں بونے مسکرا دیئے۔

"آسمان کی مخصوص بلندی تک عام بادل ہوتے ہیں عمرو عیار۔ ہم تمہیں ان بادلوں میں لے جا رہے ہیں جو جادو کے بادل ہیں اور چڑیل ملکہ نے جادو کے بادلوں میں ہی اپنی چڑیل نگری بنائی ہوئی ہے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"اتنی بلندی پر۔ کیا اس نے آسمان پر اپنی چڑیل نگری بنائی ہوئی ہے"۔ عمرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ خود کو زمین کے جادوگروں، جنوں اور دیوؤں سے محفوظ رکھنا چاہتی تھی اس لئے اس نے زمین سے بہت بلندی پر اپنی چڑیل نگری بنائی تھی تاکہ کوئی اس تک پہنچ سکے اور نہ اس کی چڑیل نگری کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے"۔ گاچو بونے نے جواب دیا۔

"کیا چڑیل ملکہ جادوگرنی بھی ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ عام جادوگرنیوں سے کہیں زیادہ طاقتور اور خوفناک جادوگرنی ہے۔ اسی لئے تو ہم تمہارے ساتھ آئے ہیں اور تمہیں تمام حفاظتی انتظامات کرنے کا کہا تھا"۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے بے اختیار

ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب ہم کب تک چڑیل نگری میں پہنچیں گے"۔ عمرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد دوبارہ پوچھا۔

"بس اب کچھ ہی دیر کی بات ہے وہ تم آسمان پر سیاہ رنگ کا ایک نقطہ دیکھ رہے ہو"۔ گاچو بونے نے دور آسمان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ عمرو نے اس طرف دیکھا تو اسے دور ایک سیاہ رنگ کا نقطہ سا دکھائی دیا جو بالکل مٹر کے دانے جتنا بڑا دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ تو کوئی آسمانی چٹان معلوم ہوتی ہے اور یہ تو ابھی کافی دور ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"یہ آسمانی چٹان نہیں۔ سیاہ دھویں کے بادل ہیں جس میں چڑیل نگری چھپی ہوئی ہے"۔ گاچو بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ زمین کے مدار سے بہت دور ہے عمرو عیار۔ ہمیں اس دھواں وادی تک پہنچنے میں ابھی کافی وقت لگے گا۔ تم گھبراؤ نہیں ہم دونوں بھائی تمہارے ساتھ ہیں۔ ہمارے ہوتے ہوئے تمہیں یہاں کوئی نقصان

نہیں ہو گا۔ ہاں اگر تمہیں بھوک پیاس لگ رہی ہے تو بتا دو۔ ہم تمہارے کھانے پینے کا بھی انتظام کر سکتے ہیں"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"یہاں اتنی دور تم بھلا میرے کھانے پینے کا کیا انتظام کر سکتے ہو"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ تم ہم پر چھوڑو۔ تم بتاؤ۔ تمہیں بھوک پیاس لگی ہے یا نہیں"۔ ماچو بونے نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ مسلسل اُڑتے رہنے سے مجھے تھکاوٹ تو محسوس نہیں ہو رہی ہے لیکن اب مجھے بھوک بھی لگ رہی ہے اور پیاس بھی"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"منہ کھولو اپنا"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"منہ کھولوں۔ کیوں"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کھولو تو سہی"۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے منہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے منہ کھولا اسی لمحے ماچو بونے نے اپنے لباس کی جیب سے کوئی چیز نکال کر عمرو کی جانب پھینک دی جو سیدھی عمرو کے کھلے ہوئے

منہ میں آ گری۔

"میں نے تمہارے منہ میں سرخ زیرہ ڈال دیا ہے۔ اسے چبا جاؤ"۔ ماچو بونے نے کہا اور عمرو حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔ اس نے منہ چلایا تو اسے واقعی ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ایک معمولی زیرہ چبا رہا ہو۔

"زیرہ۔ اس زیرے سے میرا کیا ہو گا"۔ عمرو نے منہ چلاتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے نگلو۔ پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ اس سے کیا ہوتا ہے"۔ ماچو بونے نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو برے برے منہ بناتے ہوئے زیرہ نگل گیا زیرے کا ذائقہ قدرے ترش تھا لیکن جیسے ہی عمرو نے اسے حلق کے نیچے اتارا اچانک اسے اپنے جسم میں بے پناہ توانائی اور طاقت سی بھرتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ اسے یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے اس نے پیٹ بھر کر کھانا بھی کھا لیا ہو اور پانی کی پوری مٹکی بھی پی لی ہو۔ وہ واقعی ایک چھوٹے سے زیرے سے سیر ہو گیا تھا۔

"حیرت ہے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے زیرہ نہیں بلکہ سالم بکرا نگل لیا ہو اور مٹکا بھر کر پانی پی لیا ہو۔ کیسا زیرہ تھا یہ"۔ عمرو نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"یہ پرستان کے ایک مخصوص کھیت میں پیدا ہونے والا زیرہ ہے عمرو عیار۔ اس زیرے میں یہی خاصیت ہے کہ اسے کھانے والے کی نہ صرف بھوک ختم ہو جاتی ہے بلکہ اس کی پیاس بھی بجھ جاتی ہے اور جو توانائی تم کھانے اور پینے سے حاصل کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ توانائی اس زیرے سے جسم میں پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نے تمہیں پرستان کے اسی کھیت کا سرخ زیرہ کھلایا ہے۔ اب تم ایک ہفتے تک نہ کچھ کھاؤ اور نہ کچھ پیو تو بھی تم اسی طرح سے ہشاش بشاش رہو گے نہ تمہیں بھوک کا احساس ہو گا اور نہ پیاس کا اور نہ ہی تمہارے جسم کی توانائی کم ہو گی"۔ گاچو بونے نے کہا اور اس قدر خصوصیات کے حامل سرخ زیرے کی بات سن کر عمرو عیار واقعی حیران رہ گیا تھا۔ وہ اکثر پرستان جاتا رہتا تھا اور پرستان کی شاید ہی ایسی

کوئی ریاست ہو جہاں وہ نہ گیا ہو لیکن اس نے کسی ریاست میں کھیت کے ایسے سرخ زیرے کا نام نہیں سنا تھا جو اسے ماچو بونے نے کھلایا تھا۔

''ہاں۔ واقعی میں تو سیر ہو گیا ہوں۔ اس معمولی سے زیرے نے میری بھوک پیاس ختم کر دی ہے اور مجھے اپنے جسم میں بے پناہ طاقت سی بھرتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''تو پھر اپنے اُڑنے کی رفتار اور تیز کر دو تاکہ ہم جلد سے جلد چڑیل نگری پہنچ سکیں''۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر زور زور سے پر مارنے شروع کر دیئے۔ تیز تیز پر مارنے کی وجہ سے اس کی رفتار کافی تیز ہو گئی تھی اور وہ جوں جوں بلندی کی طرف جا رہا تھا سیاہ رنگ کا وہ نقطہ بڑا ہوتا جا رہا تھا جس کے بارے میں بونوں نے بتایا تھا کہ وہ جادو کے سیاہ بادل ہیں اور ان بادلوں میں چڑیل ملکہ نے چڑیل نگری بسا رکھی ہے۔

ابھی انہیں اُڑتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک ماچو بونے کی رفتار سُست ہونا شروع ہو

گئی اور پھر وہ اُڑتے اُڑتے رک گیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور قدرے خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے اور وہ مسلسل اس سیاہ نقطے کی جانب دیکھ رہا تھا جو اب ایک بڑی چٹان جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ آگے مت جاؤ''۔ ماچو بونے نے گاچو بونے اور عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بھی فضا میں رک گئے۔

''کیا بات ہے ماچو بونے۔ تم اس قدر پریشان کیوں ہو''۔ گاچو بونے نے پلٹ کر اس کی طرف آتے ہوئے کہا جو اس سے خاصا آگے نکل گیا تھا۔

''چڑیل ملکہ نے چڑیل نگری کی حفاظت کے لئے سخت انتظامات کرنا شروع کر دیئے ہیں گاچو بونے۔ اس نے عمرو عیار کو چڑیل نگری میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے اپنی ساری طاقت لگا دی ہے۔ چڑیل نگری سے باہر سو سیاہ چڑیلیں موجود ہیں جو جادو جانتی ہیں۔ ہم اگر اسی طرح آگے بڑھتے گئے تو سیاہ چڑیلیں فوراً نیچے آ جائیں گی۔ وہ ہمیں تو نہیں دیکھ

سکیں گی لیکن عمرو عیار ان کی نظروں سے نہیں چھپ سکے گا چاہے یہ اپنے کاندھوں پر سلیمانی چادر ہی کیوں نہ ڈال لے۔ وہ نیچے آ کر عمرو عیار پر حملہ کر سکتی ہیں اور عمرو عیار کے ٹکڑے اُڑا سکتی ہیں‘‘۔ ماچو بونے نے کہا اور اس کی بات سن کر گاچو بونے کے ساتھ ساتھ عمرو عیار بھی پریشان ہو گیا۔ عمرو عیار یہ سن کر پریشان ہوا تھا کہ وہ سلیمانی چادر اوڑھنے کے باوجود سیاہ چڑیلوں کی نظروں سے نہیں چھپ سکے گا اور سیاہ چڑیلیں اس پر حملہ کر کے اس کے ٹکڑے اُڑا سکتی ہیں۔

’’اوہ۔ اور وہ طلسمات کیا ہیں جو چڑیل ملکہ نے چڑیل نگری کو بچانے کے لئے قائم کئے ہیں‘‘۔ گاچو بونے نے بھی پریشان ہو کر پوچھا۔

’’چڑیل ملکہ نے ایک تو چڑیل نگری کے تمام داخلی اور خارجی راستے بند کر دیئے ہیں اور اس نے عمرو عیار کو چڑیل نگری میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے دو طلسمات قائم کئے ہیں جو بے حد طاقتور اور خوفناک ہیں۔ ایک طلسم میں اس نے ہر طرف آگ

ہی آگ بھر دی ہے جو جہنم کی آگ سے بھی تیز اور خوفناک ہے۔ اس آگ سے اب خود چڑیل ملکہ بھی نہیں گزر سکتی ہے۔ چڑیل نگری سے باہر آنے کے لئے اسے بھی اس آگ کو بجھانا ہو گا ورنہ وہ خود بھی اپنی لگائی ہوئی جہنمی آگ میں جل کر بھسم ہو جائے گی اور دوسرا طلسم اس نے مردہ کالے بندروں کا قائم کیا ہے۔ جو ہزاروں کی تعداد میں چڑیل نگری کے ہر طرف اُڑتے پھر رہے ہیں۔ ان کے پاس سیاہ بچھوؤں کے زہروں سے بجھے ہوئے تیر ہیں جو انہوں نے کمانوں پر چڑھا رکھے ہیں۔ عمرو جیسے ہی اس طرف جائے گا وہ اس پر ہر طرف سے تیر برسانا شروع کر دیں گے اور اگر عمرو عیار کو ان مردہ کالے بندروں کا ایک بھی تیر لگ گیا تو یہ ایک لمحے میں ہلاک ہو جائے گا۔ ہم بھی عمرو عیار کی کوئی مدد نہیں کر سکیں گے‘‘۔ ماچو بونے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ پھر اب کیا کریں۔ عمرو عیار جب تک چڑیل نگری میں داخل نہیں ہو گا اس وقت تک یہ چڑیل ملکہ کو کیسے ہلاک کر سکتا ہے‘‘۔ گاچو بونے نے

پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔ سب سے پہلے عمرو عیار پر سیاہ چڑیلیں حملہ کریں گی۔ ہمیں ان سے عمرو عیار کو بچانا ہو گا۔ اس کے بعد عمرو کا سامنا ان مُردہ کالے بندروں سے ہو گا جو اس پر ہزاروں لاکھوں تیروں کی بارش کر سکتے ہیں اور اگر عمرو عیار ان زہریلے تیروں سے بچ گیا تو اسے آگ کے ایک بہت بڑے الاؤ سے گزرنا پڑے گا۔ آگ کا الاؤ بے حد خوفناک اور طاقتور ہے جس میں داخل ہوتے ہی یہ ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو سکتا ہے یہاں تک کہ اگر ہم دونوں بھی آگ کے اس الاؤ میں جانے کی کوشش کریں گے تو ہم بھی شاید ہی اس آگ سے خود کو بچا سکیں"۔ ماچو بونا کہتا چلا گیا۔

"اگر ہم اس آگ سے گزر جائیں اور عمرو عیار کو بھی بچا لیں تو ہم چڑیل نگری میں کیسے داخل ہوں گے۔ تم بتا رہے ہو کہ چڑیل ملکہ نے چڑیل نگری کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں۔ نہ کوئی چڑیل نگری میں جا سکتا ہے اور نہ کوئی چڑیل نگری سے باہر آ سکتا

ہے"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"ہاں۔ چڑیل ملکہ نے عمرو عیار سے خود کو اور اپنی چڑیل نگری کو محفوظ کرنے کے لئے واقعی انتہائی سخت اور خوفناک انتظامات کئے ہیں"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"تو کیا تم ان انتظامات کو ختم نہیں کر سکتے۔ تم دونوں نے تو کہا تھا کہ تم اس معاملے میں میری مدد کرو گے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہم اپنی پوری کوشش کریں گے عمرو عیار۔ لیکن چڑیل ملکہ اس قدر سخت انتظامات کرے گی اس کا ہمیں پہلے سے علم نہیں تھا"۔ ماچو بونے نے کہا تو عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر اب بتاؤ کیا کرنا ہے۔ ہم سیاہ چڑیلوں اور ان دو طلسمات سے کیسے نپٹ سکتے ہیں اور اگر چڑیل نگری کے تمام راستے بند ہو گئے ہیں تو پھر ہم چڑیل نگری میں داخل کیسے ہوں گے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہمیں کرنا ہی پڑے گا۔ ہم اتنا لمبا سفر کر کے کیوں آئے ہیں۔ اب ایسے تو واپس نہیں جائیں گے۔ کیوں گاچو بھائی"۔ ماچو بونے نے کہا۔

”ہاں۔ کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا“۔ گاچو بونے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”لیکن کرو گے کیا۔ کیا ان مصیبتوں سے نپٹنے کے لئے تمہارے پاس کوئی حل ہے“۔ عمرو نے پوچھا۔

”حل ہوتے نہیں ڈھونڈنے پڑتے ہیں عمرو عیار اور ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے بس سوچ کے گھوڑے دوڑانے پڑتے ہیں تو وہ گھوڑا مسئلے کے حل کے قریب ضرور پہنچا دیتا ہے“۔ ماچو بونے نے کہا۔

”تو دوڑاؤ پھر اپنے سوچ کے گھوڑے۔ مجھے کیا کہہ رہے ہو“۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

”تم بھی سوچو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے گھوڑوں سے پہلے تمہاری سوچ کا کوئی گھوڑا مسئلے کے حل تک پہنچ جائے“۔ گاچو بونے نے کہا اور عمرو اسے گھور کر رہ گیا۔

”مجھے ایک بار سیاہ چڑیلوں کے حلیئے ان کی طاقتوں اور ان کے پاس موجود جادو کے ہتھیاروں کے بارے میں بتاؤ اور چڑیل ملکہ نے جو طلسمات قائم کئے ہیں ان کی دوبارہ تفصیل بتاؤ۔ اس کے علاوہ مجھے ان

راستوں کے بارے میں بھی بتاؤ جو چڑیل نگری میں جاتے ہیں۔ چاہے وہ اب بند ہو چکے ہیں لیکن ان راستوں کا کوئی نشان تو ہو گا۔ اگر تمہیں ان نشانوں کے بارے میں کچھ بھی معلوم ہے تو مجھے تفصیل سے بتا دو“۔ عمرو نے کہا تو دونوں بونے فضا میں تیرتے ہوئے اس کے نزدیک آ گئے اور پھر ماچو بونا اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کرنا شروع ہو گیا۔

عمرو عیار غور سے اس کی ایک ایک بات سن رہا تھا اور اس کی بتائی ہوئی تمام باتوں کو ذہن نشین کرتا جا رہا تھا۔

”ہونہہ۔ چڑیل ملکہ نے انتظامات تو واقعی بے حد سخت اور انتہائی خوفناک کئے ہیں لیکن میں بھی عمرو عیار ہوں۔ برق تپاں اور موت جادوگراں۔ مجھے خود تک پہنچنے سے روکنے کے لئے چڑیل ملکہ کچھ بھی کر لے مگر میں اس تک پہنچ جاؤں گا“۔ عمرو نے گردن اکڑا کر کہا جیسے اسے چڑیل ملکہ تک پہنچنے کا کوئی آسان سا راستہ مل گیا ہو۔

”کیا مطلب۔ اس قدر خوفناک طلسماتی حفاظتی

انتظامات کے باوجود تم چڑیل ملکہ تک پہنچ جاؤ گے۔ وہ کیسے"۔ اس بار ماچو بونے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر گاچو بونا بھی حیرانی سے عمرو کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"یہ تم سب مجھ پر چھوڑ دو"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم کرو گے کیا۔ سب سے پہلے سیاہ چڑیلیں یہاں آئیں گی وہ تمہارے ساتھ ساتھ ہم پر بھی جادو کے وار کریں گی۔ ہم ان کے وار روک سکتے ہیں۔ تم بھلا ان کے جادو کے وار کیسے روکو گے"۔ گاچو بونے نے کہا اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"تم بونے ہو۔ تمہیں میری مدد کے لئے سو رنگ پری نے بھیجا ہے۔ تم میری جتنی مدد کر سکتے ہو کرنا باقی سب میں دیکھ لوں گا"۔ عمرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم کرو گے کیا"۔ ماچو بونے نے پوچھا۔

"جو بھی کروں گا تمہارے سامنے کروں گا اور دیکھ لینا میں نہ صرف چڑیل نگری ختم کر دوں گا بلکہ چڑیل

ملکہ کو بھی اس کے انجام تک پہنچا دوں گا"۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا اور دونوں بونے حیرت سے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ عمرو تنہا ان تمام طلسمات کا مقابلہ کیسے کرے گا اور وہ کس طرح سے ہر طرف سے بند چڑیل نگری میں داخل ہو گا۔

"آؤ میرے ساتھ اور دیکھنا میں کیا کرتا ہوں"۔ عمرو نے کہا اور اس سے پہلے کہ دونوں بونے اس سے کچھ پوچھتے عمرو پر مارتا ہوا ان کے قریب سے گزر کر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"لگتا ہے عمرو عیار کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ یہ جان بوجھ کر موت کے منہ میں جا رہا ہے"۔ ماچو بونے نے منہ بنا کر کہا۔

"جو بھی ہے ہمیں اس کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے۔ سو رنگ پری نے ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی اس کا ساتھ چھوڑنے سے منع کیا تھا ہمیں سائے سے بھی زیادہ اس کے قریب رہنے کا حکم دیا تھا اور ہمیں ہر حال میں سو رنگ پری کے حکم کی تعمیل کرنی ہے"۔ گاچو

یونے نے کہا تو ماچو بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں پلٹے اور انہوں نے بھی تیزی سے عمرو کی جانب اُڑنا شروع کر دیا۔

ابھی عمرو عیار تھوڑا ہی بلند ہوا ہو گا کہ اچانک اسے آسمان سے سیاہ رنگ کے بے شمار دھبے اپنی طرف بڑھتے دکھائی دیئے۔

"یہ سیاہ چڑیلیں ہیں عمرو عیار۔ ان سب نے تمہیں دیکھ لیا ہے"۔ ماچو بونے نے چیختے ہوئے کہا۔ عمرو نے اس کی آواز سن لی تھی لیکن وہ رکے بغیر تیزی سے اوپر کی جانب بڑھتا جا رہا تھا جس تیزی سے وہ اوپر جا رہا تھا سیاہ دھبے جو سیاہ چڑیلیں تھیں اسی تیزی سے نیچے آتی جا رہی تھیں۔

ماحول اچانک تیز اور انتہائی بھیانک چیخوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ سیاہ چڑیلیں جو بے حد لمبی لمبی اور خوفناک تھیں ہاتھوں میں تلواریں، نیزے اور گرز لئے خوفناک آوازوں میں چیختی ہوئیں عمرو عیار کی جانب بڑھی آ رہی تھیں۔

عمرو ایک لمحے کے لئے ان بھیانک چڑیلوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا تھا لیکن اس نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا اور پھر اس نے زنبیل سے تلوارِ حیدری اور ڈھال ابراہیمیؑ نکال لی۔ انہیں صرف عمرو عیار ہی دکھائی دے رہا تھا جبکہ گاچو اور ماچو بونا ان کی نظروں سے اوجھل تھے۔

نیچے آتی ہوئی چڑیلوں نے اچانک ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے ہتھیاروں کا رخ عمرو کی جانب کر دیا۔ دوسرے لمحے ان کے ہتھیاروں کے سروں سے رنگ برنگی آگ کی لہریں نکلنی شروع ہو گئیں۔

کسی چڑیل کے ہاتھ میں موجود نیزے کے سرے سے سرخ رنگ کی آگ کی دھار نکل رہی تھی۔ کسی چڑیل کے ہاتھ میں تلوار تھی جس سے نیلے رنگ کی آگ کی دھار نکل رہی تھی اور جس چڑیل کے پاس گرز تھے ان کے سروں سے زرد رنگ کی آگ کی موٹی موٹی دھاریں نکل کر عمرو کی جانب بڑھنے لگیں۔ کچھ ہی دیر میں چڑیلیں آگ کی دھاریں برساتی ہوئیں عمرو عیار کے نزدیک آ گئیں اور وہ عمرو پر آگ پھینکنے لگیں۔ عمرو نے آگ کی ان دھاروں سے بچنے کے لئے فوراً ابراہیمی" ڈھال آگے کر دی۔ آگ کی دھاریں ڈھال ابراہیمی" سے ٹکرانے لگیں اور جیسے ہی آگ کی کوئی دھار ڈھال ابراہیمی" سے ٹکراتی اچانک آگ کی ان دھاروں کا رخ مڑ جاتا اور وہ ترچھی ہو کر دوبارہ آسمان کی جانب بلند ہو جاتیں۔ جیسے ہی آگ کی دھاروں کا رخ مڑا۔ دوسری طرف سے آنے

والی چڑیلیں ان آگ کی دھاروں کی زد میں آ گئیں اور پھر ایک حیرت انگیز بات سامنے آئی۔ آگ کی دھار جس چڑیل پر پڑتی اچانک اس کے جسم میں آگ لگ جاتی اور وہ آگ کے شعلے میں لپٹی بری طرح سے چیختی اور فضا میں ناچتی ہوئی دکھائی دیتی جیسے وہ اپنے جسم پر لگی ہوئی آگ بجھانے کی کوشش کر رہی ہو۔ لیکن آگ اس قدر تیز اور خوفناک تھی کہ جس چڑیل کو آگ لگتی تھی وہ چند ہی لمحوں میں جل کر راکھ بن جاتی اور اس کی راکھ فضا میں اُڑتی دکھائی دیتی۔

"بہت خوب عمرو عیار۔ بہت خوب۔ واقعی ڈھال ابراہیمی ہی تمہیں ان چڑیلوں سے نجات دلا سکتی ہے۔ تم انہیں اسی طرح سے جلا جلا کر راکھ بناتے رہو۔ ہم دونوں بھائی ان چڑیلوں پر دوسرے رخ سے حملہ کرتے ہیں یہ ہم سے نہیں بچ سکیں گی"۔ گاچو بونے نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ دونوں چڑیلوں کے ہتھیاروں سے نکلنی والی آگ کی دھاروں سے بچنے کے لئے دائیں بائیں چلے گئے تھے اور انہوں نے بھی ان چڑیلوں پر آگ برسانی شروع کر دی تھی۔ ان بونوں کے منہ

سے آگ نکل رہی تھی جو جس سیاہ چڑیل پر پڑتی وہ آگ کے شعلوں میں گھر جاتی تھی اور چند ہی لمحوں میں جل کر خاک ہو جاتی تھی۔

عمرو عیار خود کو چڑیلوں کے ہتھیاروں سے نکلتی ہوئی آگ کی دھاروں سے بچاتے ہوئے ان کے نزدیک پہنچ گیا تھا اور پھر جیسے ہی کوئی چڑیل اس کے نزدیک سے گزرتی عمرو عیار خود کو اس کے ہتھیار اور ہتھیار سے نکلنے والی آگ سے بچاتے ہوئے تلوارِ حیدری سے اس پر وار کر دیتا تھا۔ تلوارِ حیدری جس چڑیل کو پڑتی یا تو اس چڑیل کی گردن کٹ جاتی یا پھر اس کے دو ٹکڑے ہو جاتے تھے جو تیزی سے نیچے گرتے دکھائی دے رہے تھے۔ چڑیلیں چاروں طرف سے ہونے والے حملوں سے بری طرح سے گھبرا گئی تھیں۔ ایک طرف ان کی ساتھی چڑیلیں ان کے ہتھیاروں سے نکلنے والی آگ کا شکار بن رہی تھیں جو عمرو کے ہاتھ میں موجود ڈھال ابراہیمیؑ سے ٹکراتے ہی اپنا رخ بدل لیتی تھیں اور اس رخ پر جو بھی چڑیل ہوتی وہ آگ ان پر ہی جا پڑتی تھی۔ دوسرے عمرو عیار انہیں

تلوارِ حیدری سے مار رہا تھا اور دو اطراف سے ہونے والے حملوں کے بارے میں ان چڑیلوں کو کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ ان پر کون آگ برسا رہا ہے۔ جوں جوں چڑیلوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی تھی باقی بچ جانے والی چڑیلوں کے حملوں میں تیزی آتی جا رہی تھی اور وہ اور زیادہ غصے سے چیختی ہوئی عمرو پر حملے کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ لیکن عمرو عیار انہیں قریب آنے کا کوئی موقع نہیں دے رہا تھا جیسے ہی کوئی چڑیل اس کے نزدیک آتی عمرو پَر مارتا ہوا اس کی دوسری طرف سے نکل جاتا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر اس چڑیل پر حملہ کر دیتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیتا۔

سیاہ چڑیلوں کی تعداد سو تھی۔ عمرو اور گاچو اور ماچو بونوں نے ایک ایک کر کے ان سب کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب فضا میں ہر طرف ان چڑیلوں کے یا تو کٹے ہوئے جسم نیچے گر رہے تھے یا ان کی جلی ہوئی راکھ اڑتی پھر رہی تھی۔

"تم نے تو کمال ہی کر دیا ہے عمرو عیار۔ ہم تو

اس ڈھال ابراہیمی کے بارے میں بھول ہی گئے تھے کہ اس ڈھال سے تم اپنی حفاظت بھی کر سکتے ہو اور چڑیلوں کے وار واپس ان پر بھی پلٹ سکتے ہو"۔ گاچو بونے نے ہوا میں تیر کر عمرو کے قریب آتے ہوئے اس کی طرف تعریفانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو عمرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم عمرو عیار اور اس کی کراماتی چیزوں کے بارے میں نہیں جانتے ہو گاچو بونے۔ تم نے ان چیزوں کو صرف میری زنبیل میں جھانک کر دیکھا ہے لیکن ان چیزوں کا کس طرح اور کس موقع پر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اس کا تم دونوں میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں پتہ ہے جبکہ یہ میری زنبیل ہے اور اس زنبیل میں کون سی کراماتی چیز کب میرے کام آتی ہے اس کا مجھے بخوبی علم ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں واقعی تمہاری زنبیل کی چند چیزوں کے سوا زیادہ نہیں معلوم ہوا تھا۔ ہم اس زنبیل میں اتر کر تمہاری تمام چیزیں دیکھنا چاہتے تھے لیکن ہمیں سو رنگ پری نے منع کر دیا تھا

اس لئے ہمیں زنبیل کی چند چیزوں کا ہی پتہ چل سکا تھا اس سے زیادہ نہیں"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"میں جانتا تھا کہ سو رنگ پری نے تمہیں ایک حد تک ہی میری زنبیل میں جھانکنے کا حق دیا ہو گا اگر تمہیں میری زنبیل کی ہر چیز کا پتہ چل گیا ہوتا تو تم چڑیل ملکہ کے طلسمات کے بارے میں جان کر اتنا پریشان نہیں ہوتے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ہم ان طلسمات اور ان سیاہ چڑیلوں کی وجہ سے زیادہ ہی پریشان ہو گئے تھے کہ تم ان کے حملوں سے خود کو کیسے بچاؤ گے انہوں نے جس تیزی سے اور جس قدر خوفناک انداز میں حملہ کیا تھا اگر تمہارے پاس ڈھال ابراہیمی اور تلوارِ حیدری نہ ہوتی تو شاید تم ان میں سے کسی ایک چڑیل کا بھی خاتمہ نہ کر سکتے تھے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"اچھا چھوڑو۔ سیاہ چڑیلیں تو ختم ہو گئی ہیں۔ اب بتاؤ اب ہمارے راستے میں کون سی رکاوٹ ہے جو ہمیں چڑیل نگری میں داخل ہونے سے روک سکتی ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"اب تمہیں ہمارے ساتھ ان سیاہ بندروں کا مقابلہ کرنا ہے جن کے پاس سیاہ بچھوؤں کے زہر میں بجھے ہوئے تیر ہیں"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"کیا ان تیروں سے تم خود کو بچا سکتے ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے لئے ہمیں ان بندروں سے دور ہی رہنا ہو گا اور ہم چونکہ غیبی حالت میں ہیں تو ان کے چلائے ہوئے تیر ہمیں نہیں لگ سکیں گے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"اگر میں بھی خود کو غائب کر لوں تو کیا میں بھی ان زہریلے تیروں سے بچ سکتا ہوں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں عمرو عیار۔ تم آدم زاد ہو۔ تم ظاہر رہو یا غائب تیروں سے تو ہر حال میں تمہیں خود کو بچانا ہو گا۔ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ اگر تمہیں مردہ کالے بندروں کا ایک تیر بھی لگ گیا تو تم دوسرا سانس نہیں لے سکو گے اور فوراً ہلاک ہو جاؤ گے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مردہ کالے بندر ہیں کہاں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہم جیسے ہی اوپر کی طرف پرواز کریں گے وہ اچانک ہی ہمارے ارد گرد نمودار ہو جائیں گے۔ وہ اس تیزی سے تمہیں اپنے گھیرے میں لیں گے کہ تم کسی بھی طرح ان کے گھیرے سے نہیں نکل سکو گے اور وہ چاروں طرف سے پھیل کر تم پر تیر برسائیں گے۔ ڈھال ابراہیمی سے تم ایک طرف سے تو ان تیروں سے بچ سکتے ہو لیکن جب چاروں طرف سے تم پر تیر برسیں گے تو تم شاید ہی ان سے بچ سکو"۔ ماچو بونے نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ان مردہ کالے بندروں کی تعداد کتنی ہو گی"۔ عمرو نے سوچتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے"۔ ماچو بونے نے جواب دیا۔

"کیا تم انہیں ہلاک کر سکتے ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم ان پر تیزی سے حملہ کریں گے لیکن ان بندروں کی تعداد اتنی زیادہ ہو گی کہ ہم ایک ساتھ

سب کا خاتمہ نہیں کر سکیں گے''۔ گاچو بونے نے کہا۔

''ٹھیک ہے تم سے جس قدر کالے بندر ہلاک ہو سکیں تم کرنا باقی میں دیکھ لوں گا''۔ عمرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن کیسے۔ ہزاروں کی تعداد میں تم ان بندروں کا مقابلہ کیسے کرو گے۔ وہ دور سے ہی تم پر زہریلے تیر برسائیں گے تو تم ان تیروں سے خود کو کیسے بچاؤ گے''۔ ماچو بونے نے اسی طرح سے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''میری قسمت ہوئی تو میں بچ جاؤں گا ورنہ......''
عمرو نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا''۔ گاچو بونے نے حیران ہو کر کہا۔

''ورنہ جو ہو گا تم خود دیکھ ہی لو گے''۔ عمرو نے کہا تو دونوں بونوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمرو عیار ہمیں سچ مچ تمہارے لئے بہت فکر ہو رہی ہے''۔ گاچو بونے نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اگر تمہیں میری اتنی فکر تھی تو تم مجھے یہاں لائے ہی کیوں تھے''۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

''ہمیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ چڑیل ملکہ کو تمہارے آنے کا اتنی جلدی علم ہو جائے گا اور وہ اپنی حفاظت کے لئے اس قدر خوفناک انتظامات کر لے گی۔ ہم نے تو سوچا تھا کہ ہم تمہیں لے کر جلدی سے چڑیل نگری میں پہنچ جائیں گے اور جب تک چڑیل ملکہ کو ہمارے اور تمہارے بارے میں کچھ پتہ چلے گا ہم اس کی چڑیل نگری میں تباہی پھیلا دیں گے اور موت بن کر اس کے سر پر پہنچ جائیں گے۔ مگر''۔ ماچو بونے نے کہا۔

''مگر کیا''۔ عمرو نے پوچھا۔

''مگر یہ کہ چڑیل ملکہ ہماری توقع سے کہیں زیادہ خطرناک اور طاقتور ہے اس نے جو طلسمات بنائے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہم آسانی سے اس تک نہیں پہنچ سکیں گے''۔ ماچو بونے نے جواب دیا۔

''اب جب ہم یہاں تک آ گئے ہیں تو کچھ نہ کچھ تو ضرور کر کے جائیں گے۔ یہی کہا تھا نا تم دونوں

نے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں کہا تھا۔ ہمیں اپنی نہیں صرف تمہاری فکر ہے"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میری جگہ تم دونوں ہی چڑیل نگری میں چلے جاؤ اور چڑیل نگری کے ساتھ ساتھ چڑیل ملکہ کا بھی خاتمہ کر دو اور اس کی قید سے شہزادی گلاب کو نکال کر لے آؤ"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ چڑیل ملکہ کی ہلاکت ایک آدم زاد کے ہاتھوں لکھی گئی ہے۔ ہم دونوں بونے اس کا بال بھی بانکا نہیں کر سکتے ہیں"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"مطلب یہ کہ میرا چڑیل نگری میں جانا ضروری ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں۔ بہت ضروری ہے"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ جب جانا ہی ہے تو یہاں رک کر وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"مگر"۔ عمرو کی بات سن کر ماچو بونے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ مُردہ بندروں کے زہریلے تیر مجھے

نہیں لگیں گے۔ ان کے چلائے ہوئے تیر الٹا انہیں ہی جا لگیں گے جس طرح سے سیاہ چڑیلوں کی آگ کی دھاریں الٹا ان پر ہی جا پڑی تھیں"۔ عمرو نے کہا۔

"وہ کیسے۔ آگ کی دھاریں تو ڈھال ابراہیمی سے ٹکرا کر ان پر جا پڑتی تھیں۔ تیر بھلا ڈھال ابراہیمی سے ٹکرا کر انہیں کیسے لگیں گے جبکہ کالے بندر تم پر چاروں طرف سے تیر برسائیں گے تم اس ڈھال سے ہر طرف سے خود کو کیسے بچاؤ گے"۔ ماچو بونے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے مجھے اب اس ڈھال کی ضرورت نہیں پڑے گی"۔ عمرو نے کہا اور اس نے ساتھ ہی ڈھال ابراہیمی واپس اپنی زنبیل میں ڈال لی۔ اسے ڈھال ابراہیمی واپس زنبیل میں ڈالتے دیکھ کر گاچو اور ماچو بونے حیران رہ گئے۔ وہ عمرو عیار کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے عمرو کا دماغ خراب ہو گیا ہو اور وہ جان بوجھ کر موت کے منہ میں جانے کا سوچ رہا ہو۔

زور دار دھماکہ ہوا اور دھماکے کی آواز سن کر چڑیل ملکہ جو بڑے اطمینان بھرے انداز میں دھویں کے تخت پر بیٹھی ہوئی تھی بری طرح سے چونک پڑی۔

اسی لمحے اس کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا پتلا نمودار ہوا اور سیاہ پتلے کو دیکھ کر چڑیل ملکہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"غضب ہو گیا۔ غضب ہو گیا"۔ سیاہ پتلے نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور چڑیل ملکہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا سیاہ پتلے۔ تم یہاں کیوں آئے ہو"۔ چڑیل ملکہ نے سیاہ پتلے کو دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ سیاہ پتلا جب بھی اس کے سامنے آتا تھا

وہ اس کے لئے بری خبر ہی لاتا تھا۔ اس سیاہ پتلے کو چڑیل ملکہ نے چڑیل نگری کے ارد گرد ہونے والے نقصان کے بارے میں ہی بتانے کے لئے بنایا ہوا تھا۔

"عمرو عیار نے سیاہ چڑیلوں کو فنا کر دیا ہے ملکہ۔ سو کی سو سیاہ چڑیلیں عمرو عیار کے ہاتھوں جل کر اور ٹکڑے ہو کر فنا ہو چکی ہیں"۔ سیاہ پتلے نے اسی طرح سے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور اس کی بات سن کر چڑیل ملکہ بری طرح سے اچھل کر رہ گئی۔

"کک۔ کک۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سو سیاہ چڑیلوں کو عمرو عیار نے ہلاک کر دیا ہے"۔ چڑیل ملکہ نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ان سب کو اکیلے عمرو عیار نے ہلاک نہیں کیا ہے ملکہ۔ عمرو عیار کے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ میں نے عمرو عیار کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے سائے بھی دیکھے تھے جو سیاہ چڑیلوں پر آگ برسا رہے تھے۔ لیکن وہ کن کے سائے تھے اور وہ کون تھے ان کے بارے میں میں کچھ نہیں جان سکا ہوں"۔ سیاہ پتلے نے کہا۔

”دو سائے۔ کون تھے وہ سائے۔ کہاں سے آئے تھے کیا وہ بھی عمرو عیار کی طرح آدم زاد ہیں“۔ چڑیل ملکہ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”دیکھنے میں وہ سائے آدم زادوں جیسے تھے لیکن ان کے قد کاٹھ بہت چھوٹے تھے۔ میں نے انہیں قریب جا کر دیکھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن میں نہ تو انہیں دیکھ سکا تھا اور نہ ہی ان کے بارے میں کچھ جان سکا تھا“۔ سیاہ پتلے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور چڑیل ملکہ نے غصے اور پریشانی سے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا اور اس کی سبز سبز آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا۔

”کیا ان سیاہ چڑیلوں کے ساتھ ماسا کی بھی ہلاک ہو گئی ہے“۔ چڑیل ملکہ نے پوچھا۔

”ہاں۔ ماسا کی کو بھی عمرو نے دو ٹکڑے کر کے ہلاک کیا ہے۔ اس نے عمرو پر تیز حملے کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمرو عیار ہر بار پر مارتا ہوا اس سے دور ہٹ جاتا تھا اور پھر اس نے موقع دیکھ کر

تیزی سے ماسا کی کے پاس آ کر اس پر حملہ کر دیا تھا اور پھر اس نے تلوار مار کر ماسا کی کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے“۔ سیاہ پتلے نے کہا۔

”عمرو اُڑ سکتا ہے۔ کیا مطلب۔ ماسا کی نے تو مجھے بتایا تھا کہ عمرو عیار ایک آدم زاد ہے۔ پھر آدم زاد بھلا کیسے اُڑ سکتا ہے“۔ چڑیل ملکہ نے چونک کر کہا۔

”وہ آدم زاد ہی ہے ملکہ لیکن اس کی کمر پر دو سنہری رنگ کے بڑے بڑے پر بھی موجود ہیں۔ ان پروں کی مدد سے وہ کسی تیز رفتار پرندے کی طرح اُڑتا ہے“۔ سیاہ پتلے نے کہا۔

”آدم زاد کے پر ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پر تو پرندوں، پریوں یا پری زادوں کے ہوتے ہیں۔ عمرو عیار اگر آدم زاد ہے تو اس کے پر کیسے آ گئے“۔ چڑیل ملکہ نے اسی انداز میں کہا۔

”یہ میں نہیں جانتا“۔ سیاہ پتلے نے جواب دیا۔

”اب کہاں ہے عمرو عیار“۔ چڑیل ملکہ نے سر جھٹک کر پوچھا۔

”وہ اب اگلے طلسم کی طرف بڑھ رہا ہے“۔ سیاہ

پتلے نے جواب دیا۔

''اگلا طلسم۔ مطلب وہ اس طرف آ رہا ہے جہاں مُردہ سیاہ بندروں کی تیر انداز فوج موجود ہے''۔ چڑیل ملکہ نے چونک کر کہا۔

''ہاں ملکہ''۔ سیاہ پتلے نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ وہ میرا قائم کیا ہوا طلسم ہے۔ عمرو عیار ان مُردہ بندروں کے سامنے ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکے گا۔ ان مُردہ بندروں کے ہاتھوں میں جو تیر ہیں ان تیروں پر سیاہ زہریلے بچھوؤں کا زہر لگا ہوا ہے جو اگر کسی جاندار کو چھو بھی جائے تو وہ دوسرا سانس لئے بغیر ہلاک ہو جاتا ہے۔ عمرو عیار تو ایک عام سا آدم زاد ہے۔ زہر میں بجھے ہوئے تیر اگر کسی جن یا دیو کو بھی لگ جائیں تو وہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا''۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔

''ہاں ملکہ۔ عمرو عیار کو کالے بندروں کے زہریلے تیروں سے نہیں بچنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ان بندروں کے ہاتھوں ضرور ہلاک ہو جائے گا''۔ سیاہ پتلے نے کہا۔

''جاؤ۔ تم طلسم کے پاس جاؤ اور جا کر دیکھو کہ عمرو عیار کہاں تک پہنچا ہے اور وہ ان بندروں کے زہریلے تیروں سے بچنے کے لئے کیا کرتا ہے''۔ چڑیل ملکہ نے کہا تو سیاہ پتلے نے اثبات میں سر ہلایا اور اچانک اس نے ایک زور دار چیخ ماری اور وہاں سے غائب ہو گیا۔

''عمرو عیار نے میری سو چڑیلوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ میں عمرو عیار کو پکڑ کر اور اسے زنجیروں میں باندھ کر یہاں لے آؤں اور اس کے اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے کر دوں''۔ چڑیل ملکہ نے غراتے ہوئے کہا۔

وہ کچھ دیر غصے اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلتی رہی پھر وہ دوبارہ اپنے دھوئیں کے بنے ہوئے تخت کی جانب بڑھی ابھی وہ تخت پر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ اچانک کمرہ ایک بار پھر تیز اور خوفناک چیخ سے گونج اٹھا اور چیخ سن کر چڑیل ملکہ گرتے گرتے سنبھلی۔

گاچو اور ماچو بونے پریشانی کے عالم میں عمرو عیار کی جانب دیکھ رہے تھے جو تیزی سے پر مارتا ہوا اوپر کی جانب بلند ہوتا چلا جا رہا تھا۔

ان دونوں بونوں نے عمرو کو ڈھال ابراہیمی زنبیل میں رکھتے دیکھا تو وہ پریشان ہو گئے تھے اور ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عمرو نے آخر ڈھال ابراہیمی زنبیل میں واپس کیوں ڈال لی ہے۔ اس ڈھال کے بغیر وہ کالے بندروں کے زہریلے تیروں سے کیسے بچ سکے گا۔

''کیا عمرو عیار پاگل ہے''۔ ماچو بونے نے عمرو کے پیچھے اُڑتے ہوئے گاچو بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے۔ رات کے اندھیرے میں

جب ہم اس کے خیمے میں گئے تھے تو یہ ہماری آوازیں سن کر یوں ڈر گیا تھا جیسے اس کی جان ہی نکل جائے گی اور اب جب یہ چاروں طرف سے موت کے منہ میں گھرا ہوا ہے تو اسے کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ اس کے چہرے پر خوف کی کوئی علامت بھی نہیں ہے''۔ گاچو بونے نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اس پر موت کا اس قدر خوف طاری ہو گیا ہو کہ اسے خود بھی کچھ سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ یہ کر کیا رہا ہے''۔ ماچو بوتے نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ جب کسی آدم زاد کی موت اس کے سامنے آتی ہے تو وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور اسے خود بھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا کر رہا ہے''۔ گاچو بونے نے کہا۔

''لیکن عمرو عیار اگر کالے بندروں کے زہریلے تیروں کا شکار ہو گیا تو شہزادی گلاب اور شہزادہ بدر کا کیا ہو گا۔ شہزادہ بدر بے چارہ بے گناہ پھانسی پر چڑھ جائے گا اور شہزادی گلاب ملک تاشان کے ظالم بادشاہ

ن تیز بن جائے گی جس کے ساتھ وہ برے سے برا سامنا کر سکتا ہے"۔ ماچو بونے نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تو کیا کریں۔ ہم عمرو عیار کی ایک حد تک مدد کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی ہمیں سو رنگ پری نے بھی کہا تھا کہ ہم عمرو کے ساتھ رہیں اور اس کی جس قدر ممکن ہو سکے مدد کریں"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"لیکن ہم عمرو عیار کو آگے جانے سے روک تو سکتے ہیں"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"اگر ہم نے اسے روکا تو اس کا کیا فائدہ ہو گا۔ چڑیل ملکہ نے جو دو طلسمات قائم کئے ہیں ہم دونوں لاکھ کوشش کر لیں تو وہ طلسم ہم پر نہیں کھلیں گے۔ یہ طلسم عمرو عیار کے لئے بنائے گئے ہیں جب تک عمرو عیار اس طلسمات میں داخل نہیں ہو گا نہ کالے بندر سامنے آئیں گے اور نہ ہی آگ کا طوفان ہمارے سامنے آئے گا"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے۔ میری تو یہ سوچ سوچ کر ہی جان نکلی جا رہی ہے کہ ہم عمرو عیار کو ان کالے

بندروں کے زہریلے تیروں سے کیسے بچائیں۔ اس کے بعد آگ کے طوفان کا جو طلسم ہے اس میں سے تو ہم بھی شاید ہی نکل سکیں اگر ہم آگ کے اس طوفان میں گئے تو ہم بھی جل کر بھسم ہو جائیں گے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"تو کیا کریں۔ کیا ہم عمرو عیار کو یہاں سے واپس لے جائیں"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہم عمرو عیار کو سو رنگ پری کے پاس لے چلتے ہیں۔ سو رنگ پری کو جب پتہ چلے گا کہ ہم عمرو عیار کو یقینی موت سے بچا کر لے آئے ہیں تو وہ ہم سے بہت خوش ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں اور عمرو عیار کو کوئی ایسا طریقہ بتا دے یا ایسی کراماتی چیز دے دے جس سے نہ صرف ہم بلکہ عمرو عیار بھی کالے بندروں کے زہریلے تیروں اور آگ کے طوفان سے بچ کر نکل جائیں اور پھر چڑیل ملکہ نے اپنی چڑیل نگری میں داخل ہونے کے تمام راستے بھی بند کر دیئے ہیں۔ ہمارے پاس اتنی طاقتیں نہیں ہیں کہ ہم ان راستوں کو

کھول کر چڑیل نگری میں داخل ہو سکیں"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ آؤ۔ عمرو عیار سے بات کرتے ہیں وہ ہمارے ساتھ سو رنگ پری کے پاس جانے کے لئے تیار ہو جائے گا"۔ گاچو بونے نے کہا اور ماچو بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے پر مارتے ہوئے تیر کی طرف عمرو عیار کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

"عمرو عیار۔ عمرو عیار۔ ہماری بات سنو عمرو عیار"۔ گاچو بونے نے عمرو کے پیچھے جاتے ہوئے کہا تو عمرو چونک کر اور گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھنے لگا لیکن وہ ساتھ ساتھ مسلسل اوپر اڑتا جا رہا تھا۔

"رک جاؤ عمرو عیار۔ آگے مت جاؤ۔ آگے خطرہ ہے۔ کالے بندر کسی بھی لمحے تمہارے سامنے آ سکتے ہیں۔ رک جاؤ۔ ہماری بات سنو"۔ ماچو بونے نے عمرو کو مسلسل اوپر جاتے دیکھ کر کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم دونوں مجھے کیوں روک رہے ہو"۔ عمرو نے رکے بغیر کہا۔

"ہم تمہیں سو رنگ پری کے پاس لے جانا چاہتے ہیں عمرو عیار"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"سو رنگ پری کے پاس۔ کیوں۔ کیا سو رنگ پری نے تم سے کہا ہے کہ تم مجھے اس کے پاس لے جاؤ"۔ عمرو نے رکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ہمیں سو رنگ پری نے نہیں کہا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ تمہیں ایک بار ہمارے ساتھ سو رنگ پری کے پاس جانا چاہئے"۔ گاچو بونے نے تیزی سے اس کے قریب آ کر کہا۔

"کیوں"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"تم مردہ کالے بندروں کے تیروں سے نہیں بچ سکتے ہو عمرو عیار۔ اس کے بعد دوسرا طلسم اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ آگ کا طوفان، تم کسی بھی طرح آگ کے طوفان کا مقابلہ نہیں کر سکو گے اور آگ کا وہ طوفان تمہیں ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر سکتا ہے"۔ ماچو بونے نے بھی اس کے نزدیک آتے ہوئے کہا۔

"مگر تم مجھے سو رنگ پری کے پاس کیوں لے جانا

چاہتے ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"چڑبل ملکہ نے جو طلسمات قائم کئے ہیں۔ ان سے شاید ہم بھی نہ بچ سکیں اور تم تو پھر ایک آدم زاد ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ سو رنگ پری کے پاس چلو۔ ہم سو رنگ پری کو ساری صورتحال سے آگاہ کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں ان طلسمات کو عبور کرنے یا ان سے بچ نکلنے کا کوئی طریقہ بتا دے یا ہمیں کوئی ایسی کراماتی چیز دے دے جس سے ہمیں اور تمہیں کوئی نقصان نہ ہو"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"اور اگر سو رنگ پری نے اس معاملے میں ہماری مدد کرنے سے انکار کر دیا تو"۔ عمرو نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ سو رنگ پری تمہیں کبھی انکار نہیں کرے گی"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"کیوں۔ وہ مجھے انکار کیوں نہیں کر سکتی"۔ عمرو نے کہا۔

"ہم جانتے ہیں۔ تم سو رنگ پری کے لئے بے حد اہمیت رکھتے ہو۔ اس نے کئی معاملات میں تمہاری بے

حد مدد کی ہے اور پھر تم اس کے باپ کے ان دوستوں میں سے ہو جس کی شہزادی سو رنگ پری دل سے قدر اور عزت کرتی ہے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"تمہیں جب میری مدد کے لئے سو رنگ پری نے بھیجا تھا تو اس وقت تم سے اس نے کہا تھا کہ اگر میں کسی مشکل میں پھنس جاؤں تو تم مجھے فوراً اس کے پاس لے جانا"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں سو رنگ پری نے ایسا تو کچھ نہیں کہا تھا"۔ گاچو بونے نے فوراً کہا۔

"تو پھر۔ تم مجھے اس کے پاس لے جاؤ گے تو کیا وہ تم پر ناراض نہیں ہو گی"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں ہم تمہیں موت کے منہ سے بچا کر لے جائیں گے تو وہ ہم سے ناراض نہیں ہو گی"۔ ماچو بونے نے جواب دیا۔

"احمقانہ باتیں مت کرو ماچو بونے۔ اگر حالات اس قدر سخت اور خوفناک ہوتے تو سو رنگ پری اب تک تم دونوں سے یا مجھ سے ضرور مخاطب ہوتی اور اس کے پاس اتنی طاقتیں ہیں کہ وہ دور رہ کر بھی

ہماری مدد کر سکے۔ اگر میں شدید مشکل میں ہوا تو وہ میری مدد کرنے کے لئے خود بھی یہاں آ سکتی ہے۔ لیکن نہ وہ خود یہاں آئی ہے اور نہ ہی اس نے مجھے مخاطب کیا ہے۔ میں جو سوچ کر آگے بڑھ رہا ہوں میری سوچ سو رنگ پری پڑھ سکتی ہے اور اسے یقین ہو گا کہ میں جو کچھ کرنے جا رہا ہوں وہ غلط نہیں ہے''۔ عمرو نے کہا۔

''لیکن تم کرنے کیا جا رہے ہو کچھ ہمیں بھی تو سمجھا دو''۔ ماچو بونے نے منہ بنا کر کہا۔

''میں چڑیل ملکہ کو ہلاک کرنے اور اس کی چڑیل نگری تباہ کرنے جا رہا ہوں''۔ عمرو نے مسکرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ ایسا تو تب ہی ہو گا نا جب تم چڑیل نگری میں داخل ہو جاؤ گے''۔ گاچو بونے نے بھی برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس سے پہلے تمہیں کالے بندروں کے زہریلے تیروں سے خود کو بچانا ہو گا پھر آگ کے طوفان سے بچنا ہو گا اور پھر یہ مت بھولو کہ چڑیل ملکہ نے چڑیل نگری میں داخل ہونے کے تمام راستے بند کر رکھیں

ہیں جب تک تم وہ راستے نہیں کھولو گے تم چڑیل نگری میں داخل نہیں ہو سکو گے''۔ ماچو بونے نے کہا۔

''سب ہو جائے گا تم دونوں گھبراؤ نہیں۔ مجھے کیا کرنا ہے یہ سب میں بخوبی جانتا ہوں''۔ عمرو نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم جان بوجھ کر اپنی موت کو آواز دے رہے ہو عمرو عیار''۔ گاچو بونے نے غصے سے کہا۔

''نہیں موت مجھے نہیں بلکہ چڑیل ملکہ کی موت مجھے اپنی طرف بلا رہی ہے''۔ عمرو نے جواب دیا۔

''اس سے باتوں میں ہم نہیں جیت سکتے ہیں گاچو بونے۔ رہنے دو۔ اسے جو کرنا ہے کرنے دو۔ اگر اسے کچھ ہوا تو ہم سو رنگ پری کو جا کر بتا دیں گے کہ ہم نے عمرو عیار کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن یہ جان بوجھ کر موت کے منہ میں چلا گیا تھا''۔ ماچو بونے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو کیا تمہارا موت کے منہ میں جانے کا آخری فیصلہ ہے عمرو عیار''۔ گاچو بونے نے عمرو کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اگر تم دونوں کو آگے جانے سے ڈر لگ رہا ہے تو تم دونوں یہاں سے واپس لوٹ جاؤ۔ میں جب آگے کی طرف اپنے قدم بڑھا دیتا ہوں تو پھر اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتا جب تک کہ میں اپنا کام پورا نہ کر لوں"۔ عمرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اپنی نہیں صرف تمہاری فکر ہے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"میری فکر مت کرو۔ میں اپنی حفاظت خود کر لوں گا"۔ عمرو نے کہا تو دونوں بونے خاموش ہو گئے۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم تمہارے کسی معاملے میں نہیں بولیں گے تمہیں جو کرنا ہے کرو"۔ گاچو بونے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ آگے بڑھتے ہیں"۔ عمرو نے مسکرا کر کہا اور پلٹ کر ایک بار پھر دھواں محل کی جانب بڑھنا شروع ہو گیا۔ دونوں بونوں نے ایک دوسرے کی جانب پریشان نظروں سے دیکھا پھر وہ بھی عمرو کے پیچھے پر مارنے لگے۔

عمرو اڑتا ہوا ابھی کچھ ہی اوپر گیا ہو گا کہ اچانک

اس کے ارد گرد چاروں طرف جیسے پٹاخے سے چھوٹنا شروع ہو گئے۔ پٹاخوں کے چھوٹنے کی آوازیں سن کر عمرو اور دونوں بونے رک گئے اور پھر انہوں نے اپنے ارد گرد چاروں طرف چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے بندروں کو ہوا میں اڑتے دیکھا۔ بندر سایوں جیسے دکھائی دے رہے تھے ان کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے تیر کمان تھے جن پر تیر چڑھے ہوئے تھے۔

ان بندروں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ انہوں نے آن واحد میں عمرو عیار اور دونوں بونوں کو گھیر لیا تھا یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے عمرو اور بونوں کے گرد سینکڑوں ہزاروں بھڑیں جمع ہو گئی ہوں۔ اوپر نیچے، دائیں، بائیں، آگے پیچھے ہر طرف سے ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

"لو اب بچ لو۔ موت نے تمہیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے"۔ گاچو بونے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمرو عیار سر گھما گھما کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس قدر بڑی تعداد میں وہ جادو کے سیاہ سایوں جیسے بندروں کو دیکھ کر واقعی حیران رہ گیا تھا۔

ابھی عمرو عیار ان بندروں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک ان بندروں نے نہایت تیز اور خوفناک آوازوں میں چیخنا شروع کر دیا۔ ان کی چیخیں اس قدر تیز اور ڈراؤنی تھیں کہ عمرو عیار کو یکلخت اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔

عمرو نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔

اسی لمحے اچانک سایوں جیسے نظر آنے والے سیاہ بندروں نے سینکڑوں تیر عمرو عیار کی جانب چھوڑ دیئے۔ ایک ساتھ تیروں کی بوچھاڑ بجلی کی سی تیزی سے عمرو کی جانب بڑھی اور ان تیروں کو عمرو کی جانب بڑھتے دیکھ کر گاچو اور ماچو بونے کی آنکھیں پھیل گئیں۔ تیر عمرو کی طرف چاروں طرف سے برسائے گئے تھے۔ عمرو عیار کچھ بھی کرتا ان تیروں سے خود کو نہیں بچا سکتا تھا۔ اتنی بڑی تعداد میں عمرو کی جانب زہریلے تیر بڑھتے دیکھ کر گاچو اور ماچو بونے کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔

تیر بجلی کی سی تیزی سے عمرو عیار کی جانب بڑھے آ رہے تھے اور تیروں کی تعداد چونکہ سینکڑوں ہزاروں میں تھی اس لئے گاچو اور ماچو چاہ کر بھی ان تیروں سے عمرو عیار کو نہیں بچا سکتے تھے۔

گاچو اور ماچو کو عمرو عیار کی موت صاف دکھائی دے رہی تھی لیکن پھر یکلخت ان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ سایوں جیسے بندروں نے جو تیر عمرو عیار کی جانب برسائے تھے وہ تیر جیسے ہی عمرو عیار کے نزدیک آئے فوراً پلٹے اور اسی تیزی سے مڑ کر ان بندروں کی جانب بڑھتے چلے گئے جنہوں نے اس پر تیر پھینکے تھے۔ دوسرے لمحے جو تیر جس بندر نے عمرو عیار پر چلایا تھا وہ تیر اسی بندر کو جا لگا اور

جیسے ہی تیر کسی بندر کو لگتا ایک شعلہ سا لپکتا اور وہ بندر فوراً جل کر غائب ہو جاتا۔

عمرو عیار ہوا میں پر مارتا ہوا ایک جگہ معلق ہو گیا تھا اس کے چاروں طرف سے تیروں کی بوچھاڑیں ہو رہی تھیں لیکن تیر اس کے جسم کے قریب آتے ہی پلٹ کر واپس ان بندروں کی جانب بڑھ جاتے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو رہا ہے۔ یہ تیر عمرو عیار کو لگنے کی بجائے واپس کیوں پلٹ رہے ہیں۔ عمرو عیار کے ہاتھ میں نہ تو تلوارِ حیدری ہے اور نہ ہی ڈھال ابراہیمی" پھر یہ تیر واپس پلٹ کر ان بندروں کو کیسے لگ رہے ہیں"۔ گاچو بونے نے حیرت سے آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے کہا۔

"عمرو عیار نے ٹھیک کہا تھا بھائی ہم واقعی احمق ہیں"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"احمق۔ ہم احمق ہیں۔ کیا مطلب"۔ گاچو بونے نے چونک کر کہا۔

"اور نہیں تو کیا۔ میں نے عمرو عیار کو یہاں لانے سے پہلے اسے طلسم شکن انگوٹھی، جادو پلٹ ہار، سرخ

ہیرا اور ایسے ہی کئی انتظامات کرنے کو کہا تھا اور عمرو نے میرے سامنے ہی اپنی حفاظت کا تمام بندوبست کر لیا تھا۔ عمرو عیار اس قدر مطمئن کیوں ہے یہ اب میری سمجھ میں آ رہا ہے"۔ ماچو بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سمجھ میں آ رہا ہے تو مجھے بھی بتا دو۔ میری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آ رہا ہے"۔ گاچو بونے نے اپنا سر کھجلاتے ہوئے کہا۔

"عمرو عیار کے گلے میں جو سرخ موتیوں والا جادو پلٹ ہار ہے یہ تیر اسی ہار کی وجہ سے عمرو عیار کو لگنے کی بجائے واپس پلٹ پلٹ کر ان بندروں کو لگ رہے ہیں جو ان پر تیر برسا رہے ہیں۔ تم غور سے دیکھو عمرو پر جو بندر تیر پھینکتا ہے وہی تیر پلٹ کر اسے ہی لگ جاتا ہے اور وہ اپنے ہی چلائے ہوئے تیر کا شکار ہو کر جل کر راکھ بن جاتا ہے"۔ ماچو بونے نے کہا تو گاچو بونا چونک کر عمرو عیار اور بندروں کی فوج کی طرف دیکھنے لگا۔

"اوہ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہر بندر کو وہی تیر

لگ رہا ہے جو وہ عمرو کو مارنے کی کوشش کر رہا ہے"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"یہ سب اسی جادو پلیٹ ہار کی وجہ سے ہو رہا ہے جو عمرو نے گلے میں ڈال رکھا ہے"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"بہت خوب۔ عمرو عیار کے پاس موجود چیزیں تو ہماری سوچوں سے بھی بڑھ کر کراماتی ہیں۔ اسے تو اس طلسم میں ہاتھ بھی ہلانے کی ضرورت نہیں پڑ رہی ہے۔ بندر اپنے ہی چلائے ہوئے تیروں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس طرح تو سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں موجود یہ بندر اپنی موت آپ ہی مر جائیں گے"۔ گاچو بونے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو عمرو عیار کو اطمینان ہے اور وہ مسکرا رہا تھا"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ عمرو عیار اگر اس خوفناک طلسم کا سامنا کر سکتا ہے تو پھر اس کے لئے آگ کے طوفان سے بھی بچ نکلنا آسان ہو گا۔ وہ دوسرے طلسم میں موجود آگ کے طوفان سے بھی

آسانی سے نکل جائے گا"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"شاید"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"شاید۔ اس میں اب شاید والی کون سی بات رہ گئی ہے۔ عمرو کو ہم دوسرے طلسم کے بارے میں بتا چکے ہیں۔ آگ کے خوفناک طوفان کا سن کر بھی اسے کوئی پریشانی نہیں ہوئی تھی۔ جس طرح اس طلسم میں جانے سے وہ نہیں گھبرا رہا تھا اسی طرح دوسرے طلسم میں بھی جانے سے وہ نہیں گھبرائے گا۔ تم دیکھ لینا۔ وہ آگ کے طوفان سے بھی گزر جائے گا اور پھر وہ کسی طرح سے ان راستوں کو بھی کھول لے گا جن سے ہم اس کے ساتھ چڑیل نگری میں داخل ہو سکیں"۔ گاچو بونے نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

عمرو عیار واقعی اپنی جگہ سے کوئی حرکت نہیں کر رہا تھا۔ بندر بدستور اس پر تیر برسا رہے تھے اور جو بندر بھی اسے تیر مارتا تھا وہ تیر جادو پلٹ ہار کی وجہ سے واپس پلٹ کر اسی بندر کو جا لگتا تھا جس کی کمان سے تیر نکلا ہوتا تھا اور جیسے ہی اسے پلٹ کر تیر لگتا وہ اسی لمحے جل کر بھسم ہو جاتا تھا۔ عمرو عیار پر چونکہ

سینکڑوں کی تعداد میں تیر برسائے جا رہے تھے اس لئے سینکڑوں کی تعداد میں ہی تیر پلٹ کر واپس ان بندروں کو لگ رہے تھے جو فوراً جل کر ختم ہو جاتے تھے اس لئے وہاں سے تیزی کے ساتھ ان بندروں کی تعداد کم ہوتی جا رہی تھی۔

پھر جب آخری بندر بھی جب اپنے تیر کا شکار ہو کر ہلاک ہوا تو وہاں ایک لمحے کے لئے تاریکی سی چھا گئی۔

''عمرو عیار نے چڑیل ملکہ کا ایک بڑا اور ناقابل شکست طلسم فتح کر لیا ہے''۔ اندھیرے میں ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ جیسے ہی یہ آواز ختم ہوئی اسی لمحے وہاں سے تاریکی چھٹ گئی۔

عمرو عیار بدستور اپنی جگہ معلق تھا البتہ اس کے پر تیزی سے ہل رہے تھے۔ اسے دیکھ کر گاچو اور ماچو بونے تیزی سے اس کی طرف لپکے۔

''تو تم اس جادو پلیٹ ہار کی وجہ سے اس قدر مطمئن تھے کہ ان کالے بندروں کا کوئی تیر تمہیں چھو بھی نہیں سکے گا اور وہ تیر اسی بندر کو پلٹ کر جا لگے

گا جس نے تیر چلایا ہو گا''۔ گاچو بونے نے عمرو کے نزدیک جا کر کہا۔

''ہاں۔ مجھے تو تم دونوں پر حیرت ہو رہی تھی کہ یہ ہار اور جادو سے بچنے کے لئے تم نے ہی مجھے مشورے دیئے تھے پھر تم کیوں پریشان ہو گئے تھے کہ یہ تیر مجھے چھو بھی سکتے ہیں''۔ عمرو نے کہا۔

''ہم احمق جو ہیں''۔ ماچو بونے نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں ہم واقعی بھول گئے تھے۔ یہ ہماری حماقت نہیں تو اور کیا ہے''۔ گاچو بونے نے کہا۔

''تم دونوں میری زندگی میں آنے والے پہلے بونے ہو جو خود کو احمق مان رہے ہو''۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم نہ مانیں گے تو کیا تم ہمیں احمق کہنا چھوڑ دو گے''۔ ماچو بونے نے کہا اور عمرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''احمقوں کو احمق نہیں تو کیا کہوں''۔ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی ہنس پڑے۔

''ابھی تو ایک مرحلہ ختم ہوا ہے عمرو عیار۔ آگے اور

بھی مرحلے باقی ہیں جن میں تمہیں ہماری مدد کی ضرورت ہو گی"۔ گاچو بونے نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آگ کے طوفان سے تم مجھے بچاؤ گے یا میں خود بچنے کی کوشش کروں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"یہ کوشش بھی تمہیں خود ہی کرنی ہو گی۔ ہم تو اس آگ میں داخل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتے ہیں"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"آگ ختم کس طرح ہو گی یہ تو بتا سکتے ہو نا تم"۔ عمرو نے پوچھا۔

"آگ کا طلسم ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے عمرو عیار لیکن اس کے لئے تمہیں آگ کے طوفان کے اندر جانا پڑے گا"۔ گاچو بونے نے کہا۔

"وہ طریقہ کیا ہے جس سے میں آگ کا طوفان ختم کر سکوں"۔ عمرو نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جب تم آگ کے طوفان میں داخل ہو جاؤ گے تو تمہیں آگ میں ایک سیاہ رنگ کا پرندہ اُڑتا ہوا دکھائی دے گا اسے آگ پرندہ کہا جاتا ہے۔ تمہیں

اس پرندے کو پکڑنا ہو گا۔ اس پرندے کو پکڑ کر جب تم اسے ذبح کرو گے تو اس کی گردن سے نکلنے والا خون آگ میں گرے گا۔ آگ پرندے کے خون کا ایک قطرہ بھی آگ میں گر گیا تو اسی وقت آگ کا یہ طوفان ختم ہو جائے گا اور یہ طلسم بھی"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"کیا آگ میں آگ پرندہ مجھے آسانی سے دکھائی دے جائے گا"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ہر وقت تمہارے سامنے رہے گا لیکن اگر تم آگ میں محفوظ رہے تو، میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ یہ آگ جہنمی آگ ہے جس میں جانے سے ہم دونوں بھائی بھی ڈر رہے ہیں"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"تو تم دونوں یہیں رکو۔ میں ابھی جا کر اس طلسم کو ختم کر دیتا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔ اس نے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور چاندی کی دو گولیاں نکال کر اپنے منہ میں ڈال لیں۔ طلسم شکن انگوٹھی اس کے ہاتھ میں تھی اور جادو پلٹ ہار بھی اس کے گلے میں تھا۔ اس

کے علاوہ ہر طرح کے جادوئی ہتھیاروں اور خاص طور پر آگ سے بچنے کے لئے عمرو نے اپنی پگڑی میں سرخ رنگ کا ایک ہیرا چھپا رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ اگر آگ کے سمندر میں بھی اتر جاتا تو آگ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی اس لئے عمرو خاصا مطمئن تھا۔ اب اس نے زنبیل سے چاندی کی دو ٹھنڈی گولیاں بھی منہ میں ڈال لی تھیں اس لئے وہ اور زیادہ مطمئن ہو گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ چڑیل ملکہ کے دوسرے طلسم آگ کے طوفان سے بھی وہ محفوظ رہے گا۔ لیکن دونوں بونے اس کے حفاظتی انتظامات دیکھ کر بھی پریشان ہو رہے تھے انہیں اب بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ عمرو عیار آگ کے خوفناک طوفان سے بچ سکے گا۔

عمرو نے پلٹ کر ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ ہلاتا ہوا وہ ایک بار پھر اوپر کی جانب اٹھتا چلا گیا۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور عمرو عیار کے ارد گرد آگ کا طوفان سا پیدا ہو گیا۔ آگ اس قدر سرخ اور خوفناک

تھی کہ عمرو عیار ایک لمحے میں اس آگ میں چھپ گیا تھا۔ اور آگ کا خوفناک طوفان گرجدار آواز کے ساتھ اس کے گرد تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا۔

آگ کا اس قدر بڑا اور خوفناک طوفان دیکھ کر گاچو اور ماچو کی آنکھوں میں بے پناہ خوف اتر آیا اور وہ خوفزدہ ہو کر تیزی سے پیچھے پلٹتے چلے گئے۔

عمرو عیار کے کانوں میں زور دار دھماکے کی بازگشت سنائی دے رہی تھی اور اس کے چاروں طرف جیسے آگ کی سرخی پھیل گئی تھی۔

ایک لمحے کے لئے اسے بھی پتہ نہیں چلا تھا کہ کیا ہوا تھا لیکن پھر جب اس نے ہر طرف سرخی ہی سرخی دیکھی اور اسے اپنے جسم میں تیز تپش کا احساس ہوا تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہ آگ کے طوفان میں گھرا ہوا ہے۔ اس نے آگ سے بچنے کے لئے کراماتی چیزوں کا سہارا لیا تھا لیکن اس کے باوجود اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آگ اس کا جسم بری طرح سے جھلسا رہی ہو۔

عمرو عیار کو اپنے لباس میں بھی آگ لگی ہوئی

دکھائی دی تو وہ بوکھلا گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ گاچو اور ماچو بونے نے اس سے غلط نہیں کہا تھا کہ یہ جہنمی آگ ہے اور وہ اس آگ میں اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود نہیں بچ سکے گا۔ عمرو کو تیزی سے اپنا جسم جلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ وہ چیخنے ہی لگا تھا کہ اسی وقت اسے اپنے کانوں میں ایک باریک مگر انتہائی شیریں آواز سنائی دی۔

”میں سو رنگ پری تم سے مخاطب ہوں عمرو عیار۔ گھبراؤ نہیں۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں یہ آگ کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ تم فوراً اپنی آنکھیں بند کر لو“۔ آواز آئی تو عمرو نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں بند کیں اسے یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے جلتے جسم پر کسی نے یکلخت ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہو۔ جس تیزی سے اسے اپنا جسم جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اسی تیزی سے اسے اپنے سارے جسم میں سکون کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

”بس جب تک میں نہ کہوں تم اسی طرح آنکھیں بند رکھنا۔ یہ طلسماتی آگ ہے۔ اس آگ میں تمہیں

اس وقت تک کوئی نقصان نہیں ہو گا جب تک کہ تم آنکھیں نہیں کھولو گے"۔ سو رنگ پری کی آواز سنائی دی۔

"لیکن سو رنگ پری۔ مجھے آگ کے اس طوفان میں کب تک رہنا پڑے گا۔ ماچو بونے نے تو کہا تھا کہ آگ کا یہ طوفان تب ختم ہو گا جب تک میں اس آگ میں اُڑتا ہوا طلسمی سیاہ پرندہ پکڑ کر اسے ذبح کر کے اس کا خون آگ میں نہیں گرا دیتا"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔ ماچو بونے نے ٹھیک کہا تھا۔ تم بس چند لمحے آنکھیں بند رکھو۔ میں تمہارے جسم کے گرد ایک حصار باندھ رہی ہوں۔ اس حصار میں آ کر تم آگ سے محفوظ ہو جاؤ گے پھر تم آنکھیں کھول لینا اور آگ پرندے کو پکڑ کر اسے ذبح کر دینا اور اس طلسم کو ختم کر دینا"۔ سو رنگ پری کی آواز سنائی دی تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بس اب تم آنکھیں کھول دو۔ اب تم پر آگ کا کچھ اثر نہیں ہو گا"۔ سو رنگ پری کی آواز سنائی دی

اور عمرو نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھول دیں۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں آنکھیں کھولتے ہی پھر آگ اسے جلانا نہ شروع کر دے۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہوا تھا آنکھیں کھولنے کے باوجود اسے آگ کی تپش محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

"تمہارا شکریہ سو رنگ پری۔ اگر تم میری مدد نہ کرتی تو میں اس جہنمی آگ میں واقعی جل کر بھسم ہو جاتا"۔ عمرو نے سو رنگ پری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا لیکن اس بار اسے سو رنگ پری کی آواز سنائی نہ دی۔

"سو رنگ پری۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم میری آواز سن رہی ہو"۔ عمرو نے کہا لیکن جواب میں اسے سو رنگ پری کی آواز سنائی نہ دی تو عمرو سمجھ گیا کہ سو رنگ پری اسے صرف آگ سے بچانے کے لئے ہی آئی تھی اور اپنا کام کر کے واپس جا چکی تھی۔

عمرو نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے اپنے سامنے کوے جیسا ایک سیاہ رنگ کا پرندہ تیزی سے اپنے دائیں طرف سے گزرتا دکھائی دیا۔ سیاہ پرندے کو دیکھ کر عمرو

نے بجلی کی سی تیزی سے زنبیل سے جال الیاسی نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ سیاہ پرندہ اُڑ کر کسی اور طرف نکل جاتا عمرو نے فوراً اس پر جال الیاسی پھینک دیا۔ دوسرے لمحے سیاہ پرندہ جال الیاسی میں پھنسا بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔

عمرو نے جال الیاسی کھینچا اور اس میں سے تڑپتے ہوئے آگ پرندے کو باہر نکال لیا۔ پرندہ اس کے ہاتھوں سے نکلنے کے لئے بری طرح سے مچل رہا تھا لیکن اب بھلا عمرو اسے کیسے جانے دے سکتا تھا۔ عمرو نے جال الیاسی زنبیل میں ڈالا اور پھر اس نے زنبیل سے خنجر داؤدی" نکال لیا۔ اس نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا اور خنجر فوراً سیاہ پرندے کی گردن پر پھیر دیا۔ جیسے ہی اس نے خنجر پرندے کی گردن پر پھیرا، پرندے کی گردن سے خون کا فوارا سا نکلا اور دوسرے لمحے عمرو کے ہاتھ میں موجود سیاہ پرندہ جل کر راکھ بن گیا۔ پرندے کے خون کے چھینٹے آگ میں گرے اور پھر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اچانک آگ بجھ گئی اور وہاں ایک بار پھر تاریکی چھا گئی۔

"عمرو عیار نے آگ میں زندہ رہ کر آگ پرندے کو پکڑ کر اسے ذبح کر دیا جس کی وجہ سے چڑیل ملکہ کا دوسرا طلسم بھی ختم ہو گیا ہے"۔ اندھیرے میں ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر تک وہاں خاموشی چھائی رہی پھر اچانک تاریکی ختم ہو گئی۔

تاریکی ختم ہوتے ہی دونوں بونے عمرو عیار زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اس کے پاس آ گئے۔ عمرو نے جب انہیں بتایا کہ اس بار وہ آگ میں زندہ جلتے جلتے بچا تھا اور اسے سو رنگ پری نے بچایا تھا تو وہ بہت خوش ہوئے اور وہ سو رنگ پری زندہ باد کے بھی نعرے لگانے لگے۔

"چڑیل ملکہ کے میں نے دونوں طلسم ختم کر دیئے ہیں۔ اب ہمیں جلد سے جلد چڑیل ملکہ کی چڑیل نگری میں داخل ہو جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں دیر ہو جائے اور وہ یہاں کوئی اور طلسم قائم کر دے"۔ عمرو نے کہا۔

"آؤ ہمارے ساتھ"۔ ماچو بونے نے کہا اور پھر وہ

تیزی سے اوپر اڑتا چلا گیا۔ عمرو اور گاچو بونا اس کے پیچھے اڑتے چلے گئے۔ ماچو بونا انہیں دھویں کی ایک بڑی دیوار کے پاس لے آیا۔ دیکھنے میں وہ واقعی دھویں کی دیوار معلوم ہو رہی تھی لیکن جب عمرو اس دیوار کے پاس گیا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ چٹانی دیوار تھی یوں لگ رہا تھا جیسے کسی بڑے پہاڑ کو کاٹ کر اس کی سیاہ دیوار کھڑی کر دی گئی ہو۔

"یہ دیوار ہے۔ اگر کسی طرح سے اس دیوار میں ایک سوراخ کر دیا جائے تو ہم چڑیل نگری میں داخل ہو سکتے ہیں۔ چڑیل نگری میں تمہارا کام سیدھا چڑیل ملکہ کے پاس پہنچنے کا ہو گا۔ چڑیل نگری کی باقی چڑیلوں کو ہم خود ختم کر دیں گے"۔ ماچو بونے نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ چڑیل ملکہ کہاں ہے اور اس نے شہزادی گلاب کو کہاں رکھا ہوا ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"تم نے سرخ جوتیاں پہن رکھی ہیں عمرو عیار۔ چڑیل نگری میں داخل ہوتے ہی تم ان سرخ جوتیوں کی

مدد سے ایک لمحے میں ٹھیک اس جگہ پہنچ جاؤ گے جہاں چڑیل ملکہ موجود ہو گی۔ اسے تم کسی طرح سے قابو کر لینا پھر وہ تمہیں شہزادی گلاب کا بھی بتا دے گی اور تمہیں یہ بھی بتا دے گی کہ اس کا خزانہ کہاں ہے"۔ گاچو بونے نے کہا۔ خزانے کا سن کر ایک بار پھر عمرو عیار کی آنکھوں میں چمک آ گئی جیسے وہ اتنی دیر سے واقعی اس خزانے کے بارے میں سب بھولا ہوا تھا۔

"اوہ۔ ہاں۔ سرخ جوتیوں کی مدد سے تو میں چڑیل ملکہ کے عین سر پر پہنچ جاؤں گا چاہے وہ کہیں بھی کیوں نہ چھپی ہوئی ہو"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن تم ایسا تب کر سکو گے جب چڑیل نگری میں داخل ہو جاؤ"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تم دونوں پیچھے ہٹو دیکھو میں کس طرح سے اس دیوار میں راستہ بناتا ہوں"۔ عمرو نے کہا اور پر مارتا ہوا تیزی سے پیچھے ہٹ آیا۔ اسے پیچھے ہٹتا دیکھ کر دونوں بونے بھی حیرت زدہ

انداز میں پیچھے ہٹنا شروع ہو گئے۔

عمرو نے زنبیل سے سرخ رنگ کی ایک گیند نکال لی۔ اس گیند میں جیسے آگ ہی آگ بھری ہوئی تھی۔

"یہ کیسی گیند ہے"۔ گاچو بونے نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ گیند نہیں۔ دھماکہ کرنے والا گولہ ہے۔ یہ گولہ اگر میں کسی پہاڑی پر بھی مار دوں تو اس پہاڑی کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ اس گولے کے سامنے بھلا اس دھویں کی دیوار کی کیا حیثیت ہے کہ یہ بچ جائے"۔ عمرو نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ دھماکہ کرنے والا آگ کا یہ گولہ تو تمہیں شاید لاگاش جن نے دیا تھا جس کی تم نے پرستان میں ایک طاقتور دیو سے جان بچائی تھی"۔ ماچو بونے نے کہا۔

"ہاں۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ گولہ مجھے لاگاش جن نے دیا تھا"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک مرتبہ سو رنگ پری ہم دونوں کو تمہارے کارناموں کے بارے میں بتا رہی تھی تو اس نے

لاگاش جن کا بھی بتایا تھا اور یہ بھی بتایا تھا کہ لاگاش جن کو ایسے دھماکہ کرنے والے گولے بنانے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ وہ یہ گولے صرف اپنے لئے ہی بناتا تھا اور ان سے میدانوں اور پہاڑی علاقوں میں دھماکے کرتا تھا"۔ ماچو بونے نے جواب دیا۔

"چلو اچھا ہے۔ اس گولے کے بارے میں تم جانتے ہو۔ اب دور رہنا۔ اس گولے سے ہونے والے دھماکے سے آگ کا طوفان نکلے گا۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنا"۔ عمرو نے کہا تو دونوں بونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمرو نے پوری قوت سے ہاتھ گھمایا اور سرخ گیند جیسا گولہ پوری قوت سے دھویں کی دیوار کی طرف پھینک دیا جو فولاد کی طرح مضبوط تھی۔

گولہ بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا دھویں کی دیوار سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں جیسے آگ کا طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا۔ آگ کے اس طوفان میں انہوں نے دھویں کی دیوار کو تیزی سے پھٹتے اور اس میں ایک بڑا سا شگاف پڑتے دیکھا۔

ابھی وہ شگاف کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ انہوں نے دھواں تیزی سے سمٹتے اور دیوار دوبارہ بند ہوتے دیکھی۔

"ارے دیوار بند ہو رہی ہے۔ جلدی کرو۔ تیزی سے آگے چلو۔ میرے پاس یہی ایک ہی گولہ تھا۔ اگر دیوار بند ہو گئی تو میں اسے دوبارہ نہیں کھول سکوں گا"۔ عمرو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور خود بھی برق رفتاری سے دیوار میں نمودار ہونے والے سوراخ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ دونوں بونے بھی بجلی کی سی تیزی سے دیوار کی جانب لپکے۔ دیوار تیزی سے بند ہوتی جا رہی تھی۔

عمرو بھی بجلی کی سی تیزی سے بند ہوتی ہوئی دیوار کی جانب لپکا اور پھر جیسے کوئی اونچی جگہ سے پانی میں چھلانگ لگاتا ہے عمرو نے ایسے ہی دیوار کی جانب چھلانگ لگا دی اور نہایت تیزی سے دیوار میں گھستا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ دیوار کی دوسری جانب آیا اس کے عقب میں دیوار بند ہو گئی۔ اگر عمرو اس طرف فوراً چھلانگ نہ لگا دیتا تو وہ یا تو اس دیوار میں پھنس جاتا

یا پھر دیوار کی دوسری طرف ہی رہ جاتا۔ گاچو اور ماچو بونے بھی نہایت تیز رفتاری سے دیوار کے اس طرف آ گئے۔ عمرو دیوار کے اس طرف آیا تو اسے اچانک چاروں طرف سے بھیانک چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ دوسرے لمحے عمرو نے اپنے چاروں طرف سے خوفناک اور انتہائی ڈراؤنی شکلوں والی چڑیلوں کو چیخیں مارتے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔

"جلدی کرو عمرو عیار۔ تم سرخ جوتیوں کی مدد سے یہاں سے غائب ہو کر چڑیل ملکہ کے پاس پہنچ جاؤ۔ ان چڑیلوں کو ہم سنبھال لیں گے"۔ گاچو بونے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو عمرو نے فوراً زنبیل سے خنجر داؤدی نکالا اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں بند کرتے ہی اس نے پیروں میں موجود سرخ جوتیوں کو حکم دیا کہ وہ اسے چڑیل نگری کے محل میں اس جگہ پہنچا دے جہاں چڑیل ملکہ موجود ہے۔ ابھی اس کے منہ سے اتنا نکلا ہی تھا کہ اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ اسے ایک تیز غراہٹ سنائی دی۔

غراہٹ کی آواز سن کر عمرو نے آنکھیں کھولیں تو اس نے خود کو بدلی ہوئی جگہ پایا۔ اب وہ کھلے میدان کی جگہ ایک سیاہ رنگ کے کمرے میں تھا جہاں اس کے سامنے ایک دھویں کا تخت موجود تھا اور اس تخت پر وہی نیلے رنگ کی بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی جسے عمرو نے ملک راستان کے محل کی چھت سے شہزادی گلاب کو اٹھا کر لے جاتے دیکھا تھا۔

بڑھیا کا منہ دوسری طرف تھا اسے شاید اپنے عقب میں عمرو کے آنے کا احساس نہیں ہوا تھا۔ بڑھیا کے منہ سے خوفناک غراہٹوں کی آوازیں نکل رہی تھی۔ اسی لمحے اچانک چڑیل ملکہ کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا پتلا نمودار ہوا۔

”چڑیل ملکہ بچو۔ عمرو عیار تمہارے عقب میں ہے“۔ سیاہ پتلے نے چیختے ہوئے کہا اور چڑیل ملکہ کے ساتھ ساتھ عمرو عیار بھی پتلے کی چیختی ہوئی آواز سن کر چونک پڑا۔ چڑیل ملکہ اچھل کر اٹھی ہی تھی کہ اچانک عمرو عیار اس پر کسی چیتے کی طرح جھپٹ پڑا۔ دوسرے لمحے عمرو کے ہاتھ میں موجود خنجر چڑیل ملکہ کی گردن سے لگا ہوا تھا اور چڑیل ملکہ خنجر گردن سے لگتے ہی یوں ساکت ہو گئی تھی جیسے اچانک وہ پتھر کی مورتی بن گئی ہو۔

”خبردار چڑیل ملکہ۔ اگر تم نے اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش کی تو میں ایک لمحے میں تمہاری گردن پر خنجر پھیر دوں گا“۔ عمرو نے غراتے ہوئے کہا۔ عمرو نے چڑیل ملکہ کی گردن سے خنجر اس انداز میں لگا رکھا تھا کہ وہ ذرا سی بھی حرکت کرتی تو عمرو حقیقت میں اس کی گردن پر خنجر پھیر سکتا تھا۔

”کک۔ کک۔ کیا چاہتے ہو۔ تم۔ تم میرے کمرے میں کیسے آ گئے ہو“۔ چڑیل ملکہ نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ عمرو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اس نے فوراً زنبیل میں ہاتھ ڈال کر سفید موتیوں کا

ایک ہار نکالا اور اسے چڑیل ملکہ کی گردن میں ڈال دیا۔ جیسے ہی عمرو نے سفید موتیوں والا ہار چڑیل ملکہ کی گردن میں ڈالا سامنے موجود سیاہ پتلا بری طرح سے چیختا ہوا اچانک جل کر راکھ بن گیا۔

عمرو نے چڑیل ملکہ کو زور سے دھکا دیا۔ چڑیل ملکہ لڑکھڑائی اور منہ کے بل ٹھیک اسی جگہ جا گری جہاں ایک لمحہ قبل سیاہ پتلا موجود تھا۔ اس سے پہلے کہ چڑیل ملکہ اٹھتی اچانک اس کے گلے میں موجود سفید موتیوں والا ہار سکڑ گیا اور دوسرے لمحے ہار چڑیل ملکہ کے گلے میں کسی پھندے کی طرح پھنس گیا۔ چڑیل ملکہ کے حلق سے خرخراہٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ دونوں ہاتھوں سے گردن میں پھنسا ہوا ہار نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔

"اب تم کچھ نہیں کر سکتی ہو چڑیل ملکہ۔ میں نے تمہارے گلے میں سم سم جادو شکن ہار ڈال دیا ہے۔ یہ ہار تم جیسی چڑیلوں کے لئے پھندہ ہوتا ہے۔ تم اسے جتنا اپنی گردن سے نکالنے کی کوشش کرو گی یہ اتنا ہی تنگ ہوتا جائے گا اور پھر اس ہار کا حلقہ اس قدر

تنگ ہو جائے گا کہ تمہاری گردن کی ہڈی ٹوٹ جائے گی اور تم فوراً ہلاک ہو جاؤ گی"۔ عمرو نے چڑیل ملکہ کے سامنے آتے ہوئے کہا۔ یہ سفید موتیوں والا ہار واقعی چڑیلوں اور اسی جیسی شیطانی مخلوق کو قابو کرنے کے لئے عمرو عیار کو شہزادی سو رنگ پری نے دیا تھا۔ سفید موتیوں والا یہ ہار اگر کسی شیطانی مخلوق کے گلے میں ڈال دیا جائے تو ہار فوراً سکڑ کر ایک پھندے کی طرح اس مخلوق کی گردن جکڑ لیتا تھا اور اس ہار کی موجودگی میں نہ تو کوئی دوسری مخلوق آ سکتی تھی اور نہ ہی کوئی شیطانی مخلوق اپنا جادو چلا سکتی تھی۔

"نن۔ نن۔ نکالو۔ یہ ہار میرے گلے سے نکالو عمرو عیار۔ مم۔ مم۔ میری گردن"۔ چڑیل ملکہ نے خرخراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ ہار میں اس وقت تک تمہاری گردن سے نہیں نکالوں گا چڑیل ملکہ جب تک تم مجھے اپنا سارا خزانہ نہیں دے دیتی۔ اپنا خزانہ مجھے دے دو اور یہ بتا دو کہ تم نے ملک راستان کی گلاب شہزادی کو کہاں چھپا رکھا ہے تو ہو سکتا ہے کہ مجھے تم پر رحم آ جائے اور

میں تمہارے گلے سے موت کا یہ پھندہ نکال دوں"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خزانہ۔ میرے پاس کوئی خزانہ نہیں ہے اور میں کسی شہزادی گلاب کو نہیں جانتی ہوں"۔ چڑیل ملکہ نے کہا ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ سفید موتیوں کا ہار اس کی گردن میں اور زیادہ تنگ ہو گیا اور چڑیل ملکہ کو اپنی گردن کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ وہ بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئی تھی۔

"جتنا جھوٹ بولو گی ہار کا پھندہ اتنا ہی تمہاری گردن میں تنگ ہو جائے گا اور پھر"۔ عمرو نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"رکو۔ رکو۔ یہ پھندہ میری گردن سے نکالو۔ میں تمہیں اپنا سارا خزانہ دے دوں گی۔ شہزادی گلاب کو بھی میں تمہارے حوالے کر دوں گی۔ تم موت کا پھندہ میری گردن سے نکالو"۔ چڑیل ملکہ نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ پھندہ اس وقت تک تمہاری گردن سے نہیں نکلے گا جب تک کہ تم میرے سامنے خزانہ اور

شہزادی گلاب کو نہیں لے آتی۔ جلدی کرو۔ میں تمہیں زیادہ وقت نہیں دے سکتا ہوں"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے چڑیل ملکہ کی گردن میں پھنسے ہوئے ہار کی طرف اشارہ کیا تو چڑیل ملکہ کی گردن میں پھندے کی طرح پھنسا ہوا ہار قدرے ڈھیلا ہو گیا۔

"تت۔ تت۔ تم نے مجھے بے بس کر دیا ہے عمرو عیار۔ تم اس صدی کے واقعی سب سے خطرناک انسان ہو۔ مجھ جیسی چڑیل ملکہ بھی تمہارے سامنے بے بس ہو گئی ہے۔ میں تم سے اپنی شکست تسلیم کرتی ہوں۔ تم میری جان بخش دو۔ میں تمہیں اپنا سارا خزانہ دے دوں گی اور شہزادی گلاب کو بھی تمہارے حوالے کر دوں گی"۔ چڑیل ملکہ نے پھندہ ڈھیلا ہوتے ہی تیزی سے اٹھ کر عمرو کی منت کرتے ہوئے کہا۔

"تو جلدی کرو۔ میں نے وقتی طور پر تمہارہ پھندہ ڈھیلا کیا ہے۔ اگر تم نے کوئی چالاکی کرنے اور مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی تو یہ پھندہ اسی وقت سخت ہو جائے گا اور اس بار تمہاری گردن کی ہڈی ضرور ٹوٹ

جائے گی''۔ عمرو نے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ میں تمہیں دھوکہ نہیں دوں گی۔ میں ابھی سارا خزانہ اور شہزادی گلاب کو تمہارے سامنے لاتی ہوں''۔ چڑیل ملکہ نے کہا۔ گلے میں پڑے ہوئے سفید موتیوں کے ہار نے اس کی حالت واقعی بے حد خراب کر دی تھی۔ اس نے منتر پڑھا تو اچانک کمرے میں ہر طرف سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے بھرے ہوئے صندوق نمودار ہونا شروع ہو گئے۔ صندوق بڑے بڑے تھے اور ان صندوقوں کے ڈھکنے کھلے ہوئے تھے۔ ہیرے، جواہرات اور سونے چاندی سے بھرے ہوئے صندوق دیکھ کر عمرو کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

ان صندوقوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ پھر اچانک وہاں سرخ لباس والی ایک نہایت خوبصورت لڑکی نمودار ہوئی جو خاصی ڈری ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس لڑکی کو دیکھتے ہی عمرو پہچان گیا وہ ملک راستان کی شہزادی گلاب تھی جس کی ہمشکل جادو کی گڑیا کو چڑیل ملکہ نے شہزادہ بدر کے ہاتھوں ہلاک کرا دیا تھا۔

شہزادی خود کو بدلی ہوئی جگہ دیکھ کر اور زیادہ گھبرا گئی تھی اور پھر جب اس کی نظریں عمرو عیار اور چڑیل ملکہ پر پڑیں تو وہ بری طرح سے چیخنے چلانے لگی۔

''گھبراؤ نہیں شہزادی گلاب۔ میں تمہارا دشمن نہیں ہوں۔ مجھے شہزادہ بدر نے تمہاری مدد کے لئے بھیجا ہے۔ اب تمہیں اس چڑیل ملکہ سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میرے شکنجے میں ہے۔ یہ اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی''۔ عمرو نے شہزادی گلاب سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے منہ سے اپنا اور شہزادہ بدر کا نام سن کر شہزادی گلاب چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔

''تت۔ تت۔ تم کون ہو اور شہزادہ بدر کہاں ہے''۔ شہزادی گلاب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں عمرو عیار ہوں۔ خواجہ عمرو عیار۔ شہزادہ بدر کی تم فکر نہ کرو۔ وہ ٹھیک ہے۔ میں یہاں تمہاری مدد کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں نے چڑیل ملکہ کو اپنے قابو میں کر لیا ہے اب یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ کیوں چڑیل ملکہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں

نا"۔ عمرو نے پہلے شہزادی گلاب سے کہا پھر چڑیل ملکہ کی جانب دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ عمرو عیار ٹھیک کہہ رہا ہے شہزادی گلاب۔ میں۔ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گی۔ اگر میں نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو یہ مجھے فنا کر دے گا"۔ چڑیل ملکہ نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور چڑیل ملکہ کو خوفزدہ دیکھ کر شہزادی گلاب کی ڈھارس بندھ گئی اور وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عمرو عیار کے نزدیک آ گئی۔

"یہ خنجر لو اور چڑیل ملکہ کے پاس چلی جاؤ۔ اگر یہ کوئی حرکت کرے تو یہ خنجر اس کے دل میں مار دینا"۔ عمرو نے خنجر داؤدی شہزادی گلاب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو شہزادی نے فوراً اس سے خنجر لیا اور چڑیل ملکہ کے سامنے آگئی اور اس کی جانب نفرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

"ن۔ نن۔ نہیں نہیں شہزادی گلاب۔ مجھے مت مارنا۔ میں کوئی حرکت نہیں کروں گی۔ تت۔ تت۔ تم جو کہو گی میں تمہاری ہر بات پر عمل کروں گی"۔ چڑیل

ملکہ نے شہزادی گلاب کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شہزادی گلاب کو چڑیل ملکہ کی طرف جاتے دیکھ کر عمرو عیار بھوکوں کی طرح خزانے پر ٹوٹ پڑا اور اس نے وہاں موجود تمام صندوقوں سے ایک ایک چیز اٹھا کر دیکھنی شروع کر دی۔ اتنا بڑا خزانہ پا کر وہ بے حد خوش ہو گیا تھا۔

"تم نے مجھے میرے ماں باپ اور میرے شہزادے سے دور کیا تھا چڑیل ملکہ۔ تم شیطان ہو اور تم نے مجھے نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کی تھی۔ تم تو مجھے اس بات کے لئے مجبور کر رہی تھی نا کہ میں ملک تاشان کے بوڑھے اور ظالم بادشاہ سے شادی کر لوں ورنہ تم میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دو گی"۔ شہزادی گلاب نے چڑیل ملکہ کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ سب میں نے تاشان کے بادشاہ کے کہنے پر کیا تھا شہزادی گلاب۔ میں ملک تاشان کے بادشاہ کی کنیز ہوں۔ اس نے مجھے جادو سے اپنے قابو میں کیا ہوا ہے اور میں اس کا ہر حکم ماننے کے لئے مجبور

ہوں''۔ چڑیل ملکہ نے چیختے ہوئے کہا۔

''اور میں تم جیسی شیطان اور ظالم چڑیلوں سے سخت نفرت کرتی ہوں۔ تم شیطان ہو اور میں کسی شیطانی مخلوق کو زندہ نہیں چھوڑ سکتی''۔ شہزادی گلاب نے کہا اس سے پہلے کہ چڑیل ملکہ کچھ کہتی، شہزادی گلاب نے اچانک خنجر اس کے سینے میں عین دل کے مقام میں مار دیا۔ چڑیل ملکہ کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے جا گری اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئی۔

شہزادی گلاب کو چڑیل ملکہ کو ہلاک کرتے دیکھ کر عمرو کو کوئی تعجب نہیں ہوا تھا۔ اس نے خزانے کے صندوقوں سے ایک ایک چیز نکال کر اپنی زنبیل میں نہیں ڈالی تھی بلکہ جیسے ہی اس نے حکم دیا کہ سارا خزانہ اس کی زنبیل میں چلا جائے اسی لمحے وہاں پڑے ہوئے خزانے کے صندوق ایک ایک کر کے وہاں سے غائب ہوتے چلے گئے۔ جیسے ہی کوئی صندوق غائب ہوتا اسی لمحے عمرو کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوتی اور پھر ہلکی ہو جاتی۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہاں موجود سارے صندوق وہاں سے غائب ہو گئے۔ عمرو بے حد خوش تھا کہ اس نے چڑیل ملکہ کا سارا خزانہ حاصل کر لیا تھا اور شہزادی گلاب نے چڑیل ملکہ کا بھی خاتمہ کر دیا تھا۔

چڑیل ملکہ چند لمحے تڑپتی رہی اور پھر وہ ہلاک ہو گئی۔

''چلو۔ شہزادی گلاب۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہے۔ تم نے چڑیل ملکہ کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے ہلاک ہونے سے ابھی چند ہی لمحوں میں یہاں تباہی پھیل جائے گی اور ساری چڑیل نگری تباہ ہو جائے گی۔ اگر ہمیں یہاں سے نکلنے میں دیر ہو گئی تو ہم بھی اس چڑیل نگری کے ساتھ ختم ہو جائیں گے''۔ عمرو نے تیزی سے شہزادی گلاب کی جانب لپکتے ہوئے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک تیز گونج کی آواز سنائی دی اور کمرہ یوں لرزنا شروع ہو گیا جیسے زور دار زلزلہ آ رہا ہو۔

''زلزلہ۔ اوہ زلزلہ آ رہا ہے۔ اب ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے''۔ شہزادی گلاب نے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں آپ کو ابھی یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا"۔ عمرو نے کہا اور پھر اس نے زنبیل کا منہ شہزادی گلاب کی جانب کر دیا۔

"چل زنبیل میں"۔ عمرو نے کہا تو اچانک شہزادی گلاب کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور شہزادی گلاب اُڑتی ہوئی عمرو کی زنبیل میں آ گری۔ ایک لمحے کے لئے عمرو کی زنبیل بھاری ہوئی اور پھر ہلکی ہو گئی۔

جیسے ہی شہزادی گلاب زنبیل میں گئی عمرو نے زنبیل کا منہ بند کیا اور ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے پیروں میں موجود سرخ جوتیوں کو حکم دیا کہ وہ اسے چڑیل نگری سے نکال دے۔

عمرو نے حکم دیا تو اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ دوسرے لمحے اسے گاچو بونے اور ماچو بونے کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ اب وہ چڑیل محل کی بجائے اسی جگہ کھڑا تھا جہاں سے وہ گاچو اور ماچو بونے کے ہمراہ چڑیل نگری کی دیوار توڑ کر چڑیل نگری میں داخل ہوا تھا۔

گاچو اور ماچو بونے بھی چڑیل نگری سے باہر آ چکے تھے۔ ان دونوں نے چڑیل نگری کی تمام چڑیلوں کو اپنی طاقتوں سے ہلاک کر دیا تھا۔ اسی لمحے انہوں نے ایسی آوازیں سنیں جیسے زور زور سے بادل گرج رہے ہوں انہوں نے چونک کر دیکھا تو انہیں چڑیل نگری کی دھویں جیسی نظر آنے والی دیواریں سچ مچ دھواں بن کر غائب ہوتی دکھائی دیں۔

"مبارک ہو عمرو عیار۔ مبارک ہو۔ تم نے چڑیل نگری کی چڑیل ملکہ کو ہلاک کر دیا ہے۔ چڑیل نگری میں ہماری ہزاروں چڑیلوں سے گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی۔ ہم پوری قوت سے ان چڑیلوں کا مقابلہ کر رہے تھے لیکن چڑیلوں کی تعداد کسی طرح سے کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ ہم بری طرح سے تھک گئے تھے اور ان چڑیلوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ اگر تم بروقت چڑیل ملکہ کو ہلاک نہ کرتے تو چڑیل نگری کی چڑیلیں ہمارے ٹکڑے اڑا دیتیں لیکن جیسے ہی چڑیل ملکہ ہلاک ہوئی، چڑیل نگری کی چڑیلیں جو ہمارے گرد جمع ہو گئی تھیں اچانک

دھواں بن کر غائب ہو گئیں اور ہم فوراً چڑیل نگری سے باہر آ گئے"۔ گاچو بونے نے تیزی سے عمرو کی جانب آتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر عمرو عیار بے اختیار مسکرا دیا۔

ماچو بونا بھی بے حد خوش نظر آ رہا تھا اور وہ عمرو عیار کی بہادری کی تعریف کر رہا تھا کہ اس نے کس طرح سے چڑیل ملکہ کو اپنے قابو میں کیا تھا اور اسے کس طرح سے شہزادی گلاب اور اپنا خزانہ سامنے لانے پر مجبور کیا تھا۔ وہ عمرو عیار کو سب کچھ یوں بتا رہا تھا جیسے وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

گاچو بونے کے پوچھنے پر عمرو عیار نے بتایا کہ شہزادی گلاب حفاظت سے اس کی زنبیل میں ہے۔

گاچو بونا اور ماچو بونا، عمرو عیار کے ساتھ زمین کی طرف روانہ ہو گئے۔

ملک راستان کا بادشاہ اور ملکہ اپنی بیٹی شہزادی گلاب کی ناگہانی موت پر غم سے نڈھال ہو رہے تھے۔ انہوں نے شہزادہ بدر کو شہزادی گلاب کے قتل کے جرم میں قید کر رکھا تھا۔

عمرو عیار نے ان کے سامنے جا کر جب اصلی شہزادی گلاب کو پیش کیا تو وہ اپنی بیٹی کو زندہ سلامت دیکھ کر خوش ہو گئے۔ عمرو عیار نے انہیں جب ساری حقیقت سے آگاہ کیا تو شاہ راستان کو ملک تاشان کے بادشاہ پر بے حد غصہ آیا جس نے اسے شہزادہ بدر کو قید کرنے اور ملک آشان سے نفرت کرنے پر مجبور کیا تھا۔

بادشاہ سلامت کے حکم پر شہزادہ بدر کو فوری طور پر قید خانے سے رہا کر دیا گیا۔ شہزادہ بدر کو بھی جب معلوم ہوا کہ اس کے ہاتھوں نقلی شہزادی قتل ہوئی تھی اور اصلی شہزادی زندہ ہے تو وہ بھی بے حد خوش ہوا۔

شہزادہ بدر، شہزادی گلاب اور ملک راستان کا بادشاہ عمرو عیار سے بے حد خوش تھے۔ بادشاہ سلامت نے عمرو عیار کے لئے اپنے شاہی خزانے کا منہ کھول دیا تھا اور انہوں نے عمرو عیار کو اتنا بڑا خزانہ انعام میں دیا کہ عمرو عیار کی خوشی کئی گنا بڑھ گئی تھی۔

یہاں عمرو عیار کا کام ختم ہو چکا تھا اب اسے جا کر ملک تاشان کے بادشاہ افروز کو سبق سکھانا تھا جو

اپنی طاقت اور جادو کے نشے میں شیطان بن چکا تھا۔

عمرو عیار نے گاچو اور ماچو بونے کو ساتھ لیا اور وہ اُڑتا ہوا ملک تاشان پہنچ گیا جہاں شاہ افروز اپنے شاہی کمرے میں اپنے سپہ سالاروں کے ساتھ ملک آشان پر حملے کی تیاری کر رہا تھا۔ جب عمرو کمرے میں نمودار ہوا تو اسے وہاں اچانک نمودار ہوتے دیکھ کر شاہ افروز اور اس کے سالار بری طرح سے چونک پڑے۔ سالاروں نے فوراً میانوں سے تلواریں کھینچ لیں اور تیزی سے عمرو عیار کی جانب بڑھے۔ اس سے پہلے کہ وہ عمرو کے نزدیک پہنچتے عمرو نے زنبیل کا منہ کھولا اور کہا۔

چل زنبیل میں''۔ دوسرے لمحے سالاروں جن کی تعداد دس تھی اچھلے اور اُڑتے ہوئے اس کی زنبیل میں جا گرے۔ عمرو عیار کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوئی اور پھر ہلکی ہو گئی۔

اپنے سالاروں کو اس طرح سے ایک دبلے پتلے اور بوڑھے انسان کے تھیلے میں جا کر گرتے دیکھ کر شاہ افروز بری طرح سے بوکھلا گیا۔

''کک۔ کک۔ کون ہو تم''۔ شاہ افروز نے عمرو کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں عمرو عیار ہوں۔ خواجہ عمرو عیار اور تمہاری موت بن کر یہاں آیا ہوں شاہ افروز۔ تم نے ملک راستان اور ملک آشان کے ساتھ جو بھیانک کھیل کھیلا تھا میں نے تمہارے اس کھیل کو ختم کر دیا ہے اور تم نے اپنی طاقتوں کو بڑھانے کے لئے جس چڑیل ملکہ کو اپنے تابع کیا تھا وہ بھی میرے ہاتھوں جہنم واصل ہو چکی ہے۔ اب تمہاری باری ہے۔ تم چونکہ شیطان بن چکے ہو اس لئے تمہاری ہلاکت بہت ضروری ہے''۔ عمرو نے زنبیل سے تلوارِ حیدری نکالتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر شاہ افروز کا رنگ اُڑ گیا۔ اس نے منتر پڑھ کر چڑیل ملکہ کو مدد کے لئے آوازیں دیں لیکن اب چڑیل ملکہ اس کی مدد کے لئے کہاں آ سکتی تھی۔

شاہ افروز کو جتنے بھی منتر یاد تھے اس نے عمرو عیار پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے شروع کر دیئے لیکن عمرو عیار کے ساتھ گاچو اور ماچو بونے تھے اور پھر عمرو نے اپنی حفاظت کا پورا بندوبست کیا ہوا تھا اس لئے بھلا شاہ

افروز جیسے عام جادوگر کے جادو اس پر کیا اثر کر سکتے تھے۔ عمرو تلوار لے کر شاہ افروز کے نزدیک گیا تو شاہ افروز نے بھی غصے سے اپنی میان سے تلوار نکال لی اور وہ چیختا ہوا عمرو عیار کے مقابلے پر آ گیا۔

اس نے پوری قوت سے عمرو کو تلوار مارنے کی کوشش کی۔ عمرو نے اس کی تلوار کا وار اپنی تلوار پر روکا اور پھر شاہ افروز کا شاہی کمرہ تلواروں کی چھنکاروں سے گونج اٹھا۔ شاہ افروز عمرو عیار پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہا تھا لیکن شمشیر زنی میں وہ بھلا عمرو عیار کا کہاں مقابلہ کر سکتا تھا۔ عمرو عیار کے پاس تلوارِ حیدری تھی جس کے دو چار واروں سے ہی شاہ افروز کے ہاتھ میں موجود تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ شاہ افروز نے اپنی تلوار ٹوٹتے دیکھ کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی لیکن عمرو عیار نے اسے بھاگنے کا کوئی موقع نہ دیا اور اس نے آگے بڑھ کر ایک ہی وار سے شاہ افروز کی گردن اڑا دی۔

شاہ افروز کو ہلاک کر کے عمرو عیار گاچو اور ماچو بونے کی مدد سے شاہ افروز کے شاہی خزانے میں پہنچ

گیا۔ شاہ افروز کے پاس بھی کافی بڑا خزانہ تھا۔ اتنا بڑا خزانہ دیکھ کر عمرو عیار تو خوشی سے دیوانہ ہی ہو گیا تھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے شاہی خزانہ اٹھا اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالنا شروع کر دیا۔

گاچو اور ماچو بونے بھی خوش تھے کہ ان کی مدد کے ذریعے عمرو عیار نے چڑیل ملکہ کا بھی خاتمہ کر دیا تھا اور اس کی قید سے شہزادی گلاب کو بھی نکال لایا تھا اور شہزادی گلاب کو اس کے ماں باپ کے سامنے لا کر اس نے شہزادہ بدر کو بھی بے گناہ ثابت کر دیا تھا اور اب اس نے شیطان بادشاہ کو بھی اس کے انجام تک پہنچا دیا تھا۔

دونوں بونوں کا چونکہ کام ختم ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے عمرو عیار سے اجازت لی اور غائب ہو کر واپس سو رنگ پری کے پاس پاتال نگری چلے گئے۔

عمرو عیار نے چونکہ شاہ افروز کو اس کے محل میں قتل کیا تھا اور اس کا سارا شاہی خزانہ لوٹ لیا تھا اس لئے اسے ڈر تھا کہ جلد ہی شاہ افروز کے سپاہیوں کو اس کے بارے میں پتہ چل جائے گا اور سارے محل

میں سپاہی پھیل کر اس کو تلاش کرنا شروع کر دیں گے۔ اس لئے اس نے فوراً زنبیل سے سلیمانی چادر نکالی اور اسے کاندھوں پر ڈال کر غائب ہو گیا اور پھر وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا شاہ افروز کے محل سے نکلتا چلا گیا۔

جیسے ہی عمرو عیار محل سے نکل کر باہر آیا اس کی کمر پر موجود پر غائب ہو گئے جن کی مدد سے وہ اُڑ کر آسمان کی وسعتوں میں موجود چڑیل نگری میں چڑیل ملکہ کو فنا کرنے کے لئے گیا تھا۔ اب عمرو عیار کو چونکہ ان پروں کی ضرورت نہیں تھی اس لئے پر خود بخود غائب ہو گئے تھے۔

ختم شد